شیطان کی تاریخ

مختلف تہذیبوں
اور مذاہب میں
تصورِ شیطان
کا تحقیقی جائزہ

A HISTORY OF SATAN

www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تالیف : پال کیرس - یاسر جواد

۲
ش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

شیطان کی تاریخ

مختلف تہذیبوں اور مذاہب میں تصورِ شیطان کا تحقیقی جائزہ

تحقیق وتالیف:

پال کیرس - یاسر جواد

www.KitaboSunnat.com

نگارشات

24- مزنگ روڈ ○ لاہور فون: 0092-42-7354205/7322892

E-mail:nigarshat@yahoo.com nigarshat@wol.net.pk

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

26346

پ ال - مثل

المكتبة الرحمانية
۹۹-جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر ......14259......

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: شیطان کی تاریخ

تحقیق وتالیف: پال کیرس - یاسر جواد

ناشر: آصف جاوید

برائے نگارشات پبلشرز 24- مزنگ روڈ لاہور

فون: 0092-42-7354205/7322892

مطبع: المطبعة العربية لاہور

سال اشاعت: 2003ء

قیمت: =/150 روپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

☆	دیباچہ	5
باب 1	شیطان پرستی	11
باب 2	قدیم مصر	18
باب 3	عکاد اور ابتدائی سامی	28
باب 4	فارسی ثنائیت (Dualism)	41
باب 5	اسرائیل	48
باب 6	برہمن مت اور ہندو مت	54
باب 7	بدھ مت	71
باب 8	نئے عہد کی ابتدأ	81
باب 9	ابتدائی عیسائیت	88

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 10	یونان وروم کا تصور نجات	97
باب 11	شمالی یورپ کی شیطان پرستی	118
باب 12	شیطان کا عروج	126
باب 13	عدالتِ احتساب اور کافر	142
باب 14	عہد اصلاح	155
باب 15	خیر اور شر کا فلسفیانہ مسئلہ	165
باب 16	اسلام کا ابلیس اور جن	172
باب 17	جدید شیطان..........ایلینز	200

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند تاثرات

★★★

شر یا برائی کا مسئلہ کسی بھی ایسے فلسفیانہ یا مذہبی نکتۂ نظر کی پیداوار ہے جو مندرجہ ذیل تین مفروضوں کو تسلیم کرتا ہے:

1- خدا قادرِ مطلق ہے۔

2- خدا کامل خیر ہے' اور

3- شر موجود ہے۔

اگر شر یا برائی موجود ہے تو لگتا ہے کہ خدا اسے مٹانے کا خواہشمند ہے مگر ایسا کرنے کے قابل نہیں ...... یوں اس کے قادرِ مطلق ہونے کی تردید ہو جاتی ہے ...... یا یہ کہ خدا برائی کو مٹانے کے قابل تو ہے مگر ایسا کرنا نہیں چاہتا ...... اور یوں اس کے باعثِ خیر ہونے کی تردید ہوتی ہے۔ برائی کا دینیاتی مسئلہ ان تین میں سے کسی ایک مفروضے کو بھی مسترد کرنے کے ذریعہ منطقی انداز میں حل کیا جا سکتا۔ ویدانت ہندومت' عیسائی سائنس اور رواقیت (Stoicism) نے شر کے وجود سے انکار کر کے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی۔ ان کا کہنا ہے کہ شر محض ظاہری یا تخیلاتی ہے۔ امریکی فلسفی ولیم جیمز نے خدا کے قادرِ مطلق ہونے سے انکار کر کے اس مسئلہ کو حل کرنا چاہا۔ تاہم، آرتھوڈوکس عیسائیت نے بالعموم ان تینوں مفروضوں کو ان کے باہمی تضاد کے سمیت قائم رکھا۔ کچھ ایک نے خدا کے قادرِ مطلق ہونے کے مفروضے کو مسترد کرنے کی بجائے اس کی وضاحت یوں کی ہے کہ خدا ہر وہ کام کر سکتا ہے جو منطقی لحاظ سے ممکن ہو۔ مثلاً سترھویں صدی کے جرمن فلسفی ولیہلم لیبنیز نے کہا کہ چونکہ خدا کی قدرت صرف منطقی طور پر ممکن چیزوں تک ہی محدود ہے اس لیے ''اس ممکنہ دنیاؤں میں سے بہترین دنیا'' میں شر کی موجودگی لازمی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

★★★

صدیوں سے چلا آرہا تصورِ شر بچپن سے ہی ہمارے ذہنوں میں اپنی جگہ بنانا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ تصور کہانیوں اور اچھے یا برے لوگوں کی حکایات کے علاوہ موجودہ دور میں کارٹونوں اور فلموں کے توسط سے بھی بنتا ہے۔ دراصل یہ تصورِ شر تصورِ برائی کو واضح کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جس طرح کالے رنگ کے بغیر سفید رنگ اپنی ''تقابلی اہمیت'' کھو دیتا ہے اسی طرح شر کے بغیر خیر یا نیکی بھی بے معنی ہو جاتی ہے۔ خیر وہ سب کچھ ہے جو ہماری زندگیوں کے لیے راحت رساں، مفید اور سازگار ہے۔ شر وہ سب کچھ ہے جو خیر ''نہیں'' ہے......یعنی نقصان دہ، ضرر رساں، خوفناک، زندگی کے لیے خطرہ۔

انسان کی فکری تہذیب اصل میں شمسی اثر میں ہے جس کے نتائج ہم آج بھی دیکھ سکتے ہیں۔ سورج ہمیشہ سے حیات بخش، فصلوں اور پودوں کی نشوونما کرنے والا، روشنی پھیلانے والا ہے۔ رات، تاریکی یا یوں کہہ لیں کہ سورج کی عدم موجودگی ابتدائی اور قدیم اہل فکر کے لیے باعثِ خوف اور پرخطر تھی۔ چنانچہ انسانوں کے لیے سورج کی وجہ سے آنے والی روشنی اور تاریکی ہی خیر و شر کا سرچشمہ بن گئی۔ قدیم و نسبتاً جدید مذاہب میں یہ ابتدائی تصور صاف دیکھا جا سکتا ہے، جیسا کہ آگے کتاب میں مناسب مواقع پر بیان کیا گیا ہے۔

انسان کے مذاہب اور اساطیر میں مصر اور میسوپوٹیمیا کی حصہ داری بے اندازہ ہے۔ عکاد، مصر، ہندوستان، بابل و نینوا اور بالخصوص فارس میں سورج کی پوجا قدیم ادوار میں مروج رہی ہے اور کسی نہ کسی صورت میں ہنوز موجود ہے۔ ان تہذیبوں کے قدیم ادب کا مطالعہ کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ وہاں کے انسانوں نے اچھی اور بری چیز کے معیار سورج کی عنایات اور تاریکی کی خوفناکیوں کی بنیاد پر بنائے۔

★★★

ہم اگر صرف اپنے موجودہ معاشرے کے حوالے سے بات کریں تو ہمارے بہت سے تصوراتِ شر اسی قدیم سوچ کے عکاس ہیں۔ کالی بلی، کالی زبان، کالی آندھی، کالا قانون وغیرہ مخصوص فکری ساخت رکھتے ہیں۔ ہمارے لیے ہر کالی چیز بلاؤں اور ابتلاؤں کی نمائندہ ہے۔ لہٰذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم سوگ منانے کے لیے کالا لباس پہنتے ہیں' احتجاج کے لیے کالی پٹیاں باندھتے ہیں' نماز پڑھتے وقت اپنے جسم کے کالے بالوں کو ڈھانپتے ہیں۔ اس کے علاوہ کالا بکرا یا کالا مرغا صدقے میں دے کر یہ تصور کر لیا جاتا ہے کہ وہ اپنے کالے رنگ میں ہماری مصیبتیں بھی ساتھ ہی لے گیا ہے۔ ہمارے شیطان اور جن یا چڑیلیاں تاریک جگہوں پر آباد ہیں یا عموماً رات کے وقت ہی وارد ہوتی ہیں۔

ہم آج بھی روزمرہ زندگی میں بدشگونی اور نظر لگنے جیسے تصورات سے اکثر دوچار ہوتے ہیں۔ بری یا کالی نظر پر یقین بہت قدیم اور ہر جگہ موجود ہے: یہ قدیم یونان و روم' اور یہودی' اسلامی' بودھی اور ہندو روایات کے علاوہ لوک ثقافتوں اور پسماندہ معاشروں میں بھی ملتا ہے۔ ساری جدید دنیا میں یہ بدستور موجود ہے۔ متعدد روایات میں اجنبیوں' اپاہجوں اور حتیٰ کہ بوڑھی عورتوں کو بھی بری نظر ڈالنے کا الزام دیا جاتا ہے۔ عموماً خوشحالی اور خوبصورتی سے حسد کو بری نظر کی وجہ خیال کیا جاتا ہے۔ قرون وسطیٰ کے یورپ میں کسی کی چیزوں' املاک یا خوبصورتی کی تعریف کرنا بدشگونی کے مترادف تھا، لہٰذا عموماً "God Will" یا "God bless it" کے الفاظ بولے جاتے تھے۔ آج ہم اگر کسی بچے کی تعریف کر دیں تو اس کی ماں فوراً ''ماشاء اللہ'' یا ''چشمِ بد دور'' کہے گی۔ اگر کوئی شخص پرشکوہ مکان تعمیر کرتا ہے تو اس کے سامنے جلی حروف میں ماشاء اللہ لکھ دیتا ہے یا پھر سب سے بالائی منزل پر کالی ہانڈی رکھ دی جاتی ہے۔ یہ اصل میں شرانگیز نظروں کے خلاف منتر ہیں۔ اسی طرح بچے کے منہ پر کالخ یا داغ لگا دینے کا مقصد بھی ممکنہ کالی یا بری نظروں کو اس میں جذب کر دینا ہے تا کہ بچے پر کوئی اثر نہ پڑے۔

غور کریں تو ہمارے ہر طرف یہ توہمات موجود ہیں' حتیٰ کہ ہم خود کو بھی ان کا حصہ پاتے ہیں۔ ان سب کی وجہ صرف ایک ہی ہے: کہ شر کی قوت مسلسل ہمیں نقصان پہنچانے کے لیے تیار ہے۔ جدید سائنسی دور کے سائنسی ادب یا سائنس فکشن میں بھی یہ موجود ہے۔ ہیری پوٹر کی جادونگریوں کی داستانیں ہمارے قدیم خدشات اور باطنی قوتوں سے خوف کا محض نیا بیان ہی ہیں۔ ہمیں یہ سب کچھ نسل در نسل منتقل ہوتا آیا ہے۔ موجودہ دور کی اساطیر یا رزمیہ داستانیں کارٹون فلموں کی صورت اختیار کر گئی ہیں۔ ہندوستان کی قدیم کہانیوں اور الف لیلیٰ (کلیلہ و دمنہ) کے باتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے جانور اب بھی "لائن کنگ" وغیرہ کی صورت میں زندہ ہیں۔ دورِ حاضر کی مقبول ترین فلم "لائن کنگ" کا مختصراً تجزیہ شر اور خیر کے بارے میں ہمارے اوپر بیان کردہ تصورات کی تائید کے لیے کافی ہوگا: بادشاہ شیر انصاف پسند، رحم دل اور رعایا کی خبر گیری کرنے والا ہے (البتہ یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ اپنی ہی رعایا میں موجود ہرنوں وغیرہ کا شکار کرتا ہے)۔ اس کی سلطنت میں حیات بخش اشیأ کی فراوانی اور روشنی ہے۔ اس کا اپنا رنگ بھی روشن بھورا ہے۔ دوسری طرف بدخواہ یا شر انگیز شیر (جو تاج وتخت پر قبضہ کر لیتا ہے) ظلمت کی سلطنت میں دلچسپی رکھتا ہے۔ وہ وہاں سازشیں کرتا اور آگ وخون سے کھیلتا ہے۔ اس کی کھال کا رنگ گہرا نسواری اور آنکھیں شعلے برسانے والی ہیں۔ اس کی تاریک اور بری دنیا کسی بھی لحاظ سے اچھی نہیں۔ فلم میں برائی کی قوت نیکی کی قوت پر قبضہ کر لیتی ہے۔ اور ساتھ ہی عادل بادشاہ کی روشن دنیا تاریک اور سایوں کا شکار ہو جاتی ہے۔ لیکن آخرکار نیکی دوبارہ فتح حاصل کرتی ہے۔

ہر قسم کی فلموں میں ایک شیطانی کردار یا وِلن ضرور موجود ہوتا ہے۔ اصل شاطر اور منصوبہ ساز وِلن ہی ہوتا ہے، ہیرو تو محض اس کی چالوں کا جواب دیتا یا خود کو بچاتا ہی رہتا ہے۔ ماورائی چیزوں اور مخفی قوتوں سے خوف کی بہترین عکاسی فلموں میں ہی ہوتی ہے۔

شیطان کا تصور تمام تہذیبوں، قدیم وجدید تمام مذاہب، ہمارے ادب، مصوری، شاعری، حتیٰ کہ فلسفہ اور سائنس میں بھی سرایت کیا ہوا ہے۔ لیکن اس کی بہترین تفہیم صوفیأ نے فراہم کی۔ وہ خدا یعنی نیکی کی طرح شیطان یعنی برائی کو بھی انسان کی ذات کا حصہ سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک اپنی ذات میں چھپی ہوئی برائی اور تحریصات پر قابو پانا ہی انسانیت کی اصل منزل ہے۔ نفسیات اور سائنس نے بھی یہی بات ذرا مختلف انداز میں کہی ...... کہ شیطان ہمارے داخلی خدشات کا نام ہے۔

★★★

اس کتاب میں ہمارا مقصد تصورِ شیطان کو غلط یا درست ثابت کرنے کی بجائے محض تاریخی اور تہذیبی تناظر میں اس کا تجزیہ پیش کرنا ہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتانا کہ انسان نے مختلف ادوار میں اس تصور کی وجہ سے کیسے کیسے مصائب کا سامنا کیا۔ قارئین یہاں بیان کردہ حقائق کی روشنی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اپنے توہمات اور عقائد کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔ توقع ہے کہ انہیں شیطان کے بارے میں نئے انداز سے سوچنے اور اس سے وابستہ اپنے خوف دور کرنے میں مدد ملے گی۔

سوال یہ ہے کہ شیطان کے تصور کو سائنسی انداز میں پرکھنے اور خیر وشر کے مسئلے کو حل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

درحقیقت خیر وشر کا نظریہ ہمارا دنیا کو دیکھنے کا انداز متعین کرتا ہے۔ اچھائی اور برائی کی ذمہ داری ماورائی اور مخفی قوتوں پر ڈال دینے والے توہم پرست معاشروں میں ذہنی ترقی کا عمل رک جاتا ہے۔ یورپ تقریباً ایک ہزار سال تک اس اذیت میں مبتلا رہا اور اس کے خوف ناک نتائج بھگتنے کے بعد روشن خیالی اور فکر افروزی کے عہد میں قدم رکھا...... اس ایک ہزار سالہ دور کو ہم ''تاریک عہد'' کے نام سے جانتے ہیں۔ اس دوران انسانیت نے کوئی بڑا ذہن پیدا کرنے کی بجائے صلیبی جنگیں لڑیں' کافروں کو سزائیں دیں' ایک دوسرے کو مٹانے کی منظم کارروائیاں کیں اور نئی سوچ کو ہر طرح سے کچلنے کی کوشش کی۔ یہ سب کچھ ماورائی طاقتوں کو راضی کرنے کے لیے یا ان کے حکم پر ہوا۔

آج جب ہم مخصوص طاقتوں کو شیطانی یا طاغوتی یا ابلیسی وغیرہ قرار دیتے ہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ ہم ان کی درست تفہیم نہیں رکھتے اور نہ ہی اس کے خواہشمند ہیں۔ نتیجتاً ہم خود کو لاچار تصور کرتے ہوئے صرف دعاؤں اور عبادات میں پناہ لیتے ہیں (تاکہ شیطانی اثرات زائل کیے جاسکیں) جو کہ ایک منفعل ذہنیت کی علامت ہے۔ اس سے ہمارا نظریۂ دنیا بھی منفی انداز میں متاثر ہوتا ہے۔

★★★

پس ہماری کوشش یہی ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ صدیوں سے چلی آرہی توہمات کا ایک غیر جانبدارانہ تجزیہ پیش کیا جائے۔ آخر میں اس کتاب کی ترتیب' تدوین اور ترجمہ کے حوالے سے ایک دو باتیں بیان کر دینا بھی ضروری ہے۔ اس کتاب کی بنیاد پال کیرس کی "History of Devil" پر ہے جو 1900ء میں شائع ہوئی۔ مصنف نے زیادہ توجہ یورپ کے تصورات کو دی تھی اور اسلام اور تصوف کا تو ذکر تک نہیں کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس میں بیسویں صدی کے تصورات کا ذکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی نہیں تھا۔ راقم السطور نے پال کیرس کی کتاب کو ترجمہ کرنے کے ساتھ ساتھ ایڈٹ بھی کیا' کئی جگہوں پر اضافے کیے اور اسلام کے حوالے سے باب خود مرتب اور تحریر کیا۔ اس کے علاوہ کارل ساگاں کی کتاب ''توہمات کی دنیا'' (ترجمہ عاصم بٹ) میں سے کچھ اقتباسات کو لے کر آخری باب کی صورت دی۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ یہ کتاب اوسط قاری کے لیے قابلِ فہم ہو۔ اصطلاحات کی وضاحت متن میں ہی شامل کر دی ہے (یا کچھ ایک حواشی میں) اور مختلف تصورات کو تصویری صورت میں بھی پیش کیا ہے۔

★★★

یہ کتاب خدا، تاریخ، فرشتوں، جنت ودوزخ، حیات بعد الموت، قیامت اور تخلیق کے بارے میں مختلف تہذیبوں اور مذاہب کے پیش کردہ تصورات کے تجزیاتی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس سے قبل ادارہ ''نگارشات'' خدا کی تاریخ شائع کر چکا ہے جسے زبردست پذیرائی ملی۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ اس سلسلے کی مزید کتب یکے بعد دیگر شائع کرتے رہیں گے۔

یاسر جواد

yjavvad@yahoo.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 1

شیطان پرستی

مذہب کی ابتدائی حالت کے بارے میں مطالعہ کرنے سے ہم پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایک رحیم اور باعث خیر معبود کی عبادت سے پہلے شیطان کی پوجا ہونا ایک فطری بات ہے۔ ایسی متعدد مثالیں موجود ہیں جن میں ہم شیطان پرستی کی ایک پست حالت سے خدا پرستی کی بلند حالت کی جانب عبوری مرحلہ دیکھ سکتے ہیں۔ اور یہ اصول بھی ہر جگہ درست معلوم ہوتا ہے کہ مذہبی عبادت کا اولین محرک ''خوف'' ہے۔ اسی لئے شیطان، یعنی ایک طاقت ور شرانگیز دیوتا کی تاریک شبیہہ تقریباً ہر عقیدے کے ماضی بعید میں ایک اہم ترین شخصیت کے طور پر نظر آتی ہے۔ شیطان کی پوجا مذہب کے ارتقا کی پہلی منزل ہے، کیونکہ ہم بری چیز سے خوف کھاتے ہیں نہ کہ اچھی سے۔

ہربرٹ سپنسر ''غیر معلوم'' کو مذہب کی بنیاد بتاتا اور کہتا ہے کہ وحشی انسان ان قوتوں کی پوجا کرتا ہے جو اس کو سمجھ نہ آتی ہوں۔ مذہب کو ایک بنیاد فراہم کرنے کے لئے (جسے چھیڑنے کی ہمت سائنس دانوں نے بھی نہیں کی) وہ ایک مطلق، ناقابل ادراک ہستی کے وجود پر زور دیتا اور اسے مستقبل کے مذہب کی بنیاد مانتا ہے۔ لیکن حقائق سپنسر کے مفروضے کی تردید کرتے ہیں۔ ایک جرمن کہاوت ہے:

''جس چیز کو آنکھ نہیں دیکھتی

اس کے لئے دل افسردہ نہیں ہوتا''

جو چیز مطلق طور پر ناقابل ادراک ہے اس کا ہمارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔ وحشی انسان بادلوں کی گھن گرج، بجلی کی کڑک سے اس لئے نہیں خوف کھاتا تھا کہ وہ اس کی اصلیت نہیں جانتا تھا، بلکہ اس کے خوف کی وجہ یہ تھی کہ وہ بجلی کے متعلق کافی کچھ جانتا تھا۔ وہ اس کی جھونپڑی کو جلا کر خاک کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتی تھی۔ وہ بجلی کی کڑک کے خوف کی وجہ سے اس کی عبادت کرتا تھا۔ اس کے خوف کی بنیاد اپنی معلومات اور ان خطرات پر تھی جن پر اس کا کوئی اختیار نہ تھا۔

آیئے ان لوگوں کے اخذ کردہ نتائج پر بات کرتے ہیں جنہوں نے بڑی محنت کے ساتھ حقائق جمع کئے۔ Waitz نے اپنی "Anthropologie" (جلد دوم، صفحات 182، 330، 335، 345) میں ہندیوں کے بارے میں لکھا ہے کہ:

بتایا جاتا ہے کہ فلوریڈا کے قبائل ایک ''بدروح'' (Toia) کی پرستش کرتے ہیں جو انہیں خوابوں میں ڈراتی ہے۔ وہ نیک روح کے لئے زیادہ احترام نہیں رکھتے، جس سے بنی نوع انسان کو زیادہ تکلیف نہیں پہنچتی۔

اور Martins نے برازیل کے ایک کرخت رو قبیلے کے متعلق بتایا:

> تمام ہندی اپنے اوپر ایک شیطانی طاقت کا اختیار تسلیم کرتے ہیں؛ کچھ ایک کے ہاں نیکی کے تصور کی جھلک بھی ملتی ہے۔ لیکن وہ جس سے زیادہ خوف کھاتے ہیں اسی کا زیادہ احترام بھی کرتے ہیں۔ یہ رائے قائم کی جا سکتی ہے کہ وہ ہستی 'خیر' کو ہستی شر کے مقابلے میں کمزور سمجھتے ہیں۔ (1)

کیپٹن جان سمتھ (ورجینیا کو کالونائز کرنے کے ہیرو) نے 1607ء میں Okee کی پرستش کے متعلق بیان کیا...... اوکی کا مطلب ہے ''ہمارے اختیار سے باہر شئے۔'' (2)

> ابھی تک ورجینیا میں کوئی اس قدر وحشی علاقہ دریافت نہیں ہوا جہاں کے لوگوں کا مذہب نہ ہو۔ ان سب کے پاس تیر اور کمانیں بھی ہیں۔ وہ تمام چیزیں جو انہیں نقصان پہنچانے کے قابل ہیں، وہ انہیں ایک طرح سے پوجتے ہیں...... مثلاً آگ، پانی، بجلی، گھن گرج، ہماری توپیں، گھوڑے وغیرہ۔ لیکن ان کا مرکزی خدا شیطان ہے، جسے وہ Okee کہتے ہیں (3) وہ اس سے محبت کرنے کی نسبت خوف زیادہ کھاتے ہیں۔ ان کے معبدوں میں اس شیطان خدا کی شبیہ رکھی ہے جسے زنجیروں اور لوہے کی چیزوں سے مزین کیا گیا ہے۔

> ''ملک کے کچھ حصوں میں وہ ہر سال بچوں کی قربانی دیتے ہیں۔ مثلاً جیمز ٹاؤن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کوئی 10 میل کے فاصلے پر واقع Quiyoughcohanock میں قربانی اس طریقہ سے دی جاتی ہے: وہ 10 تا 15 سال کے 15 لڑکوں کے جسم پر سفید رنگ مل کر لوگوں کے سامنے لاتے ہیں۔ لوگ دوپہر تک ان کے گرد ناچتے اور گاتے ہیں۔ دوپہر کے وقت وہ ان بچوں کو ایک درخت کی جڑوں پر بٹھا دیتے ہیں۔ پھر ان کے گرد پہریدار کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پانچ افراد باری باری ایک لڑکے کو پکڑ کر لاتے اور نرسل سے بنے ہوئے کوڑوں سے مارتے ہیں۔ اس دوران عورتیں آہ و زاری کرتی اور اپنے بچوں کے کفن دفن کا انتظام کرتی ہیں۔

''اس کے بعد محافظ درخت کے تنے اور شاخیں کاٹ پھینکتے ہیں، اور پھر بچوں کو مار کر ایک وادی میں پھینک دیا جاتا ہے۔ سب لوگ نزدیک ہی بیٹھ کر دعوت اڑاتے ہیں۔

''قبیلے کے سردار سے اس قربانی کا مقصد پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ بچے ہرگز مرے نہیں تھے، بلکہ Okee یا شیطان نے ان کی بائیں چھاتی سے خون چوس لیا تھا، یہاں تک کہ وہ بے جان ہو گئے۔ باقی بچوں کو نو ماہ تک ویرانے میں رکھا جاتا جہاں وہ کسی سے گفتگو نہیں کر سکتے تھے۔ انہی بچوں میں سے وہ اپنے پادری اور مذہبی پیشوا منتخب کرتے تھے۔

''وہ اس قربانی کو لازمی سمجھتے ہیں۔ ان کے خیال میں اگر قربانی نہ دی گئی تو Okee یا شیطان انہیں تمام ہرنوں، ٹرکیز، اناج یا مچھلی سے محروم کر دے گا اور پھر انہیں قتل کرے گا''۔(4)

چند سو سال قبل امریکہ کے تمام جزائر اور دو براعظموں پر آباد تقریباً سبھی ہندیوں میں اس سے ملتی جلتی رسوم عروج پر تھیں۔

پیٹر مارٹائر(5) نے ہیٹی کے قبائل کا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا جو ہستئ مطلق جوکانا کی پوجا کرتے تھے، اور ان کے رسم و رواج بدترین شیطان پرستی کے غماز تھے۔ حتیٰ کہ نہایت مہذب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امریکی اور میکسیکی بھی ابھی تک مذہبی اعتقاد کی اس منزل سے آگے نہیں بڑھے۔ یہ بات درست ہے کہ محبت اور امن کے سفید خدا کا تصور ان کیلئے زیادہ اجنبی نہیں ہے لیکن خوفناک Huitzilopachtli کی دہشت انہیں اپنے معبدوں میں انسانی خون بہانے پر اکساتی ہے۔

بائبل میں بھی متعدد جگہوں پر انسانی قربانی کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ موآب کے بادشاہ نے بنی اسرائیل کے اصرار پر "اپنے سب سے بڑے بیٹے کو لیا، جس نے اس کا تخت سنبھالنا تھا، اور شہر پناہ پر سوختنی قربانی کے لئے پیش کر دیا۔" اس خوفناک حیلے کے ذریعہ اس نے شہر کو بچا لیا۔

ہیٹی کے قدیم باشندوں کی شیطان پرستانہ رسوم

پیغمبروں نے متواتر ان اسرائیلیوں کے بت پرستانہ (Pagan) طور طریقوں کے خلاف تعلیم دی جو اپنے پڑوسیوں کے مذہب سے متاثر ہو کر "اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو شیطان کی نذر کرنے یا "Molach" کی آگ میں سے گزارنے کی خواہش رکھتے تھے"۔ لیکن اسرائیل کا عقیدہ وحشی کے مذہبی تصور سے اس قدر قریب تھا کہ افتاح اب بھی یقین رکھتا تھا کہ خدا "اس کی بیٹی کی سوختنی قربانی کا طلب گار تھا۔" (قضاۃ، 11 ب، 29 تا 40)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

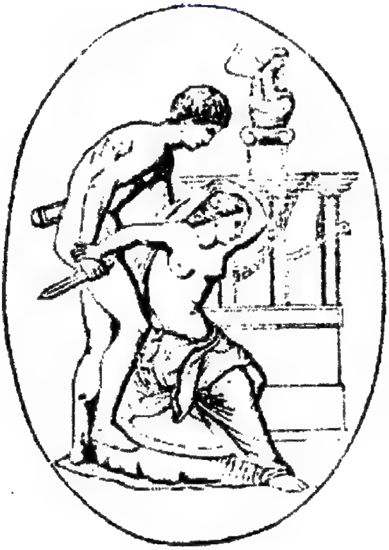

یونانیوں کے ہاں انسانی قربانی

دنیا کی مہذب ترین اقوام آج بھی اپنی قدیم روایات اور قصے کہانیوں میں اس دور کی نشانیاں لئے ہوئے ہیں جب وہ غضب ناک دیوتاؤں کو رام کرنے کے لئے انسانوں کی قربانی پیش کیا کرتے تھے۔ ایتھنز کے عہد عروج میں یوری پیڈیز نے ڈرامائی صورت میں Polyxena کی بدنصیبی پیش کی جسے ایکیلز کے مقبرے پر بھینٹ کیا گیا تھا تاکہ مردہ ہیرو کی روح کو تسکین ملے اور یونانی فوج کی بحفاظت واپسی یقینی بنائی جاسکے۔ تہذیب کی ترقی نے انسانی قربانیوں کی شکل میں ترمیم تو کی مگر ان کا خاتمہ نہ کرسکی۔ ہم نسبتاً ترقی یافتہ وحشیوں کے ہاں، اور حتیٰ کہ اعلیٰ تہذیب کی ابتداء پر بھی ایک دستور دیکھتے ہیں جس کے تحت بچے، کنواری دوشیزہ یا نوجوان کو مارے بغیر دیوتا کی نذر کیا جاتا تھا۔ تاہم اس کے پاس بچ نکلنے یا بچا لئے جانے کا موقع ہوتا تھا۔ پرسیکس اور آندرومیدا کی کہانیوں میں اس تصور کی جھلک ملتی ہے۔ اس کے علاوہ جاپانی لوک ریت میں Palnatoke نے آٹھ سروں والے ایک ناگ کو ہلاک کیا جو ہر سال غریب کسان کی ایک بیٹی کو نگل جاتا تھا۔ اسی طرح کی اور بھی کئی قدیم روایات ملتی ہیں۔ انسانوں کی جگہ پر جانوروں کو بھینٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چڑھانے کی روایات بھی مختلف مذہبی قصوں میں موجود ہیں۔ چنانچہ افی جینیا کی جگہ پر ایک ہرنی اور اسحاق کی جگہ پر ایک مینڈھا قربان ہوا۔

افی جینیا کی جگہ ایک ہرنی نے لے لی

انسانی قربانیاں شیطان پرستی کی باقیات میں سے ہی ایک تھیں۔ کچھ دیگر شیطانی دستور بھی موجود ہیں جن کی بنیاد اس تصور پر ہے کہ دیوتا اذیت اور تشدد سے مسرور ہوتا ہے۔ اس تصور کی بدترین مثال آدم خوری ہے۔ علم البشر (Anthropology) ہمیں بتاتا ہے کہ آدم خوری کی وجہ خوراک کی قلت نہیں تھی بلکہ اس کا تعلق کسی مذہبی توہم پرستی کے ساتھ ہے۔ بالخصوص یہ نظریہ اس کا باعث بنا کہ دشمن کا دل یا دماغ کھانے والا شخص اس کی تمام ہمت اور طاقت وغیرہ کا مالک بن جاتا ہے۔

خون کی بھینٹ چڑھا کر دیوتا کا غضب ٹھنڈا کرنے کے تصور کی باقیات کلیسیا کے مخصوص عقائد کی قرون وسطیٰ میں کی گئی شرحوں میں بھی موجود نظر آتی ہیں۔ اس کے علاوہ مقتول کا گوشت چبانے اور خون پینے کے ذریعے روحانی طاقتیں حاصل کرنے کا نظریہ بھی موجود رہا۔ یہ تصورات اس وقت غائب ہوئے جب بے خوف اور پائیدار مذہبی اصلاح کی روشنی نمودار ہوئی۔ تاہم، ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسانیت کی مذہبی ترقی کے ابتدائی مراحل میں مخصوص توہمات اسی طرح ناقابل گریز ہیں جیسے سائنس اور فلسفہ کے فطری ارتقاء کے دوران مختلف غلطیاں۔

مذہب کا آغاز ہمیشہ خوف سے ہوتا ہے اور وحشیوں کے مذہب کی تعریف ان الفاظ میں کی جا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتی ہے: ''وہ شیطان کے خوف اور اس خوف سے نجات پانے کی مختلف کوششوں سے عبارت تھا۔'' اگرچہ مہذب اقوام کے مذاہب میں شیطان کا خوف اب غالب کردار کا حامل نہیں رہا، لیکن پھر بھی ہمیں تاریخی تحقیق اور کھوج سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی ترقی کے ایک ابتدائی مرحلے میں بدی کی قوتوں کی ہی پرستش کی جاتی تھی۔ ان شرانگیز قوتوں کو خصوصی احترام اور جلال حاصل تھا۔

شیطان پرستی کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک کہ انسان نے نیکی کی مثبت قوت کو شناخت نہ کر لیا، اور انسان کو اپنے تجربے سے یہ معلوم نہ ہو گیا کہ انجام کار نیکی ہی فتح مند ہوتی ہے...... چاہے اس کی ترقی کی رفتار کتنی ہی سست ہو۔ یہ امر قدرتی ہے کہ راست بازی کی قوت کو آہستہ آہستہ اعلیٰ ترین قوت تسلیم کیا گیا، اور اس کے بعد بدی کی قوت کا دبدبہ ختم ہو گیا۔ آج ہم میں سے زیادہ تر لوگ انصاف، راستی اور سچائی کی فتح پر یقین رکھتے ہیں۔

حوالہ جات

1- "Primitive Culture" از ٹائیلر' جلد دوم' صفحہ 325۔

2- "A map of Virginia" '1612ء۔

3- کیپٹن سمتھ نے Oke کا ترجمہ محض دیوتا بتایا ہے۔

4- ''ورکس آف کیپٹن جان سمتھ'' 1884ء' صفحہ 74۔

5- The Religious Ceremonies and Customs of the Several Nations of the known World' جلد سوم' صفحہ 129

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 2

قدیم مصر

مصری اساطیر میں موت اور بدی کا دہشت ناک شیطان سیت (SET یا SETH) ''ایک طاقتور دیوتا ہے، جس کے غضب سے ڈرنا چاہئے۔'' یونانیوں نے سیت کو ٹائیفون کا نام دیا۔ کندہ تحریروں میں اسے ''تھیبز کا طاقتور'' اور ''جنوب کا حکمران'' کہا گیا۔ اسے ایک سورج کے طور پر تصور کیا جاتا ہے جو اپنی حرارت کے تیروں سے ہلاک کرتا ہے۔ وہ مارنے والا ہے، اور اس کی تلوار کو ٹائیفون کی ہڈیاں کہا جاتا ہے۔ شکار کئے گئے جانور اس کی نذر کئے جاتے ہیں؛ اس کی علامات سیمرغ (عنقا)، دریائی بچھڑا، مگرمچھ، جنگلی سور، کچھوا اور سب سے بڑھ کر ناگ اپاپی ہیں۔ یونانی زبان میں اپاپی کا نام اپیوفس ہو گیا۔ وہ دیوتا اتمو (Atmu) کی اقلیم میں مردوں کا انتظار کرتا ہے۔ اتمو کی اقلیم مغربی افق کا نچلا حصہ ہے۔

سیت کی تصاویر کو آسانی سے شناخت کیا جا سکتا ہے۔ اس کے کان لمبے، کھڑے، نوکدار اور آگے کو لٹکی ہوئی سونڈ نما تھوتھنی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ خصوصیت داستانی جانور Oryx (بیا، مہاۃ) سے مشابہہ ہے۔ سیت کی مادہ صورت کا نام Taou یا تورت ہے۔ یونانیوں کے ہاں اس کا نام تھیورس رکھا گیا۔ تصویروں میں وہ عموماً دو ٹانگوں پر سیدھے کھڑے دریائی بچھڑے کے طور پر دکھائی گئی ہے، اس کی پشت اور دم مگرمچھ جیسی ہے۔

سیت اوزیرس کا الٹ ہے۔ سیت صحرا، خشک سالی اور شدید پیاس، اور بانجھ سمندر کا دیوتا ہے، جبکہ اوزیرس نمی، دریائے نیل، زرخیزی کی قوتوں اور زندگی کی نمائندگی کرتا ہے۔ پلوٹارک کہتا ہے:

> چاند (اوزیرس کی علامت) اپنی ذرخیر کار اور ثمر آور روشنی کے ساتھ جانوروں اور پودوں کی پیداوار و افزائش کے لئے سازگار ہے۔ تاہم سورج (ٹائیفون کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامت) اپنی مسلسل آگ کے ساتھ جانوروں کو بھون کر رکھ دینا چاہتا ہے، اس نے اپنی حدت کے ذریعہ زمین کا ایک بہت بڑا حصہ نا قابل رہائش بنا دیا ہے اور اکثر اوقات چاند کو بھی مسخر کر لیتا ہے۔"

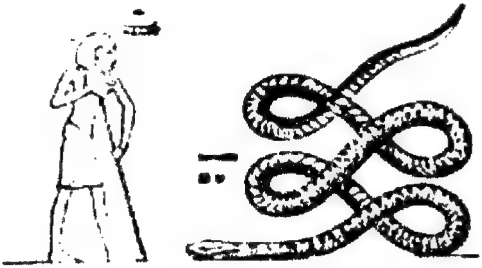

اپاپی (اپوفس) اور اتمو

سیت دیوتا

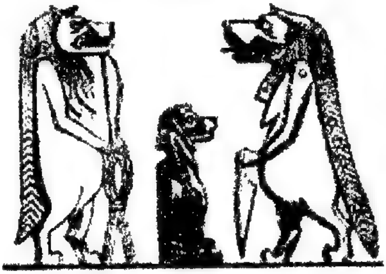

تورت (Taourt) کی مختلف صورتیں

زندگی کے دشمن کی حیثیت میں سیت تمام تباہی اور بربادی کا نمائندہ ہے۔ وہ چاند کے گھٹنے، دریائے نیل میں پانیوں کی کمی اور سورج کے طلوع کا ذمہ دار ہے۔ چنانچہ اسے گھٹتے ہوئے سورج کی بائیں یا کانی آنکھ کہا گیا جو موسم گرما کے نقطۂ اعتدال (21 جون) سے موسم سرما کے نقطۂ اعتدال (22 دسمبر) تک حکومت کرتا ہے۔ اس کے برعکس بڑھتا ہوا سورج ہور (Hor) دائیں یا روشن آنکھ' موسم سرما کے نقطہ اعتدال سے موسم گرما کے نقطۂ اعتدال تک زندگی کے فروغ اور روشنی میں اضافے کا نمائندہ ہے۔

سیت سبھی مصریوں کے لئے شیطانی دیوتا نہیں تھا۔ سرکاری طور پر اس کی پوجا نیل کے مغرب میں واقع ایک غیر اہم علاقے میں کی جاتی تھی، لیکن یہ تمام شمالی نخلستان کو جانے والے سڑک کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدرتی مقام آغاز تھا۔ یہاں کے زیادہ تر باشندے صحرائی کاروانوں کی رہنمائی کرتے تھے۔ ان کے لیے صحرا کے آقا سیت کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا ضروری تھا۔

نیز ہم جانتے ہیں کہ ڈیلٹا کی مشرقی شاخوں کے درمیان دلدلی علاقوں کے قریب Tanis میں (جو ایک اہم سرحدی قصبہ تھا) جنگ کے دیوتا کی حیثیت سے سیت کے لئے ایک بہت بڑا معبد بنایا گیا تھا۔ حملے کے دنوں میں ہائیکسوس اور حتیوں کی غیر ملکی سلطنت کا ممکنہ صدر مقام بھی یہی ہوتا تھا۔ ہائیکسوس اور حتیوں کا اپنا دیوتا Sutech مصری سیت کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا۔ لیکن ہائیکسوس کے ہاں بھی سیت کا احترام زبردست طاقت، جنگ اور تباہی کے پر جلال خدا کے طور پر کیا جاتا تھا۔

کارناک میں اٹھارہویں سلطنت کے دور کی ایک قدیم دیواری تصویر موجود ہے جس میں سیت دیوتا بادشاہ تھمس سوم کو تیر اندازی کی تربیت دے رہا ہے۔

سیت دیوتا بادشاہ کو جنگ کا فن سکھا رہا ہے

انیسویں سلطنت کے دوسرے بادشاہ سیتی اول کا نام دیوتا سیت سے ماخوذ ہونا اس بات کی علامت ہے کہ وہ گذرے بادشاہوں کے درمیان اعلیٰ رتبہ رکھتا تھا۔ اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ سیت یا Sutech کو واحد حقیقی خدا، واحد دیوتا سمجھتے تھے جو اکیلا ہی الوہی احترام وصول کرنے کا حقدار تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر گذرے بادشاہوں کے عہد کو مصر میں یعقوبؑ کے بیٹوں کی آبادکاری والا ہی مانا جائے اور اگر ہائیکسوس کی وحدانیت موسوی مذہب کی بنیاد ہے تو اس امر میں ہماری سوچ کے لئے کیا مواد میسر ہے کہ زندگی میں ایک خوفناک طاقت والا جلال ہی مصریوں کے ہاں بدل کر سیت کی شیطان پرستی اور اسرائیلیوں کے ہاں یہواہ کے مسلک کی صورت اختیار کر گیا۔

سیت غضب ناک اور باعث دہشت ہونے کے باعث اصلاً محض ایک بدخواہ شیطان ہی نہیں بلکہ عظیم دیوتاؤں میں سے ایک بھی تھا جن سے خوف کھایا اور انہیں خوش کیا جاتا تھا۔

''مصر میں مذہب اور اساطیر'' میں ہائنرخ Brugsch کہتا ہے (صفحہ 706):

''قدیم مصریوں کی کتاب الاموات اور حال ہی میں کھودے گئے اہرام سے ملنے والی متعدد کندہ تحریریں محض تصوراتی سیت اور اس کے معاونین کے خلاف جادو منتر ہی ہیں۔ مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ ہم تک پہنچنے والا زیادہ تر قدیم ادب بھی اسی قسم کا ہے۔''

کوئی آدمی مرنے پر مغربی افق پر چلا جاتا اور اتمو کے مسکن سے گزر کر امینتی یعنی پاتال میں اتر جاتا۔ اس کی شخصیت کی نجات کا دارومدار، مصری عقیدے کے مطابق، اس کے ثنی یا ثانی کے محفوظ رہنے پر تھا۔ مقبرے میں رکھا ہوا یہ ثانی ممی یا اس کے جسم کے کسی بھی مجسمے میں سکونت اختیار کر لیتا۔ خیال کیا جاتا تھا کہ اس ثانی کو زندہ رہنے کے لئے کھانے اور پینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ اشیاء منتروں کے ذریعہ مہیا کی جاتی تھیں۔ منتر مقبرے میں رکھے ثانی کی بھوک اور پیاس مٹا دیتے اور خیرخواہ دیوتاؤں کو راغب کرنے کے ذریعہ سیت کی بدخواہیوں کو ناکام بناتے تھے۔ ایک لوح پر ہم پڑھتے ہیں:

''را زندہ باد، تم اپنی تابانی میں تاباں ہو
جبکہ اپوفس کی آنکھوں میں تاریکی ہے!
را زندہ باد، تیری نیکی باعث خیر ہے
جبکہ اپوفس کی بدی باعث شر ہے!''

بھوک، پیاس اور دیگر بیماریوں کے علاوہ اس ثانی کو لاحق تباہی کے خوف نے ہر متقی مصری کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلسل پریشان کئے رکھا۔ آئندہ حالت کی تکلیفوں سے بچنے کی کوئی تدبیر کرنے کی بے قراری نے مردوں کو حنوط کرنے اور اہرام تعمیر کرنے کی راہ سجھائی۔ تاہم، جسم کو دفنانے کے لئے تمام توہمات پرستی اور مضحکہ خیز رسوم کے باوجود کچھ کندہ تحریریں اس امر کی شہادت دیتی ہیں کہ بہت سے صاحب فکر افراد کی رائے میں موت کے بعد ٹائیفونی اثرات سے بچنے کی بہترین واحد راہ راستباز زندگی بسر کرنا تھی۔

نیچے دی گئی تصویر میں اس امر کا واضح اظہار ہوتا ہے۔

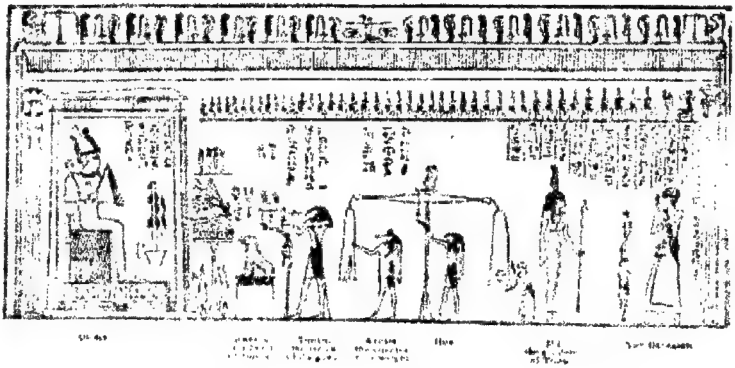

صداقت کے ہال میں دل کو تولنے کا عمل

"سچائی کے ہال" کی تصویر میں اوزیرس کو تاج پہنے ہوئے دکھایا گیا ہے جبکہ اس کے ہاتھوں میں عصا اور کوڑا ہے۔ وحشی امیتی کے اوپر ہم دو عفریت شائی اور رانین دیکھتے ہیں جو دکھ اور مسرت کے نمائندہ ہیں۔ جنازے کے چار جن ام سیت، ہاپی، توا موتیف اور کیب ہسوف بھینٹوں سے لدی قربان گاہ پر منڈلا رہے ہیں۔ ستونوں کا بالائی مزین حصہ سانپوں، شعلوں اور سچائی کے پروں پر مشتمل ہے۔ دونوں اطراف میں ترازوؤں کو توت کے مقدس جانور بیبون نے تھام رکھا ہے اور وسط میں اتھوا اپنے ہاتھوں کو دائیں طرف بڑھائے ہوئے ہے اور اس کی بائیں آنکھ (غروب وطلوع آفتاب کی علامت) موت اور تجسیم نو ہے۔

سچائی کی دیوی اور "دیوتاؤں کی ہدایت کارہ" ما (Ma)(1) کا نشان امتیاز ایک سیدھا کھڑا ہوا پر ہے۔ وہ "سچائی کے ہال" میں مردے کی حاجب ہے۔ مرنے والے گھٹنوں کے بل ہو کر بیالیس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ججوں کو باری باری نام لے کر بلاتا اور مصری ضابطہ اخلاق کے بیالیس گناہوں سے بریت کا اظہار کرتا ہے۔ یہاں ہم ججوں کے نام حذف کر کے اعتراف کا ایک اقتباس دے رہے ہیں۔ مرنے والا کہتا ہے:

"میں نے برائی نہیں کی...... میں نے تشدد نہیں کیا...... میں نے کسی کو دکھ نہیں دیا...... میں نے چوری نہیں کی۔ میں نے کسی کو دھوکے سے قتل نہیں کیا...... بھینٹوں میں کوتاہی نہیں کی...... میں نے کسی کو نقصان نہیں پہنچایا...... میں نے کسی سے جھوٹ نہیں بولا...... میں نے کسی کو رلایا نہیں...... میں نے اپنی ذات کو گناہوں سے آلودہ نہیں کیا...... میں نے زنا نہیں کیا...... میں نے جائیداد میں مداخلت نہیں کی...... میں نے خیانت نہیں کی...... میں نے فصلوں کو نقصان نہیں پہنچایا...... مجھے مورد الزام نہیں ٹھہرایا گیا...... میں نے بلاوجہ غصہ نہیں کیا...... میں نے سچائی کی باتوں سے لاپروائی نہیں کی...... میں نے جادو ٹونہ نہیں کیا...... میں دیوتاؤں کی شان میں گستاخی کا مرتکب نہیں ہوا...... میری وجہ سے کوئی غلام اپنے مالک کے غلط سلوک کا شکار نہیں بنا...... میں نے اپنے دل میں خدا کی تحقیر نہیں کی۔"

تب مرنے والا شخص سچائی کی ترازو میں اپنا دل رکھتا ہے۔ شاہین کے سر والا ہور اور گیدڑ کے سر والا انوبس اسے تولتے ہیں۔ وزن کو سچائی کی دیوی کی شبیہہ کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ لک لک (Ibis) کے سر والا توت دیوتاؤں کا منشی ہے۔ وہ اوزیرس کو ہور کی رپورٹ پڑھ کر سناتا ہے۔ اور اگر رپورٹ میں بتایا گیا ہو کہ دل کا وزن سچائی کے برابر ہے تو تب توت حکم دیتا ہے کہ دل کو واپس مردے کے سینے میں رکھ دیا جائے۔ یہ زندگی کی جانب واپسی کی علامت ہے۔ اگر مرنے والا شخص امینتی سے گزرنے کے دوران پیش آنے والے تمام خطرات سے بچ جائے اور اگر اس کے دل کا وزن غیر برابر نہ ہو تو اسے "سفینۂ آفتاب" میں بیٹھنے کی اجازت مل جاتی ہے۔ وہ اس کشتی کے ذریعہ رحمت یافتہ لوگوں کے Elysian fields میں جاتا ہے۔

اگر مرنے والے کے برے اعمال اس کے نیک اعمال سے زیادہ وزن کے ہوں تو اسے سیت کے ہاتھوں چیرے پھاڑے جانے کی سزا ملتی، یا پھر سور کی صورت میں واپس بالائی دنیا میں بھیج دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا۔ ثانی مقبرے میں ہی رہتا، جبکہ روح (انسانی سر والے ایک پرندے کی صورت میں) آسمان کی جانب اڑ جاتی اور وہاں عظیم دیوتاؤں کے ساتھ متحد ہو جاتی۔ نجات یافتہ روح کہتی ہے:

"میں دیوتا اتم ہوں، جو تنہا تھا،

"میں دیوتا را ہوں جیسا کہ وہ اپنے پہلے ظہور کے موقع پر تھا،

"میں عظیم دیوتا ہوں جس نے خود کو تخلیق کیا،

"گزرا ہوا کل میں تھا، اور میں آنے والے کل سے آگاہ ہوں

"میں اپنے گھر، اپنے آبائی شہر میں آتا ہوں،

"میں روزانہ اپنے باپ اتم سے ملتا ہوں۔

"میری کثافتیں دور ہو گئی ہیں، اور میرے گناہ مسخر ہو گئے ہیں

"اے اوپر بیٹھے دیوتاؤ، اپنے ہاتھ بڑھاؤ،

"میں تم جیسا ہوں، میں تم میں سے ہی ایک ہوا کرتا تھا

"میں روزانہ اپنے باپ اتم سے ملتا ہوں"

مرنے والے کی روح دیوتاؤں کے ساتھ اتحاد کر لینے کے بعد اوزیرس والے مقدر سے ہی دوچار ہوتی۔ وہ اوزیرس کی طرح سیت کے ہاتھوں ماری جاتی اور پھر ہور کی صورت میں دوبارہ پیدا ہوتی جو اس کے باپ کی موت کا انتقام لیتا۔ یہ بھی خیال کیا جاتا تھا کہ اس کے ساتھ ساتھ روح مقبرے میں مردے کے ثانی سے ملنے جاتی رہتی تھی، جیسا کہ منشی Ani کے مقبرے میں تصویر کشی کی گئی ہے۔

کتاب الاموات کے Turin پیپرس میں پیش کردہ "مسرت کا مسکن" مرنے والے کو اس کے اہل خانہ کے ساتھ دکھاتا ہے، اور دیوتاؤں کا منشی توت اس کے عقب میں تین دیوتاؤں کے حضور قربانی پیش کر رہا ہے۔ تب وہ پانی کو پار کرتا اور دوسرے کنارے پر وہ انسانی سر والے پرندے کی شکل میں نظر آنے والی روح کو خوشبو پیش کرتا ہے۔ افق کے تین ممی نما دیوتا بھی موجود ہیں۔ یہ دیوتا آسمان کے آقا را کی علامت یعنی عقاب کے سامنے بھینٹ پیش کر رہے ہیں۔ تصویر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وسط میں مرنے والا ہل چلاتا، بیج بوتا، کٹائی کرتا اور دریائے نیل کو نذرانہ عقیدت پیش کرتا نظر آتا ہے۔ نچلے حصے میں تین جزیرے دکھائے گئے ہیں: پہلے جزیرے میں را رہتا ہے، دوسرے کو دیوتاؤں کی پیدائش نو کی جگہ کہتے ہیں، اور تیسرا جزیرہ شو، تف نت اور سیب (seb) کا مسکن ہے۔

مصری عقائد کی ایک بہت واضح تصویر Rekhmara کے مقبرے سے ملی ہے جو توت مس سوم کے دور میں تھیبز کا مجسٹریٹ تھا۔

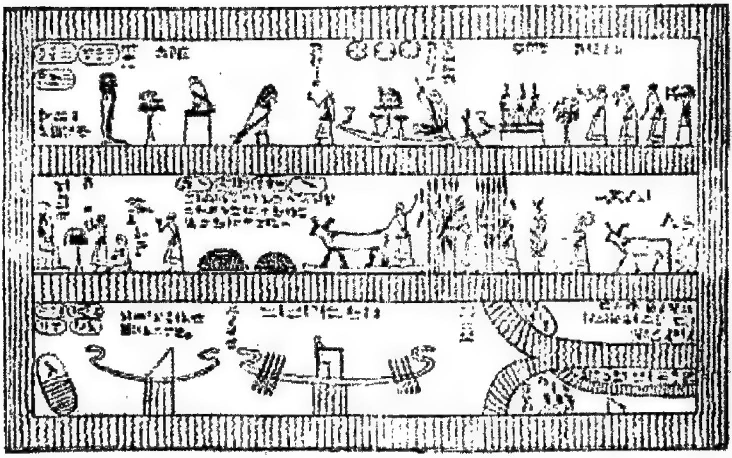

مسرت کا مسکن

Rekhmara کے مقبرے میں سیت دیگر عظیم دیوتاؤں کی طرح بھینٹیں وصول کرتا ہے۔ مردے کو سیت کا وارث کہا جاتا ہے، اور ہور اور سیت دونوں اسے پاک کرتے ہیں۔ مردہ سیت کے پاس آتا اور قتل ہوتا ہے۔ لیکن جب مردے کی حیات اور ذہنی قوتیں بحال ہوتی ہیں تو سیت دوبارہ ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وہ ہور، توت اور Seb کا ہم پلہ ہے۔(2)

اصل قصے کے مطابق سیت سورج کی موت کا نمائندہ ہے، اور اسے اوزیرس کا قاتل بیان کیا جاتا ہے۔ وہ ایک طاقتور دیوتا ہے اور مُردوں کی روحوں کے لئے نہایت اہم امور انجام دیتا ہے۔ اس کے لئے ناگ ایپوفس کو باندھنا اور فتح کرنا لازمی ہے، جیسا کہ ہم "کتاب الاموات" میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے ہیں:

"وہ اسے (ناگ کو) قابو کرنے کے لئے سیت کو استعمال کرتے ہیں، وہ اس کی مدد سے ناگ کے گلے میں لوہے کی زنجیر ڈالتے ہیں تاکہ وہ تمام نگلی ہوئی چیزیں اگل دے۔"

اوزیرس کی داستان کا استعاراتی مفہوم بگڑنے اور اوزیرس کو اخلاقی اچھائی کا نمائندہ حقیقی شخص تصور کرنے کے باعث آہستہ آہستہ سیت اپنی الوہیت سے محروم ہوتا گیا اور ایک شر انگیز شیطان خیال کیا جانے لگا۔

غزہ کا تیسرا اہرم (اندازاً 3633 ق۔م یا 4100 ق م) تعمیر کرنے والے مین۔ کاؤ۔ را نے لازماً پرانے مصری مذہب کے کردار میں تبدیلی پیدا کی ہوگی۔ رالنسن کا کہنا ہے کہ "اس کے تابوت پر اوزیرس سے کی گئی دعا مصر کی تاریخ میں ایک نئی مذہبی ترقی کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہاں وہ پہلی مرتبہ خیر کا نمائندہ نظر آتا ہے۔

پرانے ضابطہ قانون کے مطابق سیت کا تذکرہ ہمیشہ عظیم دیوتاؤں کے ساتھ آتا ہے، لیکن بعد میں اس کی حیثیت دیوتا والی نہ رہی اور اس کا نام کسی اور دیوتا کے ساتھ تبدیل کر دیا گیا۔ 28ویں سلطنت کے مصریوں نے تو متعدد پرانی تحریروں میں سے سیت کا نام کھرچ ڈالا اور ان سابق بادشاہوں کے نام بھی بدل دیئے جن میں سیت شامل تھا۔ مثلاً سیت نخت۔ مگرمچھ کے سر والے سیب (Seb) اور دیگر اسی قسم کی دیوتاؤں کے ساتھ بھی اسی قسم کا سلوک ہوا۔ ہمیں یہ کہنا پڑے گا کہ یہ نیکی اور اچھائی کے دیوتاؤں کی حتمی فتح پر بڑھتے ہوئے اعتماد کا ایک فطری نتیجہ تھا۔

پلوٹارک نے اپنے عہد کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:

"اگرچہ ٹائی فون کی طاقت دب گئی ہے، لیکن وہ ہنوز آخری سانسیں لے رہا ہے۔ مصری کبھی کبھار مخصوص تیوہاروں میں اس کی بے توقیری اور توہین کرتے ہیں۔ تاہم وہ اس کا غصہ ٹھنڈا رکھنے کے لئے مخصوص قربانیاں بھی دیتے ہیں۔"

اوزیرس کی عبادت کا رجحان پیدا ہونے پر قدیم وقتوں کا طاقتور اور عظیم دیوتا سیت شیطان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت اختیار کر گیا۔ سیت اتنا طاقتور تھا کہ اوزیرس کو قتل کر سکتا تھا، جیسے رات سورج کی روشنی پر غالب آجاتی ہے۔ لیکن سورج کم سن دیوتا ہورکی صورت میں دوبارہ جنم لیتا جو سیت کو فتح اور مجبور کرتا کہ وہ ناگ کو نگلی ہوئی چیزیں اگلنے کا کہے۔ جس طرح سورج دوبارہ طلوع ہوتا ہے، اسی طرح انسان بھی مر کر دوبارہ جنم لیتا ہے۔ شر کی طاقت پرجلال ہے، لیکن سچائی کی طاقت کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ اور موت کے باوجود زندگی لافانی ہے۔

حوالہ جات

1- اسے Maat یعنی "دو سچائیاں" بھی کہتے ہیں..... یعنی بالائی اور زیریں دنیا کی۔

2- *Le Tombeau de Rakhmara* از Ph. Virey، 1889ء۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 3

عکاد اور قدیم سامی

تقریباً 3000 ق م میں، سامی اقوام کے ظہور سے بہت پہلے، میسوپوٹیمیا میں ایک بہت طاقتور اور اہم قوم آباد تھی جسے ہم عکاد کے نام سے جانتے ہیں۔ (سامی اقوام میں بابلی، اشوری، اسرائیلی اور بعد میں عرب سب سے نمایاں ہوئے) حیرت کی بات ہے کہ عکادی سفید نہیں بلکہ کالی نسل تھے۔ ان کا ذکر ''کالے سروں'' یا ''کالے چہروں'' کے طور پر آتا ہے۔ تاہم اس بنیاد پر ہمیں یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ وہ ایتھوپیاؤں جتنے کالے تھے، کیونکہ بابل کے قدیم آثار سے ملنے والی الواح میں انہیں Adamatu یا سرخ رنگت والے کہا گیا ہے، (1) لہٰذا امکان ہے کہ وہ لاکھی رنگت کے یا سانولے تھے۔ عکادیوں کی سلطنت تقریباً 1500 ق م میں ختم ہوئی اور اشوری بادشاہ سارا گون (722 تا 705 ق۔م) کے دور میں ان کی زبان متروک ہو گئی۔ سامیوں نے ان سے کیا کچھ لیا؟ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سامیوں کے ہاں رائج بہت سی مذہبی روایات، قصے کہانیاں اور دستور عکادی ماخذ ہی رکھتے تھے۔

چنانچہ ہم یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ وہ وقت کا تعین کیسے کرتے تھے اور انہوں نے کیلنڈر کیسے ترتیب دیا تھا۔ ان کے آرام کا مقدس دن سبتھ یا سبت تھا۔ اصل عکادی لفظ کا لغوی مطلب ہے ''وہ دن جس میں کام کرنا غیر قانونی ہو'' اور اس کے اشوری متبادل لفظ کا معنی دل کے لئے آرام کا دن ہے۔ عہد نامہ عتیق کی کتاب پیدائش میں مذکور داستان تخلیق اور شجر حیات کا بیان (جو اشوری ریکارڈز میں بھی ملتا ہے) عکادیوں کو بخوبی معلوم تصورات تھے۔ شجر حیات (جو قدیم ترین تصاویر میں بلوط یعنی fir کا درخت نظر آتا ہے) کی روایتی صورت دیکھ کر ہم یہ خیال قائم کر سکتے ہیں کہ یہ تصور ایک قدیم روایت تھا جسے عکادی میڈیا کے برف پوش پہاڑوں میں اپنے پرانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مساکن سے ساتھ لے آئے تھے۔ اس کے علاوہ متعدد عبرانی ناموں میں عکادی روایات کی جھلک ملتی ہے جس سے قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ عکادی قدیم تہذیب کا اثر کس قدر گہرا تھا۔ بائبل کی کتاب پیدائش میں مذکور بہت سے دریاؤں کے نام عکادی ہیں۔ مثلاً پُرات (فرات) کا مطلب بل دار پانی اور دجلہ (Tiggur) کا مطلب بہاؤ ہے۔ دریائے اراکسیز کا عکادی نام جیجون بتایا جاتا ہے۔

عدن کے دریاؤں کے نام نشاندہی کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے بہشت کی داستان تخلیق کی وہ لازماً دریائے فرات یا دجلہ کے کناروں پر رہتے تھے۔ چنانچہ یہ جان کر ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ فرات کے مغرب میں صحرائی زمینوں کے کاشتہ حصے کا نام Edinna تھا(2) جو کہ عدن سے کافی مشابہت رکھتا ہے۔

سکندر اعظم کے دور میں بیروسس نامی ایک بابلی پروہت نے بابل کی تاریخ اور مذہب کے بارے میں دلچسپ کتاب لکھی۔ یہ کتاب دست بردِ زمانہ کی شکار ہو چکی ہے لیکن متعدد یونانی مصنفین، مثلاً الیگزینڈر پولی ہسٹور، اپالوڈورس، ابائی ڈینس (3) وغیرہ نے اپنی تحریروں میں اس کتاب کے بہت سے حوالے دیئے۔ اس نے دنیا کو اپنے علاقے کے متعلق بیش بہا معلومات فراہم کی جو ہم تک پہنچ گئی۔

یہ سب کچھ بہت دلچسپ تھا، لیکن بیروسس کے ریکارڈز کے قابل بھروسہ ہونے کی کوئی شہادت موجود نہیں۔ عین ممکن ہے کہ بابلی داستانیں عہد نامہ عتیق سے اخذ کی گئی ہوں۔ بہر حال ان میں سے زیادہ تر قدیم عکادیوں سے ہی ہم تک آئی ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ عہد نامہ عتیق میں آنے والی متعدد داستانیں بابلیوں کی تھیں، مثلاً طوفان عظیم، مینار بابل، بدکار شہروں کی بارش یا آگ سے تباہی، بادشاہ سارا گون اول کے کمسنی کے واقعات (جو موسیٰ کی یاد دلاتے ہیں) اور تخلیق کائنات کا بیان۔ بابل کا نام جو اشوری زبان میں باب۔ ایلانی یا باب ایلو (یعنی خدا کا دروازہ) اسی مفہوم کے عکادی لفظ Ka-dingirra-ki کا سامی ترجمہ ہے..... یعنی دروازہ + خدا کا + گھر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

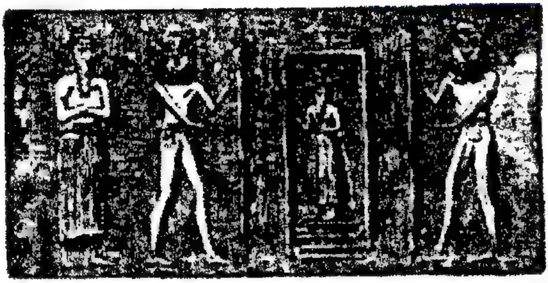

بابلی نوح Xisuthrus' آرک میں۔طوفان کے دیوتاؤں نے اسے بچایا۔

شہروں کی تباہی کی داستان میں متعدد ایسے نام ملتے ہیں جو اپنے عکادی ماخذ کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔طوفان عظیم (4) کی داستان کی تمام اہم تفاصیل کتاب پیدائش کی اسی داستان سے مشابہت رکھتی ہیں۔ یہ ایک سورج دیوتا اور اشوری ہرکولیس Izdubar (5) کی شان میں ایک زیادہ بڑی رزمیہ کا 11 واں حصہ ہے۔اشوری ہیرو Zodiac کی بارہ علامتوں سے گزرتا ہے۔ گیارھویں علامت Aquarius (آب بردار) ہے۔یاد رہے کہ عکادیوں کے گیارھویں مہینے کے نام کا مطلب ''بارش والا'' تھا۔(6)

جہاں تک ان داستانوں کے اشوری بابلی ماخذ کا تعلق ہے تو اس میں کوئی شک نہیں۔مستند محققین نے اس حوالے سے اتفاق کیا۔قدیم اشوری اور بابلی مہروں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ داستانیں اس علاقے میں 2000 قبل مسیح سے کافی پہلے بھی مقبول تھیں۔

عین ممکن ہے کہ قدیم کالدی داستانیں متعدد صورتوں میں موجود رہی ہوں۔داستان تخلیق کے دو بیان ہم تک پہنچے ہیں جن میں کافی اختلاف ہے؛ لیکن سات لوحوں پر ملنے والا ایک بیان خصوصی دلچسپی کا باعث ہے۔وہ نہ صرف عہد نامہ عتیق کے پہلے باب کا مرکزی منبع ہے بلکہ واحد ایسا قدیم ترین ڈاکومنٹ ہے جس میں شیطان یا ہستیٔ شر کی موجودگی کا ذکر ہے۔اشوری زبان میں اسے تیامتو یعنی گہرا کہا گیا اور اس کی علامت سانپ ہے.....سمندر کو بلونے والا سانپ، رات کا سانپ، مکار سانپ اور طاقتور سانپ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داستان تخلیق کی طرح دیگر کئی بابلی کہانیاں بھی یقیناً اشوریوں سے لی گئیں۔ حتیٰ کہ ان میں استعمال ہونے والے نام اور الفاظ بھی ملتے جلتے ہیں۔ ہمیں دونوں ریکارڈ میں کچھ واقعات بالکل ایک جیسے نظر آتے ہیں..... مثلاً عورت کا مرد کی پسلی سے تخلیق ہونا اور پرندوں کو بھیج کر سیلاب کی صورتحال معلوم کرنا۔ نیز عبرانی لفظ Mehumah (بے ترتیبی، انتشار) اشوری لفظ Mummu ہے، جبکہ عبرانی tehom (گہرا) اور tohu (ویران) اشوری لفظ تیامتو (=تیامت) سے قریبی مشابہت رکھتا ہے۔

شجر مقدس اور سانپ

قدیم آثار سے ملنے والی ایک لوح پر دو افراد ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہیں اور ان کے پاس ہی ایک سانپ موجود ہے۔ یہ یقیناً شجر مراد اور سانپ کے بہکانے پر اس درخت کا پھل کھا کر بہشت سے نکالے جانے کے واقعہ کی تصویر کشی ہے۔

اشوری اور بابلی لوگوں میں شجر حیات کا تصور لازماً بہت مقبول رہا ہوگا کیونکہ ان کے فنکار بلاناغہ اور بار بار اس کی تصویر کشی کرتے رہے۔ یہ داستان شاید اس دور کی ہوگی جب پھل دار درخت انسان کے لئے خوراک کا بنیادی ذریعہ تھے۔(7)

تیامت روز ازل کی آبی بے ترتیبی ہے جس میں سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے۔ بابلی فلسفیوں نے تیامت کو دنیا کی ماں اور تمام چیزوں کا ماخذ خیال کیا، جبکہ اساطیر میں یہ بے ترتیبی کی نمائندہ اور گہرائی کی بلاؤں کی ماں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

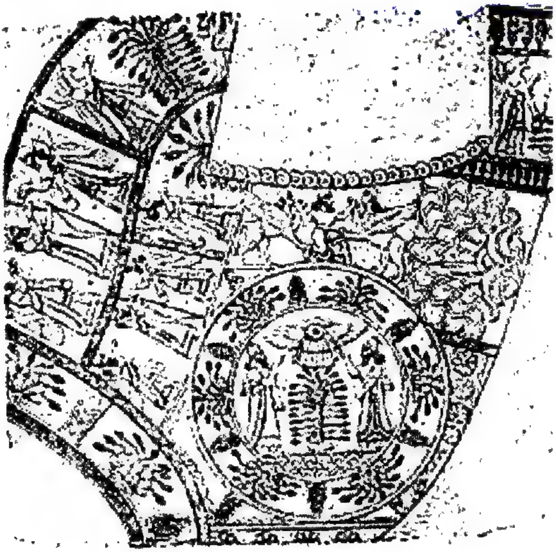

شجر حیات

ایک طویل جدوجہد کے بعد تیامت مغلوب ہوئی، جیسا کہ ہم داستان تخلیق کی چوتھی لوح میں پڑھتے ہیں۔ سورج دیوتا بعل مردوک نے بالآخر اسے زیر کیا۔ تاہم یہ لڑائی ختم نہ ہوئی کیونکہ بدی کا شیطان بدستور زندہ ہے اور بعل کو طوفان کے ساتھ عیار شیطانوں سے لڑنا پڑتا ہے جو چاند کو تاریک کر دیتے ہیں۔ وہ اژدھوں اور بدروحوں کو مارتا ہے، اور ذہین مخلوقات میں الوہی ذہانت کا دوبارہ ظہور اسطورہ میں علامتی طور پر بیان کیا گیا ہے۔ بعل نے دیوتاؤں کو حکم دیا کہ وہ اس کا سر کاٹ دیں، تاکہ وہ جانوروں کی تخلیق کے لئے مٹی کو خون سے گوندھیں۔

مردوک چاند دیوتا کو بدروحوں سے آزادی دلا رہا ہے۔

پہلی لوح میں اس دور کے تکوینیاتی نظریات کو بیان کیا گیا ہے۔ نظم کا آغاز زمانے کے آغاز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے قبل سے ہوتا ہے۔

جب عالم بالا میں آسمان کا نام نہ تھا۔
اور نہ عالم سفلی میں ٹھوس زمین کا نام پڑا تھا اس وقت
فقط قیامت موجود تھی جس نے بعد میں ان کو جنا
اور اپسو (میٹھا پانی جو ان کا باپ تھا)
نمکین اور میٹھے پانی کے دھارے آپس میں ملتے تھے
اس وقت نرسل کی چٹائیوں سے کوئی جھونپڑا ابھی نہیں بنا تھا
اور نہ دلدلی زمین ابھری تھی
کسی دیوتا کی بھی تخلیق نہیں ہوئی تھی
اور نہ ان کے نام تھے۔
اور نہ ان کی تقدیریں متعین ہوئی تھیں۔
تب پانی کی تہوں میں ہیجان اٹھا
اور دیوتاؤں کی تشکیل ہوئی
سب سے پہلے لحمو (نر) اور لحاموں (مادہ) ظاہر ہوئے
پھر بہت دنوں کے بعد انشر (نر) اور کی شر (مادہ) کی تشکیل ہوئی
ان سے انو (عرش) پیدا ہوا
انو سے ایا (زمین) سے جنم لیا۔
ان سے مردوک (سورج) پیدا ہوا۔

لیکن نوزائیدہ دیوتا ابھی اپنے رہنے کے لئے کوئی موزوں جگہ نہیں ڈھونڈ پائے تھے کہ بے ترتیبی کی عفریت اور اس کی ساری اولاد کو تباہ کرنا ضروری ہو گیا۔ اس کام کا بیڑہ بابلی سورج دیوتا مردک نے اٹھایا جو ایا کا بیٹا تھا۔ انشر نے اسے فتح کا یقین دلایا اور دوسرے دیوتاؤں کو اس کی مدد کے لئے تیار کیا۔ دوسری لوح میں تاریکی پر نور اور بے ترتیبی پر نظم وضبط کی فتح کے لئے تیاریاں بیان کی گئی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری لوح میں نور کے دیو کی تیامت کے حامیوں پر فتح کے متعلق بتایا جاتا ہے۔ تب دنیا میں روشنی آئی، مگر ابھی تیامت کو ہلاک کرنا باقی تھا۔ چوتھی لوح میں قیامت اور مردک کی لڑائی کا حال درج ہے۔ تیامت کو قتل کر کے اس کے ساتھیوں کو قیدی بنا لیا جاتا ہے، جبکہ لوح تقدیر (جو پہلے پرانی نسل کے دیوتاؤں کے پاس تھی) نئی دنیا کے نوجوان دیوتاؤں کو دے دی جاتی ہے۔ اس کے بعد تیامت کی کھال سے نظر آنے والا آسمان بنایا گیا۔ انو کا مسکن آسمان پر اور ایا کا مسکن پانی کی گہرائیوں میں بنا، جبکہ ان لیل ہوا میں سکونت پذیر ہوا۔

پانچویں لوح ہمیں بتاتی ہے کہ مردک نے زمین اور آسمان تخلیق کر لینے کے بعد دیوتاؤں کو ستاروں کے برج میں بٹھایا۔ اس نے سال کا تعین کیا اور بارہ مہینے بنائے اور ان کو دنوں میں تقسیم کیا، اور ہر دیوتا کے لئے ایک دن مقرر کیا۔

چھٹی لوح میں غالباً مٹی، سبزیوں، پرندوں اور مچھلی کی تخلیق کا ذکر ہے۔ ساتویں لوح میں جانوروں اور رینگنے والے جانوروں کے علاوہ انسانوں کی تخلیق کے متعلق بھی بتایا جاتا ہے۔

اہل بابل متعدد دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے لیکن ان کا پسندیدہ دیوتا بعل تھا، جس کا ذکر اکثر جگہوں پر مردک کے طور پر آتا ہے' کیونکہ وہ تیامت کے ساتھ برسرپیکار رہا۔

کالدیوں کی تثلیث شجر حیات کی عبادت کرتے ہوئے

بعل مردک عظیم تثلیث......انو، ایا، بعل...... میں سے ایک ہے۔ ایک قدیم کندہ تصویر میں شجر حیات کے اوپر ان تینوں دیوتاؤں کو منڈلاتے ہوئے دکھایا گیا، جبکہ دو انسان (غالباً ملکہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ) اظہار عقیدت کے لئے پاس کھڑے ہیں۔

بعل مردک اہل بابل کا مسیح ہے، کیونکہ اسے دیوتا ایا...... تمام علم اور عقل کی تجسیم...... کا بیٹا بتایا گیا ہے۔

بعل مردک اور تیامت کے درمیان لڑائی اشوری فنکاروں کا پسندیدہ موضوع تھا۔ ایک فنکار نے شر کو لمبے ناخنوں اور سینگوں والے عفریت کی صورت میں دکھایا جس کے پر اور دم کانٹے دار ہے۔

بابلی تصور میں شر اور جہنم کے حوالے سے مسٹر Budge کہتے ہیں: (8)

ان کا ہیڈز (پاتال) بائبل کے شیول سے زیادہ مختلف تھا، اور نہ ہی ان کا شیطان بائبل کے شیطان سے جدا نظر آتا ہے۔

جہنم کا بابلی تصور ایک لوح سے معلوم ہوتا ہے جو بتاتی ہے کہ عشتار دیوی ماں اپنے دلکش جوان شوہر تموز کو تلاش کرنے وہاں گئی۔ یاد رہے کہ پاتال کے لئے عبرانی لفظ Sheol بابلی داستان میں بھی ملتا ہے۔ بابلی پاتال کی خاتون کا نام نن کیگل تھا، اور اس پاتال میں سے ایک دریا گزرتا تھا۔ روحوں کو یہ دریا پار کرنا پڑتا۔ پانیوں کے اس پار لے جانے والا ملاح بھی موجود تھا (جو ہمیں یونانی کیران کی یاد دلاتا ہے) اور اس کے سات دروازے تھے۔ اوپر مذکور لوح ہمیں بتاتی ہے:

وہ اندھیرا گھر
جس میں داخل ہونے والا کبھی باہر نہیں نکلتا
وہ راستہ جس سے لوٹنے کی کوئی راہ نہیں
وہ مکان جس میں روشنی کا گزر نہیں ہو سکتا
جہاں لوگ دھول پھانکتے اور کیچڑ کھاتے ہیں
جہاں کی پوشاک پرندوں کی سی ہوتی ہے
اور جہاں دروازوں اور تالوں پر گرد جمی رہتی ہے۔

اس ناقابل واپسی دنیا کے بیرونی دروازے پر سخت پہرہ تھا۔ جب ملاح عشتار کو دریا کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پار لیجانے پر رضامند نہیں ہوتا تو وہ کہتی ہے:

پھاٹک کھولو ورنہ میں دروازہ توڑ ڈالوں گی

اور ان کی چولیں اکھاڑ دوں گی

اور مُردوں کو زندہ کردوں گی

یہاں تک کہ ان کی تعداد زندوں سے بھی زیادہ ہو جائے گی۔

پاتال کا ایک اور نام بھی ہے جس کا مطلب "مُردوں کی سرزمین" ہے۔ ایک محقق نے اس کا تلفظ ارال بتایا ہے۔ تو یہ تھی بابلی دوزخ۔ یہ بتانا مشکل ہے کہ ان کا پاتال کس جگہ تصور کیا گیا تھا، لیکن اندازہ ہے کہ وہ اسے مغرب میں خیال کرتے تھے۔

بدخصلت شیطان

اشوری اور بابلی اساطیر میں تیامت کے علاوہ بھی بے شمار شیطان موجود تھے جن کے نام کندہ تحریروں میں ملتے ہیں اور ان کی شبیہیں مجسموں یا کندہ تصویروں کی صورت میں ہم تک پہنچی ہیں۔ سومیری عکادی زبان میں ان شیطانوں کو بھگانے کے لئے منتر ہمیشہ سات بار پڑھا جاتا ہے۔ اشوری لوگ شیطانوں کو انہی کی شکل دکھا کر بھگایا کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادِ جنوب مغرب کا شیطان

اشوریوں کے ہاں خیر کی فوج کے ساتھ ساتھ شر کی فوج بھی ہے۔ بدروحوں کو ان کی طاقت کے لحاظ سے رتبہ دیا گیا ہے۔ ہمیں بھوتوں، عفریتوں، خون پینے والی بلاؤں کے علاوہ نیکی کے فرشتوں کا ذکر بھی ملتا ہے...... پروں والے بیل اور شیر، اور بے شمار دیگر فرشتے۔ منتروں میں عموماً آسمان کی روح اور زمین کی روح سے مدد مانگی جاتی ہے۔ کالدیا کی یادگاریں ایک نہایت پیچیدہ شیطان پرستی کی موجودگی ثابت کرتی ہیں۔

فرانسیسی محقق Lenormant اشوریوں کی قدیم تاریخ پر اپنی کتاب میں بیماری پیدا کرنے والے شیطان کے حوالے سے کہتا ہے:

> جنوب مغربی ہوا کا شیطان لورے ایک خوف ناک صورت رکھتا ہے۔
> اس کا سر کتے کا، پاؤں شاہین کے، پنجے شیر کے اور دم بچھو کی ہے۔ سر کا بالائی حصہ گوشت سے عاری ہے۔ اس کے چار پھیلے ہوئے پر ہیں۔ مجسمے کی پچھلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سومیری عکادی زبان میں کندہ کی گئی تحریر میں بتایا گیا ہے کہ یہ جنوب مغربی ہوا کا شیطان ہے اور اسے کھڑکی یا دروازے میں رکھنے سے اس کے مضر اثرات سے بچا جا سکتا ہے۔ یاد رہے کہ کالدیا میں جنوب مغربی ہوا صحرائے عرب سے آتی ہے اور اس کی تپش ہر چیز کو جھلسا دیتی ہے۔

زرگل۔ شیر کے سر اور شاہین کے پنجوں والے شیطان

اسی مصنف نے زرگل کو یوں بیان کیا:

> کیونجک (Kuyunjik) کے مقام پر اشور بنی پال کے محل میں ہم انسانی جسم، شیر کے سر اور شاہین کے پنجوں والے عفریتوں کا ایک سلسلہ دیکھتے ہیں۔ وہ نیزوں اور تلواروں کے ساتھ آپس میں لڑتے نظر آتے ہیں۔ وہ بھی شیطان ہیں اور سنگتراشی کی زبان میں شیطان کو بھگانے کا ایک منتر ہیں۔

کانسی کی ایک قدیم لوح پر دنیا کو شیطان کے پنجوں میں دکھایا گیا ہے۔ لینورمینٹ جہنم کے کالدی تصور کے متعلق بات کرتے ہوئے اس قدیم فن پارے کا ذکر کرتا ہے۔ اس کی تفصیل پڑھنے سے ایک بار پھر احساس ہوتا ہے کہ پرانی بائبلی داستانیں اپنی قدر و قیمت سے محروم ہونے کی بجائے مزید اور نئی مقبولیت حاصل کرتی رہیں۔ اب ہمیں ان میں بے انتہا دلچسپی ہے۔ قبل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازیں تخلیق کائنات کے بائبلی بیان کو انسان کے مذہبی ارتقاء کا نقطہ آغاز خیال کیا جاتا تھا، لیکن اب ہمیں معلوم ہے کہ ایسا ہرگز نہیں۔ بائبلی کہانی نہ آغاز ہے اور نہ اختتام۔ یہ تو محض متجسس تحقیق اور جستجو کی طویل تاریخ ہے۔ لیکن ایک حیرت انگیز امر یہ ہے کہ روح کی لافانیت کا کالدی تصور یہودیوں کے ادب میں کہیں بھی نظر نہیں آتا۔ کیا انہوں نے اسے مسترد کر دیا یا اپنی حقیقت پسندی کے باعث اس پر توجہ نہ دی؟

ایک قدیم اشوری لوح پر دنیا کو شیطان کے پنجوں میں دکھایا گیا ہے

اشور اور بابل کی تہذیب اسرائیل کی تہذیب کی نسبت زیادہ شاندار، زیادہ پرزور اور زیادہ منظم تھی۔ لیکن ان دونوں اقوام کی مذہبی داستانوں اور تصورات میں ایک اہم فرق موجود ہے۔ اشوری لوحیں کثرت پرست اور اساطیری ہیں، جبکہ عبرانی ادب توحید پرستانہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

1- اس لفظ Adamatu کو Adamu یا Admu (بمعنی آدمی) کے ساتھ جوڑا گیا۔ رالنسن نے نشاندہی کی کہ بائبل میں اولین انسان کا نام یہی ہے۔

2- سر ہنری رالنسن کو یقین ہے کہ Gan Eden یا باغ عدن اصل میں Gan-Duniyas ہی ہے (جس کا مطلب احاطہ ہے)۔ اشوری کندہ تحریروں میں بابل کا نام یہی ہے۔

3- Cory کی "Ancient Fragments" (صفحہ 51 تا 56) ملاحظہ کریں۔

4- دیکھیں جارج سمتھ کی "The Chaldean Account of Genesis" صفحہ 304۔

5- اس نام کو اسی صورت میں تسلیم کیا جاتا ہے' اگرچہ درست تلفظ گل کامش ہے۔ اس کا لفظی مطلب ''آگ کا ڈھیر'' ہے۔

6- Zodiac کی کچھ تصاویر جدید چارٹس کی تصاویر سے حیرت انگیز طور پر مشابہ ہیں' مثلاً کیکڑا۔

7- یہ بات قابل ذکر ہے کہ fagus اور برگد (Oak) کا مطلب ''کھانا'' یا ''کھائے جانے والے پھلوں والا'' ہے۔

8- "Babylonian Life and History" صفحہ 139 تا 140۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 4

فارسی ثنائیت

شیطان پرستی سے خدا پرستی کی جانب سفر تہذیب کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے، اور عہد قدیم کی اقوام میں سے اہل فارس وہ پہلی قوم لگتے ہیں جنہوں نے شعوری اور دانستہ طور پر یہ قدم سب سے پہلے اٹھایا انہوں نے نیکی اور بدی کے درمیان واضح فرق پر زور دیا۔ حتیٰ کہ آج بھی ان کے مذہب کو ثنائیت یعنی نیکی اور بدی کی دوئی پر قائم خیال کیا جاتا ہے۔

فارسی ثنائیت کا بانی زرتشت تھا۔ زرتشت مزدیت کا عظیم پیغمبر تھا۔ یعنی وہ خبیر وعلیم مزدا پر یقین رکھتا تھا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس نے پہلے سے چلے آ رہے تصورات کو باقاعدہ نظام کی صورت میں پیش کیا۔ دوسرے مفکرین اس کے لئے زمین ہموار کر چکے تھا۔

بعد کی تمام تحریروں میں زرتشت کو نیم دیوتا کے طور پر پیش کیا گیا۔ لہذا کچھ لوگوں نے خیال قائم کیا کہ وہ محض ایک داستانی شخصیت تھا۔ ہم اس کی زندگی کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں۔ لیکن گاتھاؤں میں اس کے تاریخی شخصیت ہونے کا ثبوت موجود ہے۔

پروفیسر اے وی ولیمز جیکسن کی تحقیق (1) کے مطابق زرتشت کا دور ساتویں صدی قبل مسیح کے نصف آخر سے لے کر چھٹی صدی قبل مسیح کے وسط تک تھا۔

گاتھائیں (Gathas) اصل میں بھجن ہیں۔ وہ پانچویں اور چھٹی قبل مسیح میں لکھی گئیں۔ فارسی ادب کی بجائے پہلوی کتب نے ان کی معتبریت کو کافی حد تک ثابت کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ یونانی مصنفین، مثلاً پلوٹارک اور ڈایوجنز کی شہادت بھی موجود ہے۔ زور دیا جاتا ہے کہ گاتھائیں زرتشت نے لکھی تھیں۔ ان بھجنوں میں وہ ایک نیم دیوتا کی بجائے مصیبتوں کا شکار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان نظر آتا ہے۔ کبھی اسے اپنے پیغمبرانہ مشن پر یقین ہو جاتا ہے اور کبھی وہ شکوک اور مایوسی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

زرتشت کے زمانے میں دو مذہبی طبقے موجود تھے: دیوں یا فطری دیوتاؤں کے پجاری اور اہورا یا مالک کل کے پوجنے والے۔ گاتھاؤں میں زرتشت ایک پروہت اعلیٰ کے طور پر نظر آتا ہے جو اہورا دھڑے کا سربراہ بن گیا۔ زرتشت نے نہ صرف پرانے فطری دیوتاؤں کو بدروحیں قرار دے کر ان کی تحقیر کی بلکہ انہیں بدی کی قوت اینگرومینیوش یا اہرمن (بدروح) کے نمائندے بھی قرار دیا۔ بدروح کا ایک نام دُرج یعنی جھوٹ بھی ہے۔(2)

شمالی ایشیائی میدانوں کے سیتھیوں (فارس کے خطرناک ترین پڑوسی) کے اعلیٰ ترین دیوتا کی علامت ایک ناگ تھا، لہٰذا یہ قدرتی امر ہے کہ دشمن کا دیوتا، ناگ افراسیاب(3) اہرمن کا مرکزی حریف بن گیا۔

اہل فارس کو عموماً غلطی سے آتش پرست کہا جاتا ہے، لیکن زرتشت کے مطابق سورج ایک دیوتا نہیں ہے اور اس کی پوجا نہیں کی جا سکتی۔ چنانچہ اہورا مزدا کی مداح میں روشن کیا گیا شعلہ صرف اس کی علامت ہے جو روح کی روشنی اور تمام خیر کا بنیادی سرچشمہ ہے۔

زرتشت نے تعلیم دی کہ اہرمن کو اہورا نے تخلیق نہیں کیا تھا، بلکہ وہ خود مختار ہستی رکھتا تھا۔ یقیناً شر کی روح عظمت و وقار میں اہورا کی ہمسر نہیں تھی، لیکن دونوں ہی خالق اور خود غیر مخلوق ہیں، یعنی انہیں کسی نے تخلیق نہیں کیا۔ یہ مسلک فارسی مذہب کی ثنائیت کو تشکیل دیتا ہے جسے 30 ویں یاسنا(4) کے الفاظ میں نہایت واضح طور پر بیان کیا گیا ہے:

> دو قدیم روحیں آپس میں مربوط لیکن خود مختار ہیں، ایک روح اپنی سوچ، قول اور فعل میں اچھی جبکہ دوسری بری ہے۔ اور عقل مند شخص ان دونوں میں سے درست کا انتخاب کرے۔

علیم و خبیر آقا اہورا مزدا خود کو شاندار، پاک اور تحریک انگیز لفظ کے ذریعہ آشکار کرتا ہے۔
الوند (Elvend) کے چٹانی کتبے پر بادشاہ داریوش کے حکم پر کندہ کی گئی ایک تحریر کی چند لائنیں یوں تھیں:(5)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''صرف ایک خدا، قادر مطلق اھورا مزدا موجود ہے،

اسی نے زمین کو اس جگہ تخلیق کیا،

اسی نے آسمان کو اوپر تخلیق کیا،

اسی نے فانی انسان کو تخلیق کیا۔''

زرتشتی مذہب کی نیک روح مندرجہ ذیل منتر میں ملتی ہے جو فارسیوں کے ہاں مشترک تھا اور ہر رسم عبادت سے پہلے پڑھا جاتا تھا:(6)

اھورا کو شادمانی نصیب ہو! خدا کی مرضی کے مطابق عمل کرنے والوں کے باعث اینگرو کی تباہی ہو۔

میں نیک خیالات، نیک اقوال اور نیک افعال کا مداح ہوں۔ میں تمام اچھے خیالات، اچھے الفاظ اور اچھے اعمال کو قبول کرتا ہوں، میں ہر بُری، سوچ، بُرے الفاظ اور بُرے عمل کو مسترد کرتا ہوں۔

او امیشا سپینتا!(7) میں تیرے حضور قربانی گزرانتا اور تیری پرستش کرتا ہوں۔ حتیٰ کہ اپنے خیالات، الفاظ، اعمال، اپنا دل اور اپنی زندگی بھی تیرے لئے پیش کرتا ہوں۔

میں تقدس مآب کی مدح Ashem Vahu کرتا ہوں۔

تقدس مآب اعلیٰ ترین نیکی ہے۔ وہ کامل ہے۔

میں مزدا کا پجاری، زرتشت کا پیروکار ہونے کا اعتراف کرتا ہوں۔

مجھے دیووں (شیطانوں) سے نفرت ہے اور میں اھورا کے قوانین کی پیروی کرتا ہوں۔

زرتشت کے خدا اھورا مزدا نے آشا یعنی پاکیزگی اور حتیٰ کہ کائناتی نظم وضبط تخلیق کیا۔ اس نے اخلاقی اور مادی دنیا کی ترتیب تخلیق کی، اس نے کائنات بنائی اور قانون مقرر کیا۔ وہ خالق حاکم اعلیٰ، خبیر کل، ربط وضبط کا دیوتا ہے۔ وہ ویدوں کے اعلیٰ ترین دیوتا وردنا جیسا ہے۔

اھورا مزدا نے دنیا کو کامل انداز میں تخلیق کیا تھا لیکن اہرمن نے اپنے غلط افعال اور مسلسل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوششوں کے ذریعہ اس میں بگاڑ پیدا کر دیا۔ وہ بدی کی روح کے ساتھ ساتھ تباہ کرنے والا بھی ہے۔ ساری دنیا کی تاریخ نیکی اور بدی یا خیر اور شر کی ان دو قوتوں کے درمیان جدوجہد سے ہی عبارت ہے۔ اہرمن کی صورت میں ہم دوبارہ ہندی ایرانی عہد کا غضب ناک سانپ دیکھتے ہیں جو شر کی علامت ہے اور جسے ویدوں میں ایک منفرد ہستی کے طور پر لیا گیا ہے۔ ہندی ایرانی مذہب کو صرف ایک لڑائی کے بارے میں معلوم ہے جو آگ کے دیوتا اور شیطانی ناگ افراسیاب کے مابین فضا میں ہوئی۔ اور زیند اوستا کے مترجم ڈاکٹر Darmesteter کے مطابق اسی لڑائی کے نظریے کو عمومی صورت دینے اور دنیا میں تمام چیزوں پر لاگو کرنے کے نتیجے میں ثنائی نظام فکر قائم ہوا۔

ڈاکٹر Darmesteter کے خیال میں ''ہندی ایرانی مذہب کی تہہ میں دو عمومی نظریات موجود ہیں: اول، فطرت میں ایک ضابطہ موجود ہے: اور دوم، فطرت میں ایک جنگ موجود ہے۔ فطرت کا قانون دانائی کے خدا یعنی اہورا کو ثابت کرتا ہے، اور فطرت کی جنگ کا باعث اہورا کی تخلیق میں اہرمن کی جانب سے کی جانے والی مداخلت ہے۔

سوختنی قربانی کے ساتھ ہوم مشروب پیا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی رسم ہے جو ویدک ہندوستان میں سوم کی قربانی اور دوسری طرف عیسائیوں کی ''الوہی ضیافت'' کی یاد دلاتی ہے۔

فارسیوں کے مقدس صحائف کے ذریعہ ہم جانتے ہیں کہ کسی فرشتے یا روحانی ہستی کو چھوٹے چھوٹے کیک بھینٹ کئے جاتے تھے جن پر مقدس گوشت کے ٹکڑے رکھے ہوتے۔ اس بھینٹ کئے گئے کیک اور گوشت کو حاضر پجاریوں کے درمیان تقسیم کر دیا جاتا۔

زرتشت مت کے مطابق موت کے بعد روح ایک ''احتسابی پل'' سے گزرے گی، جہاں اس کے مقدر کا فیصلہ ہوتا ہے۔ یہ پل دوزخ کی عمیق کھائیوں کے اوپر بنا ہوا ہے۔ اس کا ایک سرا ''انصاف کی چوٹی'' اور دوسرا کوہ البورز کے ساتھ منسلک ہے۔ یہ پل نیک آدمی کے لئے چوڑا اور بدکاروں کے لئے تلوار کی دھار جتنا تنگ یا باریک ہو جاتا ہے۔ برے اعمال والے لوگ اہرمن کے اثر میں آ کر واصل جہنم ہوتے ہیں اور نیک لوگوں کو مسرت کی زندگی ملتی ہے۔ جبکہ برابر نیک اور بد اعمال والے لوگ روز حشر تک ایک معتدل حالت میں ہی رہتے ہیں۔

زرتشت کے عہد حیات کے بعد فارسی مذہب کا نمایاں ترین عنصر یہ تعلیم ہے کہ بس عظیم بحران

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے والا ہے جو دنیا کو نیا کر دے گا۔ نجات دہندہ آئیں گے (جن کا جنم زرتشت کے بیج سے ہوگا) اور آخر کار عظیم نجات دہندہ مُردوں کو زندہ کرے گا۔ وہ ایک "کنواری کا بیٹا" ہوگا اور سب پر "فتح پائے گا۔" اس کا نام فاتح مطلق، مجسم راستبازی اور نجات دہندہ ہوگا۔ تب زندہ لوگ لافانی ہو جائیں گے مگر ان کے جسم ایسی صورت اختیار کرلیں گے کہ ان کا کوئی سایہ نہیں ہوگا، اور "مردے جی اٹھیں گے۔" انسانیت کو لافانی بنا دینے والے ایک نجات دہندہ کی بعثت پر اہل فارس کا ایمان جان باپتسمہ اور مسیح ناصری کے زمانے میں ایک زیادہ زوردار صورت میں دوبارہ نظر آتا ہے۔ مسیح ناصری نے تعلیم دی تھی کہ آسمان کی بادشاہت بہت قریب ہے۔ سینٹ پال کو یقین تھا کہ مسیح اس کی زندگی میں ہی دوبارہ ظاہر ہوگا، مردے جی اٹھیں گے اور زندہ لوگ لافانی ہو جائیں گے۔ یہودیت اور ابتدائی عیسائیت پر زرتشتی مذہب کے اثرات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بائبل کی کتاب "عزراہ" میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ "بادشاہ سائرس نے یروشلم میں خداوند کا گھر بنایا جہاں ابدی آگ کے ساتھ اس کی عبادت کی جاتی تھی۔" بلکہ موجودہ دور میں بھی متعدد یہودی مذہبی تقریبات قدیم مزدیت کی رسم سے قریبی مشابہت رکھتی ہیں۔

یہودیوں کی طرح فارسیوں کا نظریہ دنیا بھی اتنا مجرد تھا کہ اس میں آرٹسٹک ترقی نہ ہو سکی۔ چنانچہ ہمارے پاس فارسی نیک یا بدروحوں کی شبیہیں نہیں پہنچیں۔

اہورا مزدا کو سر کے بغیر پروں والی ایک مخلوق کے طور پر دکھایا گیا ہے، جس طرح کالدی لوگ اپنے سورج دیوتا کی شبیہہ بناتے تھے۔

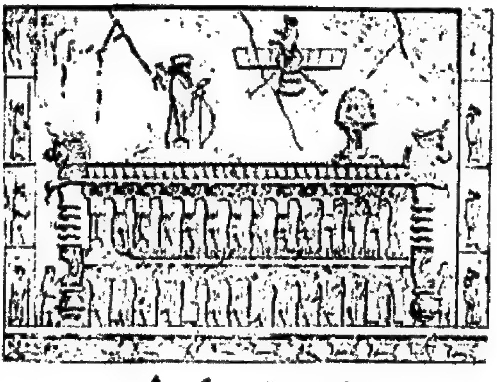

ایک شاہی مقبرے پر سنگ تراشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

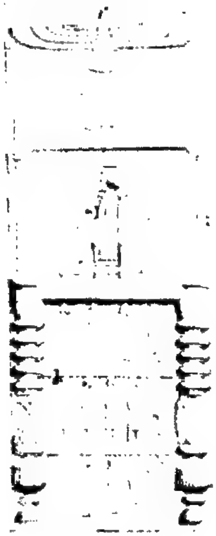

پرسی پولس کی منبت کاری
(Bas-relief)

ایک شبیہ میں اہورا مزدا انسانی سر کے ساتھ ہے، اور وہ قربانی کی آگ کے اوپر منڈلاتے ہوئے ہلال میں سے نمودار ہو رہا ہے۔ اس کے اوپر سورج کی تصویر ہے اور سامنے پادری یا بادشاہ احترام کے ساتھ کھڑا ہے۔

قدیم فارسی مقبروں پر اہورا مزدا کی کچھ شاندار شبیہیں موجود ہیں جن پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس کی شکل وصورت میں شکوہ اور شان کا تاثر ہے۔ یہ بات اسے اشوری دیوتائی تصور سے جدا کرتی ہے۔ اس نے اپنے ہاتھوں میں ایک چھلا یا چھوٹا عصائے شاہی پکڑ رکھا ہے جس کے بالائی سرے پر کنول کا پھول ہے۔

پروفیسر اے وی ولیمز کے مطابق اہورا مزدا کے ہاتھوں میں موجود چھلا ''حاکمیت کی علامت'' ہے۔ فارس کے قدیم آثار میں سے فی الحال اہرمن کی کوئی شبیہ دریافت نہیں ہوئی۔ تاہم پرسی پولس سے ملنے والی ایک ابھرواں منبت کاری (bas-relief) بادشاہ کے ہاتھوں ایک نرسنگھے (Unicorn) کو قتل ہوتے ہوئے دکھاتی ہے۔ یہ عفریت کافی حد تک اشوری تیامت جیسا ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ فارسی سنگ تراش نے اپنے اشوری پیش رووں کا انداز نقل کیا۔

ہمیں زرتشت کی ثنائیت کے ماخذ کے حوالے سے زیادہ کچھ معلوم نہیں۔ بہرحال ہم کچھ بنیادی خاکہ تیار کرنے کے قابل ضرور ہیں۔ حتیٰ کہ آج بھی قدیم فارسی مذہب کی جانب کچھ اشارے ملتے ہیں۔ ازدی (Izedis) نامی ایک فرقہ شیطان پرستی کا نمائندہ ہے جو زرتشتی عبادت کے پاکیزہ نظریات سے پہلے رائج تھی۔ جرمن سیاح ٹیلر ''قدیم ثقافت'' (جلد دوم، صفحہ 329) میں لکھتا ہے:

> ازدی یا یزدی شیطان پرست تھے۔ وہ آج بھی میسوپوٹیمیا اور ملحقہ علاقوں میں ایک فرقہ تشکیل دیئے ہوئے ہیں۔ ان کی سورج پرستی اور آگ سے خوف قدیم فارسی مذہب سے مطابقت رکھتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ نرسنگھ کو قتل کر رہا ہے

ازدیوں کا مخصوص مسلک شیطان پرست وحشیوں کے مذہب جیسا ہے۔ ان کے ہاں نیک قوتوں کو تسلیم کرنے کا تصور بالکل ہی معدوم نہیں۔ تاہم، نیکی کی مثبت اہمیت کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ غالباً قبل از تاریخ دور کے فارسی بھی ازدیوں جتنے ہی شیطان پرست تھے۔ فطرت کی ناقابل مدافعت قوتوں، یعنی دیوؤں کو قربانیوں کے ذریعہ مطمئن کیا جاتا تھا۔ اخلاقی قوت کو تسلیم کرنے کا عمل بہت آہستہ آہستہ آگے بڑھا۔ چنانچہ فارس میں دیوؤں کی شیطان پرستی نے خدا پرستی کے اعلیٰ مذہب کو جگہ دی۔ یہ تبدیلی ایک فیصلہ کن مرحلہ تھا، اور اس کے نتیجہ میں اہل فارس جلد ہی دنیا کی سرکردہ اقوام میں سے ایک بن گئے۔

حوالہ جات

-1 "Journal of the American Oriental Society" جلد 17' صفحہ 96۔

-2 Druj ہمیشہ مونث جبکہ اہرمن مذکر ہے۔

-3 افراسیاب کی تورانی صورت غالباً Farrusarrabba تھی۔

-4 "Sacred Books of the East" جلد 31' صفحہ 29 سے موازنہ کریں۔

-5 ہم نے Lenormant کے فرانسیسی ترجمہ کو بنیاد بنایا ہے۔

-6 "Sacred Books of the East"۔ جلد 23' صفحہ 22۔

-7 چھ ایمشا سپینتا وہی ہیں جنہیں عیسائیوں نے رئیس الملائکہ (Archangels) کہا۔ ان کی اصل تعداد سات تھی' لیکن پہلے اور عظیم ترین رئیس الملائکہ اہورامزدا نے اپنی الوہیت کے ذریعہ باقی سب پر سبقت حاصل کر لی۔ اسے باقی چھ کا باپ اور خالق خیال کیا گیا۔ شروع میں ایمشا سپینتا نیکیوں کی تجسیم تھے' لیکن بعد میں انہیں کائنات کے مختلف حصوں کی حکومت سونپ دی گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 5

اسرائیل

عزازیل، صحرا کا خدا

عبرانی تہذیب کے قدیم مراحل کے متعلق اتنی کافی معلومات میسر نہیں ہیں کہ ان تبدیلیوں اور ترقیوں کو بیان کیا جاسکے جو اسرائیلی تصور خدا کو یہواہ کے تصور تک پہنچنے میں پیش آئیں۔ تاہم اسرائیلیوں کا بھی ایک شیطان موجود تھا جو مصری ٹائیفون سے کافی مشابہت رکھتا تھا، کیونکہ صحرا کے شیطان عزازیل کو بکرے کی قربانی پیش کرنے کی روایت دلالت کرتی ہے کہ اسرائیلی کچھ ہی عرصہ پہلے ثنائیت سے باہر نکلے تھے جس میں نیکی اور بدی دونوں کو برابر خیال کیا جاتا تھا۔

عہد نامہ عتیق کی تیسری کتاب "احبار" میں ہم پڑھتے ہیں: (16ب:7تا10)

پھر ان دونوں بکروں کو لے کر ان کو خیمۂ اجتماع کے دروازے پر خداوند کے حضور کھڑا کرے۔ اور ہارون ان دونوں بکروں پر چٹھیاں (قرعہ) ڈالے۔ ایک چٹھی خداوند کے لئے اور دوسری عزازیل کے لئے ہو۔ اور جس بکرے پر خداوند کے نام کی چٹھی نکلے ہارون اسے لے کر خطا کی قربانی کے لئے چڑھائے۔ لیکن جس بکرے کے نام پر عزازیل کے نام کی چٹھی نکلے وہ خداوند کے حضور زندہ کھڑا کیا جائے تاکہ اس سے کفارہ دیا جائے اور وہ عزازیل کے لئے بیابان میں چھوڑ دیا جائے۔"

عزازیل کا نام عزیز یعنی طاقت اور ایل یعنی خدا سے مشتق ہے۔ ایڈیسا کی جنگ کا دیوتا عزیزوس یعنی طاقتور تھا۔ بعل عزیز کا مطلب طاقتور دیوتا اور روش عزیز سے مراد بھی طاقتور ہے۔ چنانچہ عزازیل کا مطلب خدا کی طاقت بنتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزازیل کے تذکرے کو سابقہ ثنائیت کی آخری باقیات سمجھنا چاہیے۔ خدائے صحرا عزازیل کی حیثیت طاقتور دیوتا والی نہ رہی اور وہ اپنی سابقہ طاقت کا محض ایک سایہ بن کر رہ گیا کیونکہ قربانی کا بکرا اب ایک قربانی نہیں تھی۔ صرف یہواہ کا بکرا ہی گناہوں کے کنارہ کے لئے پیش کیا جاتا ہے، جبکہ قربانی کا بکرا لوگوں کے گناہوں کو صحرا میں لے جاتا۔ یوں عزازیل کی پرستش محض علامتی صورت اختیار کر گئی۔

قربانی کی ان رسوم کو بہت تذبذب کے ساتھ ترک کیا گیا، اور یہ عبرانی ادب میں ایک زیادہ قدیم ثنائیت کی باقیات ہیں جس میں بدی کی طاقت کو بھی نیکی کی طاقت جیسا احترام حاصل تھا۔

توہمات

عہد نامہ عتیق میں متعدد اعلیٰ خیالات اور عظیم صداقتیں موجود ہیں، درحقیقت یہ مذہبی کتب کا ایک شاندار مجموعہ ہے۔ دنیائے ادب میں اور کسی کتاب کو اس جیسا احترام نصیب نہیں ہوا' ماسوائے قرآن کے۔ تاہم، گندم کے ڈھیر میں کچھ کنکر بھی ہوتے ہیں۔ قدیم اسرائیلی رہنماؤں کی کچھ خوفناک خطاؤں کو بھی ان کے مذہب کا جزو بنا لیا گیا۔ بائبل کے مصنفین نے نہ صرف اپنے لوگوں کے جرائم خدا کے کھاتے میں ڈال دیئے...... مثلاً چوری (خروج 11) قتل اور زنا (گنتی 31 : 17 تا 18)...... بلکہ وہ کچھ ایسے توہمات بھی رکھتے تھے جو وحشیوں کے ہاں رائج تھے۔ چنانچہ سنگ بنیاد کے نیچے لوگوں کو زندہ دفن کرنے کی روایت کو اسرائیل کے خصوصی سے منظور شدہ بتایا گیا۔ جب خدا کے خصوصی حکم پر یریکو کو تباہ کیا گیا تو اس کے تمام باشندے مار ڈالے گئے...... ''مرد اور عورت، نوجوان اور بوڑھے، بیل اور بھیڑیں اور گدھے'' ...... ماسوائے ایک بدنام عورت راحب کے جس نے اپنے ہم وطنوں کے خلاف دشمن سے سازباز کی تھی۔ اور یشوع نے اس وقت ان کو قسم دے کر تاکید کی اور کہا: (یشوع، 6 ب: 26)

> ''جو شخص اٹھ کر اس یریکو شہر کو پھر بنائے وہ خداوند کے حضور ملعون ہو۔ وہ اپنے پہلوٹھے کو اس کی نیو (بنیاد) ڈالتے وقت اور اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کو اس کے پھاٹک لگواتے وقت کھو بیٹھے گا۔ سو خداوند یشوع کے ساتھ تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس سارے ملک میں اس کی شہرت پھیل گئی۔"

تاہم یریحو یقیناً دوبارہ تعمیر ہونا تھا کیونکہ یہ فلسطین کی کنجی تھی اور صحرائی راستے اسی جگہ پہنچتے تھے۔ یہ تجارتی اور فوجی لحاظ سے اتنا اہم تھا کہ اسے تباہ شدہ حالت میں نہیں چھوڑا جا سکتا تھا۔ اور اس کی تعمیر نو کا کام شروع کرنے والا شخص ہنوز بہت توہم پرست اور وحشی تھا۔ اس نے یشوع کی عائد کردہ لعنت پر توجہ دی۔ ہم بائبل کی کتاب سلاطین ا میں اخی اب کے دور حکومت کے بارے میں پڑھتے ہیں (ب 16:34):

"اس کے ایام میں بیت ایلی حی ایل نے یریحو کو تعمیر کیا۔ جب اس نے شہر کی بنیاد ڈالی تو اس کا پہلوٹھا بیٹا ابرام مرا اور جب اس نے پھاٹک لگائے تو اس کا سب سے چھوٹا بیٹا سجوب مر گیا۔ یہ خداوند کے کلام کے مطابق ہوا جو اس نے نون کے بیٹے یشوع کی معرفت فرمایا تھا۔"

قرون وسطیٰ میں عیسائیت کے لئے بدنامی کا باعث بننے والی "چڑیل کشی" کی بنیاد بھی عہد نامۂ عتیق کے اقتباسات پر تھی۔

خروج (ب 18) کے قوانین جادوگری کے لئے سزائے موت تجویز کرتے ہیں۔ احبار میں اسی حکم کو دہرایا گیا۔ ہم پڑھتے ہیں (احبار، ب 20:6)

"۔۔۔ اور جو شخص جنات کے یاروں یا جادوگروں کے پاس جائے کہ ان کی پیروی میں زنا کرے میں اس کا مخالف ہوں گا اور اسے اس کی قوم میں سے کاٹ ڈالوں گا۔"

اور (احبار، ب 20:27)

"اور وہ مرد یا عورت جس میں جن ہو یا وہ جادوگر ہو تو وہ ضرور جان سے مارا جائے۔ ایسوں کو لوگ سنگسار کریں۔ ان کا خون ان ہی کی گردن پر ہوگا۔"

جادوگروں اور چڑیلوں کے خلاف اتنے سنگین قوانین کے باوجود اسرائیلیوں نے ہمیشہ ان سے مدد چاہی۔ جنات کے آشناؤں اور افسوں گروں کو "کاٹ ڈالنے" والے ساؤل بادشاہ (سیموئیل ا، ب 28:9) نے بھی شدید پریشانی کے موقع پر عین دور کی ساحرہ کو مدد کے لئے بلایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساؤل اور اندور کی ساحرہ

بائبل میں مختلف جگہوں پر واضح اشارہ ملتا ہے کہ اسرائیلی عقائد کے مطابق بدروحیں تاریکی یا بیابان جگہوں پر رہتی تھیں (دیکھیں احبار، ب 7:17۔ یسعیاہ ب 21:13۔ یرمیاہ ب 39:1 اور زبور 37:46)

ان کے مختلف ناموں کے مطلب تاریکی، شیطان، بدی اور بکروں کی روحیں ہیں۔ Seirim یعنی بکرے کی روح ہمیں اشوری تصاویر کی یاد دلاتی ہے جو بدروحوں کو بکروں کی شکل میں دکھاتی ہیں۔

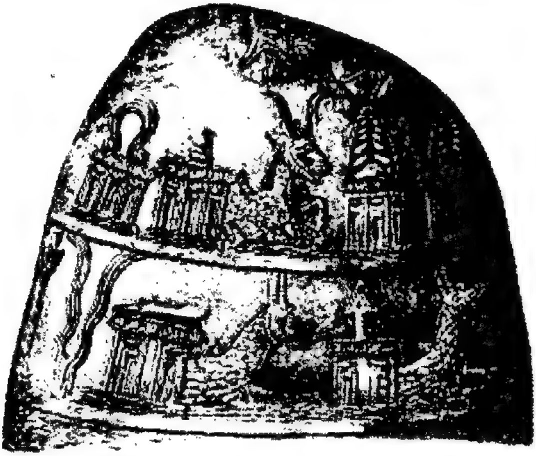

اشور کے بکری نما شیطان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بتانا مشکل ہے کہ آیا عبرانیوں کے یہ مختلف شیطان ایک کمتر مذہبی مرحلے کے نمائندے ہیں (توحید پرستانہ یہواہ سے پہلے) یا بنی اسرائیل کے تصورات میں طویل عرصے سے موجود توہمات کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔

بدیہی طور پر زیادہ پاک مذہب آہستہ آہستہ ظاہر ہوا اور دور وحشت کی عادات جاتے جاتے گئیں۔ اس وقت بھی شیطان پرستی متعدد رسوم میں موجود تھی جب ایک زیادہ تیز روشنی دنیا کو جگمگانے لگی تھی۔

شیطان

جب عزازیل کو نظر انداز کیا جانے لگا تو ''شیطان'' وجود میں آیا۔ ''خدائے شر'' پر یقین کی جگہ تمام برے عفریتوں پر یقین نے لے لی۔ بدی کی جانب تحریص دلانے اور اس کا باعث بننے والا شیطان قدرتی طور پر ناگ کی صورت میں پیش کیا گیا جو ''کل دشتی جانوروں سے جن کو خدا نے بنایا تھا چالاک تھا۔'' (پیدائش، ب 1:3)

عہد نامۂ عتیق میں شیطان کا ذکر بہت کم آیا ہے۔ البتہ شیطان بطور دشمن کا استعمال بہت زیادہ کیا گیا۔ مگر ایک بدروح کے طور پر شیطان کا ذکر صرف پانچ جگہوں پر ملتا ہے۔ اور یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایک ہی واقعہ کو پہلے یہواہ اور پھر دوسری جگہ پر شیطان سے منسوب کیا گیا۔ ہم سیموئیل 2 (ب 1:24) میں پڑھتے ہیں:

> اس کے بعد خداوند کا غصہ اسرائیل پر پھر بھڑکا اور اس نے داؤد کے دل کو ان کے خلاف یہ کہہ کر ابھارا کہ جا کر اسرائیل اور یہواہ کو گن۔''

اسی بات کا ذکر تواریخ (ب 1:21) میں آیا ہے:

> اور شیطان نے اسرائیل کے خلاف اٹھ کر داؤد کو ابھارا کہ اسرائیل کا شمار کرے۔''

عبرانی ادب کی تمام قدیم کتابوں بالخصوص خمسۂ موسیٰ (پہلی پانچ کتب) میں شیطان کا کوئی ذکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی نہیں۔ سزا، انتقام اور تحریص دلانے کے تمام افعال یہواہ بذات خود یا اپنے فرشتے کے ذریعہ انجام دیتا ہے۔ چنانچہ ابرہام کی تحریص، مصر میں پہلے بچے کو مارنا، سدوم اور گوموراہ پر کنکروں اور آگ کی بارش، ساؤل کے پاس آنے والی بدروح، داؤد کو سزا دینے کے لئے روگ لگنا --- خدا نے یہ سب کام کئے۔ حتیٰ کہ وہ اس روح کو بھی گمراہ کرتا ہے جس نے مصریوں کو خطا کار بنایا (یسعیاہ، ب 14)۔

پیغمبر ذکریا شیطان کو ایک ایسے فرشتے کے طور پر بیان کرتا ہے جس کا کام گمراہ کرنا اور بدکار کو سزا دینا ہے۔ کتاب ایوب میں ہمیں شرانگیز روح کی سب سے زیادہ شاعرانہ اور شاندار تصور کشی ملتی ہے۔ یہاں شیطان خدا کا ایک کینہ پرور خادم نظر آتا ہے جو لوگوں کو گمراہ کر کے حظ اٹھاتا ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ عہد نامہ عتیق کی کچھ کتب میں شیطان انسان کا دشمن ہے لیکن خدا کا نہیں: وہ خدا کا ماتحت اور اس کا وفادار خادم ہے۔

شیطان کے یہودی تصور میں اردگرد کی اقوام کے دیوتاؤں والی کچھ اضافی خصوصیات شامل ہوگئیں۔ تاریخ میں دشمن اقوام کے دیوتاؤں کو شیطان کا روپ دے دینا بہت عام سی بات ہے۔ لہٰذا فونیقی دیوتا کا نام بعل زیبب (Beelzebub) شیطان کا ہم معنی بن گیا؛ مولوک کی جائے پرستش ہی نوم (توپ بت وادی میں) عبرانیوں کے لئے جہنم کی مترادف بن گئی۔ بائبلی پیغمبروں نے اس شیطان کے خصائل بیان کئے ہیں۔ (یسعیاہ: ب 5:7؛ عزراہ، ب 16: 20؛ یرمیاہ، ب 5:19)

چنانچہ اس غیر ملکی دیوتا کا نام فطری طور پر اسرائیلیوں کے ہاں شیطان کی علامت بن گیا۔ اسرائیلی مذہب اور اشوری وبابلی اساطیر کے درمیان تاریخی تعلق کو اب زیادہ بہتر انداز میں سمجھا جانے لگا ہے، کیونکہ قدیم تحریروں کو پڑھا جا چکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 6

برھمن مت اور ھندومت

مذہب اور فلسفے کا قدیم گھر ہندوستان وحدانیت کی جانب اسی قدر رجحان کا مظاہرہ کرتا ہے جتنا کہ فارس ثنائیت کی جانب۔ لیکن ہندوستان کی قدیم وحدانیت نے عموماً کائنات پرستی کی صورت اختیار کر لی۔ اس تھیوری کے مطابق یکتا و تنہا خدائے مطلق ہی تمام حقیقت کا مالک ہے جبکہ تم ٹھوس ہستیاں یا مادہ ایک سراب یا مایا ہیں۔

مقبول عام ہندومت (1) کی کثرت پرستی عملی طور پر ایک وحدت الوجودیت ہے جس میں مختلف دیوتاؤں کو واحد ہستی کے پہلو خیال کیا جاتا ہے اور خیر و شر کا فرق نہ ہونے کے برابر ہے۔ چنانچہ خیر اور شر کے مابین جدوجہد کو خدا کے بار بار مجسم ہونے کے عمل کے طور پر تصور کیا جاتا ہے۔ ظلم اور ناانصافی بڑھنے، براہموں کے احترام میں کمی آنے یا کسی اور بے ترتیبی کے نتیجے میں خدا مجسم صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ جبکہ دیوتاؤں کے دشمن شیطان اور راکھشس مطلق طور پر بدخواہ نہیں اور انہیں عیسائی شیطان جیسا خیال نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح برہمن دیوتا بھی خالصتاً نیکی کے نمائندہ نہیں۔ وہ نہ صرف مکروہ اور ظالمانہ روپ دھارتے بلکہ خیر اور شر دونوں کی قوتیں بھی رکھتے ہیں۔

برہمن تریموری۔ نچلے حصے میں وشنو (1 تا 12)' شیو (13 تا 30)، رام (36)، درگا (31-32) اور تریموری (33 تا 35) کے فرقوں کی علامات ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برہمن مت کا اعلیٰ ترین دیوتا برہم ہستی کا مطلق یا مجرد تصور پیش کرتا ہے۔ اسے ایک تثلیث یا تریمورتی کے طور پر تصور کیا جاتا ہے: برہما، وشنو اور شیو۔

برہما دیوتا

سب سے پہلے وجود میں آنے والا برہما، ساری مخلوقات کا آقا، تمام کائناتوں کا باپ، الوہی ذہن ہے۔ ساری ہستی اسی میں سے ظاہر ہوئی۔ اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ برہما کا ظہور ایک تت یعنی غیر ممیز ہستی سے ہوا جو ازل سے ہی ایک ایمبریو نما صورت میں موجود تھی۔ برہما کی محبوبہ سرسوتی (جسے برہمی یا برہمنی بھی کہتے ہیں) شاعر، علم اور موسیقی کی دیوی ہے۔

برہما انسان کا خالق ہے۔ یجر وید میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ دیوتا نے خود کو روح میں سے ظاہر کیا جو اسی کی ذات کا ایک حصہ ہے، اور پھر ایک جسم اختیار کیا۔

برہما کو چار سروں اور چار ہاتھوں کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ اس نے اپنے ہاتھوں میں ایک چمچ، ایک قربانی کا برتن، ایک گلاب کے پھولوں کا دستہ اور وید پکڑ رکھے ہیں۔ وہ کنول کے پھول پر براجمان ہے جو وشنو کی ناف میں سے اگا ہے۔ کنول کا پھول پانیوں پر تیرتی ہوئی روح کی علامت ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برہما اور سرسوتی

وشنو، لکشمی اور برہما

فلسفیوں کے غور وفکر میں برہما اولین مقام رکھتا ہے۔ وہ دنیا کی حیات بخش سانس، آتما یا ذات ہے جو انسانی روح میں ظہور پذیر ہوتی ہے۔ لیکن لوگوں پر اس کا زیادہ اثر و رسوخ نہیں۔ لوگوں کے دیوتا لازمی طور پر کم مجرد اور زیادہ انسانی ہیں۔ چنانچہ یہ امر فطری ہے کہ تثلیث یا تریمورتی کی دوسری شخصیت وشنو برہما کے مقابلہ میں کہیں زیادہ اہم ہے کیونکہ وہ اوتاروں کا دیوتا ہے۔

وشنو مندرجہ ذیل دس اوتاروں میں جلوہ گر ہوا:

پہلے اوتار ۔۔۔ متسیہ اوتار ۔۔۔ میں وشنو ایک مچھلی کا روپ اختیار کرتا ہے تا کہ شیطانوں سے وید واپس حاصل کر سکے۔ یہ اوتار خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متسیہ اوتار یا مچھلی اوتار

کرم اوتار یا کچھوا اوتار

وراہا یا جنگلی سور اوتار

نرسنگھ اوتار

دیوتاؤں کو لافانیت بخش مشروب، امرت رس حاصل کرنے کے قابل بنانے کے لئے وشنو نے کرم اوتار یعنی کچھوے کا روپ دھارا۔ اس نے دنیا کو اپنی پشت پر اٹھایا اور دنیا کے سانپ اسوکی (لامحدود) نے ایک رسے کی مانند اس کو لپیٹ لیا۔ دیوتاؤں نے اس کی دم اور شیطانوں یا راکھشسوں نے سر پکڑ لیا اور وہ سمندر کو بلونے لگے جس کے نتیجہ میں وشنو کا موتی کوستھو؛ سمندر کی دیوی ورونانی؛ اپسرائیں؛ سات سروں والا ایندر کا گھوڑا؛ افراط کی گائے کی کمادھیو؛ ایندر کا ہاتھی ایراوت؛ بکثرت پھل دینے والا درخت؛ چاند دیوتا چندر؛ شراب کی دیوی سورا اور آب حیات کی مالک دیوی دھن ونتری پیدا ہوئی۔ اب ناگ نے زہر تھوکنا شروع کیا جس نے راکھشسوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندھا کر دیا۔ جبکہ دیوتاؤں نے امرت پیا۔

حسن کی دیوی لکشمی

ورونانی کو جب حسن کی دیوی کے طور پر تصور کیا گیا تو اس کا نام لکشمی یا شری ہو گیا۔ اور یہ امر قابل ذکر ہے کہ یونانیوں کی ایفروڈائٹ کی طرح وہ بھی سمندر کی جھاگ میں سے پیدا ہوئی۔

تیسرے، وراہا اوتار میں وشنو نے ایک جنگلی سور کی شکل اختیار کرتا ہے اور وہ اپنے دانتوں کی مدد سے دنیا کے لئے خطرہ بنے ہوئے شیطانوں یا ہرن یکش کو مارتا ہے۔ ہرن یکش کے بھائی ہرنیہ کشیپو کا ایک بیٹا پر اہلا ہے جو وشنو کا بھگت تھا۔ غیر فطری باپ نے اپنے بیٹے کو مارنے کی کوشش کی لیکن بیٹا تمام خطرات سے بچ نکلا کیونکہ وہ متواتر وشنو کی عبادت کرتا رہا تھا۔ جب ہرنیہ کشیپو نے وشنو کی ہر جگہ موجودگی پر شک کیا تو غضبناک دیوتا نے اسے سزا دینے کا عزم کر لیا۔ کشیپو نے ایک ستون کی جانب اشارہ کر کے کہا تھا کہ وشنو اس میں نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ وشنو نے خود کو فوراً نصف شیر اور نصف انسان کے روپ میں ستون میں سے ظاہر کیا اور ہرنیہ کشیپو کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ اس چوتھے اوتار کا نام نرسنہ (نرسنگھ) اوتار ہے۔ اس کا کام ان لوگوں کو خوفزدہ کرنا ہے جو وشنو پر یقین نہیں رکھتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وشنو نرسمہا

پراہلد کا بیٹا بالیس ایک نیک بادشاہ تھا لیکن وہ 100 واں یگیہ مکمل کرنے والا تھا اور دیوتاؤں کے لئے خطرہ بن گیا تھا، کیونکہ اس طرح وہ اندر کو تخت سے ہٹانے کا اختیار حاصل کر لیتا۔ وشنو آسمانی دیوتا کی مدد کو آیا اور بالیس کے سامنے ایک بونے برہمن مرتاض کی صورت میں ظاہر ہوا۔ بالیس نے اسے خوش آمدید کہا اور اس کی خواہش پوچھی۔ تب بونے مرتاض نے زمین پر تین ڈگ بھرنے کی درخواست کی۔ نیک بادشاہ بخوشی مان گیا۔ بونے نے ایک عظیم الجثہ ناگ کی صورت اختیار کی اور پہلے قدم کے ساتھ ساری زمین، دوسرے قدم کے ساتھ فضا اور تیسرے کے ساتھ لامحدود آسمانوں پر چھا گیا۔ اسی لئے وشنو کو تری پد یا تری وکرم کہتے ہیں...... یعنی تین قدموں والا دیوتا۔ یوں بالیس اپنی 100 یگیہ انجام نہ دے سکا اور اندر کا اقتدار محفوظ ہو گیا۔ اس بونے اوتار کو وامان اوتار کہتے ہیں۔

چھٹا اوتار Parashura اوتار ایک تاریخی کردار رکھتا ہے کیونکہ یہ کھشتریوں اور برہمنوں کے مابین بالادستی حاصل کرنے کی جدوجہد کی عکاسی کرتا ہے۔ روایت کے مطابق ایک متقی برہمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمدگنی کو دیوتا سے ایک کرشماتی گائے کمادگھ (یا سورابھی) ملی، جس نے اسے اس کی بیوی رینوکا، بیٹا رام، اور ہر قسم کی سہولت فراہم کر دی۔

پراشوریا گنڈاسا اوتار

وامن یا بونا اوتار

کھشتری بادشاہ کرت ویریہ اس سے ملنے آیا تو اس کی دولت دیکھ کر گائے حاصل کرنے کی کوشش کی، لیکن گائے نے اپنے پاس آنے والے ہر شخص کو مار ڈالا اور اڑتی ہوئی آسمان پر چلی گئی۔ تب کرت ویریہ نے غصے میں آ کر رشی جمدگنی کو مار دیا۔ مقتول برہمن کے بیٹے رام نے ظالم بادشاہ کو سزا دینے کے لئے وشنو سے مدد مانگی۔ دیوتا نے نہ صرف اسے ایک کمان اور گنڈاسا پیش کیا بلکہ خود بھی رام میں مجسم ہو گیا۔ (سنسکرت میں گنڈاسے کو پراکس کہتے ہیں اور یہی اس اوتار کی وجہ تسمیہ ہے۔) کرت ویریہ کو ایک ہزار بازوؤں والا بنایا جاتا ہے جس کے ہر ہاتھ میں ایک ہتھیار ہے، لیکن وشنو کی الوہی قوتوں سے فیض یاب رام اس پر فیصلہ کن فتح پاتا ہے۔

رام چندر اوتار نے ہندوستانی ذہن پر بہت گہرا اثر ڈالا اور راماین کا رام کافی حد تک اسی جیسا ہے۔

راماین کے مطابق رام چندر نے اپنی بیوی سیتا اور بھائی لکشمن کے ساتھ جنوب کے جنگلوں میں بن باس لے لیا تھا۔ راکھشس بادشاہ راون نے رام سے دشمنی مول لیتے ہوئے اس کی بیوی سیتا کو اغوا کر لیا۔ یہاں راماین پر تفصیل سے بات کرنا ممکن نہیں اور نہ ہی یہ بتایا جا سکتا کہ رام راکھشسوں سے کیسے لڑا، سگریو اور ہنومان نامی بندروں نے کیسے اس کا ساتھ دیا اور پھر کس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہنومان دشمن علاقے کی جاسوسی کرنے لنکا گیا اور سمندر میں راستہ بنایا جس کے ذریعہ رام لنکا میں داخل ہوا اور سیتا کو بازیاب کرالیا۔

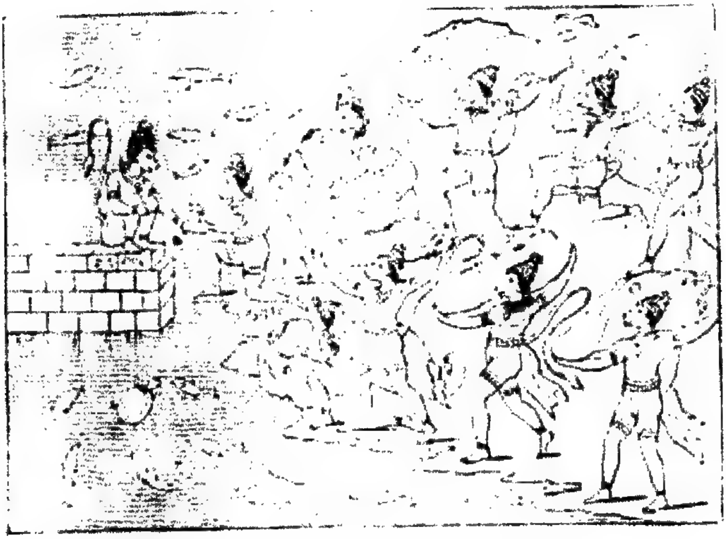

ہنومان ہندوستان اور لنکا کی درمیانی آبنائے پر پل تعمیر کر رہا ہے

چھٹے اوتار کی طرح رام چندر بھی غالباً کچھ تاریخی حوالے رکھتا ہے۔ یہ جنگ ٹروجن اور ایک دو دیگر رزمیہ داستانوں سے بھی مشابہت رکھتی ہے جس میں ہیرو اپنی اغواء شدہ بیوی کو آزاد کروانے کے لئے جدوجہد کرتا ہے۔ ان تمام کہانیوں کا اساطیری حصہ اپنی محبوبہ چاند کی خاطر سورج دیوتا کی سرگردانیوں کو بیان کرتا ہے۔

وشنو اپنے آٹھویں اوتار، کرشن اوتار میں ہندوؤں کے آئیڈیل نیم دیوتا کی حالت کو پہنچا۔ متھرا کے ظالم بادشاہ کالنگر (بگلہ) کو پنڈت بتاتے ہیں کہ اس کی بہن دیوکی کا آٹھواں بیٹا اسے تخت و تاج سے محروم کردے گا۔ چنانچہ وہ اپنی بہن کے تمام بچوں کو مار ڈالنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ تاہم اس کا آٹھواں بچہ کرشن، وشنو کا اوتار جو پیدا ہونے کے فوراً بعد بولنے لگا) اپنی ماں کو دلاسا دیتا اور اپنے باپ واسودیو کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ اسے کیسے بچائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہنومان رام اور سیتا کو اپنی مہمات کے متعلق بتا رہا ہے

واسود یو نومولود بیٹے کو ناگ بادشاہ کی حفاظت دریا کے کنارے لے جاتا اور گوکل میں اسے ایک لڑکی کے ساتھ تبدیل کر لیتا ہے جو گڈریئے نندا کے گھر کچھ ہی دیر پہلے پیدا ہوئی ہوتی ہے۔ کالنگر فوراً لڑکی کو قبضے میں لے لیتا ہے لیکن وہ فضا میں بلند ہو جاتی اور غضب ناک بادشاہ کو بتاتی ہے کہ کرشن کو بچالیا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ بجلی کی شکل میں غائب ہو جاتی ہے۔

دیوکی کرشنا کی دیکھ بھال کرتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب کنس (کالنگر) اپنی سلطنت کے تمام بچوں کو مار ڈالنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ مگر کرشن پھر بچ نکلتا ہے۔ ایک راکھشس عورت کو بھیجا جاتا ہے کہ وہ کرشن کو اپنا زہریلا دودھ پلائے، لیکن کرشن اسے دانت کاٹ کر مار ڈالتا ہے، جبکہ اس کا سوتیلا باپ اسے کسی دور دراز علاقے میں بھیج دینے کا فیصلہ کرتا ہے۔ کرشن مختلف قسم کے راکھشسوں کو ہلاک کرتا ہے۔ جوان ہونے پر وہ گوکل کی عورتوں کا پسندیدہ بن گیا۔ عورتیں اس کی بانسری کی دھن سن کر مست ہو جاتیں۔ وہ ایک دیہاتی لڑکی رادھا کا عاشق بن گیا۔ جگدیو کی نظم گیتا گووند میں رادھا کرشن کی کہانی پیش کی گئی جاتی ہے۔ کرشن نے گوالنوں کو طوفان اور آگ سے بچایا اور آخر کار کنس کے خلاف چڑھائی کی، اسے قتل کیا اور تخت وتاج سنبھال لیا۔

کرشن۔ایک گڈریے لڑکے کے طور پر بانسری بجاتے ہوئے (بانسری موجود نہیں)

مہا بھارت میں بھی کرشن کا کردار نمایاں ہے۔ ہندوستان کی ایلیڈ یعنی مہا بھارت میں کوروؤں اور پانڈوؤں کے درمیان جنگ بیان کی گئی ہے۔ یہ دونوں دھڑے بھارت یا بھرت کی اولاد اور ویاس رشی کے پوتے پڑپوتے تھے۔ کوروؤں کا باپ دھرت راشٹر ہستنا پور کا بادشاہ تھا، لیکن اس کے نابینا ہونے کی وجہ سے اس کا چچا بھیشم قائمقام حیثیت میں حکومت چلاتا تھا۔ نوجوان شہزادوں کی صلاحیتوں کے امتحان میں پانڈو ارجن نے خود کو دوسروں سے ممتاز ثابت کیا۔ سب سے بڑی عمر کے پانڈو شہزادے یدھشٹر کو ولی عہد نامزد کر دیا گیا۔ تاہم اقتدار پر قائم رہنے والے کوروؤں نے پانڈوؤں کو جلا کر مار ڈالنے کی کوشش کی مگر وہ بچ نکلے اور کچھ عرصہ تک سنیاسیوں کے بھیس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھرتے رہے۔انہوں نے پانچال کے بادشاہ دروپد کی بیٹی دروپدی (1) کے ساتھ شادی کر کے ایک طاقتور حکمران کو اپنا حلیف بنالیا۔تب پانڈو دوبارہ ہستناپور میں آئے اور دھرت راشٹر سے اصرار کیا کہ وہ سلطنت اپنے بیٹوں یعنی کوروؤں اور بھتیجوں یعنی پانڈوؤں کے درمیان تقسیم کردے۔لیکن ہستناپور میں منعقدہ ایک میلے میں پانڈوؤں کا سردار یدھشٹر جوا کھیلنے کے دوران اپنی سلطنت' ساری املاک اور حتیٰ کہ دروپدی کو بھی ہار بیٹھا۔کوروؤں نے اپنے چچازاد بھائیوں سے وعدہ کیا کہ وہ تیرہ برس بعد انہیں ان کے حصے کی سلطنت لوٹا دیں گے، بشرطیکہ وہ دروپدی کے ساتھ بارہ برس جنگل میں گذاریں اور مزید ایک برس تک جلا وطن رہیں۔لیکن یہ مدت پوری ہونے پر کوروؤں نے سلطنت واپس کرنے سے انکار کردیا اور یوں جنگ ناگزیر ہوگئی۔تب کورو شہزادے دریودھن اور پانڈوؤں کے مرکزی سورما ارجن نے مدد کے لئے کرشن کو بلایا۔کرشن نے لڑائی میں خود تو کوئی حصہ نہ لیا لیکن ارجن کا مشیر بن گیا۔

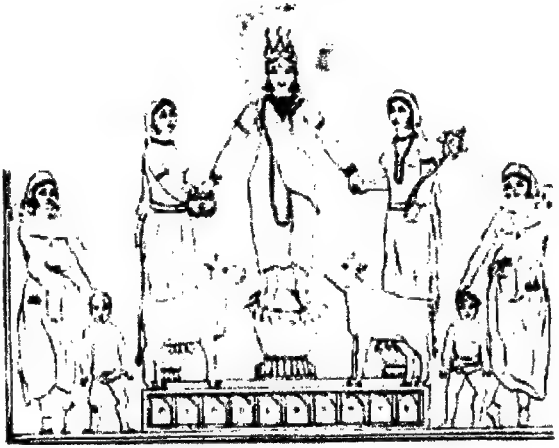

گوکل کی دوشیزاؤں کا ہردلعزیز کرشن

دونوں افواج دہلی کے قریب کورکشیتر میں برسرپیکار ہوئیں۔ہم بھگوت گیتا میں پڑھتے ہیں کہ کرشن ارجن کا رتھ بان بنا اور اسے ہندو مذہبی فلسفہ کی باریکیوں سے آگاہ کیا۔پانڈو فاتح ہوئے اور یدھشٹر ہستناپور کا بادشاہ بن گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند مزید چھوٹی موٹی مہمات کے بعد پانڈو فوت ہوئے اور آسمان پر چلے گئے جہاں ایسی مسرت اور راحت پائی جس کا حصول زمین پر ناممکن ہے۔

مہابھارت کسی بھی فریق کی طرفداری نہیں کرتی، لیکن یہ نظم پانڈوؤں کے نکتہ نظر سے لکھی گئی ہے جن کی شجاعت کا بار بار تذکرہ ہوا جبکہ کوروؤں کو مکار اور ناقابل اعتبار بتایا گیا۔

کرشن ہندوؤں کا اپالو، اور فینکس اور ہرکولیس بھی ہے اور ہندو معبد کا کوئی بھی اور دیوتا براہمن کو اس جتنا عزیز نہیں۔ اس کی متعدد مہمات بودھی روایات میں ذرا بدلی ہوئی صورت میں ملتی ہیں اور ان میں عہد نامہ جدید کے مسیح کے حوالے سے بیان کردہ واقعات سے بھی مشابہت پائی جاتی ہے۔

وشنو کا نواں اوتار بدھ ہے---نروان یافتہ، اخلاقیات کا مبلغ، پاکیزگی محبت اور خیرات کی تعلیم دینے والا۔ براہموں کے بدھ اوتار اور بودھیوں کے بدھ کے درمیان فرق بیان کرنا مشکل ہے۔ یقیناً بودھیوں کا بدھ ایک تاریخی شخصیت تھا جس کا اصل نام گوتم تھا۔ اگرچہ یہ دونوں بدھ بالکل الگ ہیں لیکن یہ بھی ماننا پڑے گا کہ بدھ اوتار نے بدھ مت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ دوسری طرف گوتم بدھ کی تعلیمات نے بدھ مت کی صورت میں براہموں کے تصوراتی بدھ کو کافی متاثر کیا۔ ہندو بدھ اور بدھ مت کے بدھ کے درمیانی تاریخی تعلق کی نوعیت چاہے کچھ بھی ہو لیکن اتنی بات یقینی ہے: براہموں نے بدھ کو ہندو معبد کے دیوتاؤں میں شامل کر لیا۔

بدھ اوتار کے ساتھ قریب ترین مشابہت کا حامل ہندو دیوتا جگن ناتھ ہے: محبت اور رحم کا دیوتا۔

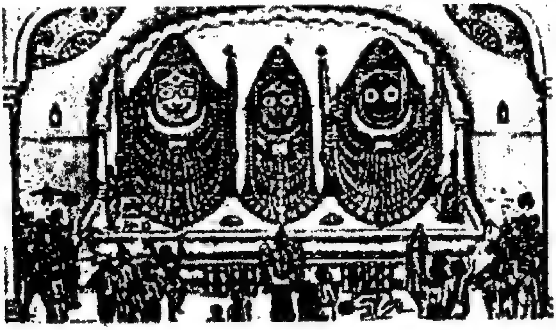

جگن ناتھ اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ

دسواں اوتار تا حال مکمل نہیں ہوا۔ ہندوؤں کو توقع ہے کہ وشنو نیکوکاروں کو جزا اور گنہگاروں کو سزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے کے علاوہ برائی ختم کرنے کے لئے پروں والے گھوڑے پر نمودار ہوگا۔ گھوڑے نے اپنا ایک پاؤں اٹھایا ہوا ہے اور جونہی وہ اس پاؤں کو نیچے رکھے گا، اوتار کا وقت مکمل ہو جائے گا۔

ہندو تثلیث (تریمورتی) کی تیسری شخصیت شیو دنیا کے خاتمے اور تجسیم نو کا نمائندہ ہے۔ عموماً اس کو ایک لنگ سے ظاہر کیا جاتا ہے جو تخلیقی صلاحیت کی علامت ہے۔

شیو آگ کے شعلوں کے نرغے میں ناچ رہا ہے

دنیا کی تمام تہذیبوں کے ابتدائی مرحلے میں لنگ کی پرستش کی جاتی تھی۔ اس کی تخلیقی صلاحیت کی وجہ سے اسے خالق خدا اور اس کی حاکمیت تسلیم کرنے والوں کی لازمی ترین خوبی قرار دیا جاتا ہے۔ لنگ ایک طبیب کے ہاتھ میں جادو کی چھڑی، پروہت کے ہاتھ میں عصا اور بادشاہ کے ہاتھ میں عصائے شاہی کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یونی یا عورت کا جنسی عضو شیو کی محبوبہ پاروتی کی علامت خیال کیا جاتا ہے اور لنگ کے ساتھ تعلق کے باعث یہ بھی قابل پرستش ٹھہرا۔

شیو پوجا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیو اور پاروتی

شیو کی محبوبہ کالی ہندوستان کی عظیم ترین دیویوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ ایک سوناموں والی دیوی نہ صرف فطرت کی طاقت بلکہ قوانین فطرت کی درشتی اور ظلم کی بھی نمائندہ ہے۔ اسے پاروتی یا رحیم ماں اور درگا کہا جاتا ہے۔ وہ جنگ اور تمام قسم کے خطرات کی علامت ہے۔ جدید ہندومت کے معبدوں میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ فلسفیانہ غوروفکر میں برہما کی ہمہ گیریت، وشنو کی ہر جگہ موجودگی اور اس کے اوتاروں کے متواتر ظہور اور ہندومت میں اس کی اعلیٰ حیثیت کے باوجود ہندوستان بھر میں زیادہ تر کالی کی ہی پوجا کی جاتی ہے۔ تصاویر اور سنگ تراشیوں میں اسے تباہی اور بربادی پر مسرور ہوتے دکھایا گیا ہے۔ کہیں وہ تباہی و بربادی پر رقص کر رہی ہے تو کہیں اس نے اپنے شوہر کو پیروں تلے دبا رکھا ہے۔ شاید ہی کسی ہندوستانی گاؤں میں کالی دیوی کا مندر نہ ہو اور اس کی شبیہیں ہزاروں صورتوں میں ملتی ہیں۔

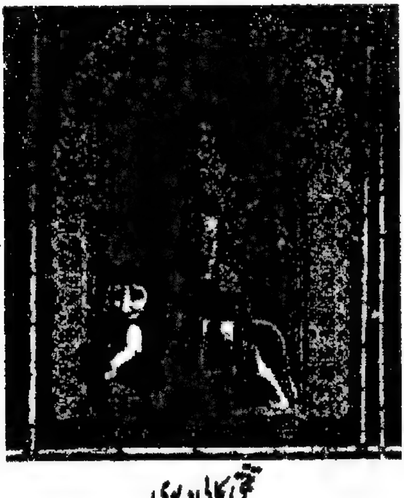

حقیقی کالی دیوی

کالی دیوی کی شبیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کالی دیوی صرف پاروتی کی صورت میں مہربان حیثیت رکھتی ہے۔ باقی تمام صورتوں میں وہ ہیبت ناک اور ڈراؤنی ہے۔ یہ سمجھنا مشکل ہے کہ ہندو اس کی پوجا کیوں کرتے ہیں۔ تبت کے بودھیوں نے کالی کو ایک شیطان کی صورت دے دی۔

تبتی کالی دیوی

تمام ہندوستانی اسطوریات کی تہہ میں موجود نظریہ وحدت الوجود ہری ہر کی پوجا میں اظہار پاتا ہے جو وشنو اور شیو کا مخلوبہ ہے۔ صوبہ میسور کے ایک قصبے میں ہری ہر کے معبد سے ملنے والے قصوں کے ایک مجموعے "مہاتمیہ" میں ایشور کہتا ہے:

> انسانوں کے درمیان ایسے کافر بھی ہیں جو ویدوں اور شاستروں کو مسترد کرتے ہیں، جو پاکیزگی کی رسوم اور طے شدہ قوانین کے بغیر زندگی گذارتے ہیں اور ان کے دل میں وشنو کی نفرت بھری پڑی ہے۔ اسی طرح وشنو کے گستاخ پیروکار بھی ہیں جو شیو سے نفرت کرتے ہیں۔ یہ تمام عیار انسان اس وقت تک جہنم میں رہیں گے جب تک دنیا موجود ہے۔ میں کسی ایسے شخص کی پوجا قبول نہیں کروں گا جو واسو دیو اور میری اپنی الوہیت کے درمیان فرق کرتا ہے: میں ایسے ہر شخص کو اپنی آری سے کاٹ کر دو ٹکڑے کر دوں گا۔ میں نے ہری ہر کی شکل اختیار کی ہے تاکہ اس تعلیم کا خاتمہ کر سکوں کہ ہمارے درمیان کوئی فرق ہے: اور ہری ہر کو دیوتاؤں کا دیوتا تسلیم کرنے والا شخص اعلیٰ ترین آسمان پر جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہری ہر

ہری ہر کی شبیہہ دو دیوتاؤں کا ملغوبہ ہے---- نصف مرد اور نصف مونث، کیونکہ جنوب کی روایات کے مطابق وشنو نے ایک خوبصورت عورت کا روپ دھارا جسے شیو نے اتنی محبت کی کہ دونوں ایک ہو گئے۔

ھندو اساطیر میں لاتعداد دیگر دیوتا اور دیویاں ہیں۔ آسمانی بجلی کا دیوتا اندر دوسرے درجے کے دیوتاؤں میں اعلیٰ ترین حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن ورون اور اگنی کی بھی اہمیت اپنی جگہ ہے۔

اس کے علاوہ تیسرے درجے کے دیوتا مثلاً کام، گنیش (2) (دانائی کا ہاتھی کے سر والا دیوتا)، کرتیکیہ (3) (نیک شیطانوں کا رہنما) ہیں۔

کام دیوتا

شیو ایک شیطان کو قتل کرتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں دیووں، روحوں اور عفریتوں کی ایک بہت بڑی تعداد بھی ملتی ہے۔ان میں سے کچھ نیک ہیں مثلاً گاندھرو، اپسرائیں، لیکن زیادہ تر خطرناک اور شیطانی ہیں، مثلاً آسور، پریت، بھوت، گریہ (بچوں کو مارنے والے)، راکھشس، کم طاقت اور اہمیت کے شیطان ان کے علاوہ ہیں۔

حوالہ جات

1- پانچ پانڈووں کا دروپدی کو مشترکہ طور پر اپنی بیوی بنانا اس کہانی کی قدامت ثابت کرتا ہے۔قدیم وقتوں میں کثیر شوہری کا رواج تھا۔کم مہذب کوہستانی قبائل میں انیسویں صدی کے اواخر تک یہ رواج موجود رہا۔مہابھارت کے عہد میں آریائی دساتیر سے میل نہ کھانے کے باعث ویاس رشی اس کو تشبیہاتی رنگ دینے کی کوشش کرتا ہے۔وہ ہمیں بتاتا ہے کہ دروپدی لکشمی ہے اور پانچ پانڈو بھائی اندر کی پانچ مختلف صورتیں ہیں۔

2- گنیش کا لفظی مطلب رب الافواج ہے۔یہ شیو کا ہی ایک نام ہے اور کتابوں کے مصنف بدخواہ شیطانوں کو بھگانے کے لیے یہ نام استعمال کرتے تھے۔

3- کرتیکیہ کو سبرامنیہ اور سکند بھی کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 7

بدھ مت

بدھ مت برہمن مت کی غالب برائیوں کے خلاف ایک مذہبی انقلاب ہے۔ بدھ یعنی بصیرت یافتہ ہونے کا دعویٰ کرنے والے گوتم شاکیہ منی نے خونیں قربانیوں، ویدوں کی حاکمیت، رسوم و رواج اور ذات پات کے نظام کو مسترد کر کے ایک اخلاقی نظام پر مشتمل مذہب کو رائج کیا۔ بدھ مت کے مطابق نیک اعمال کے ذریعہ وجدان، بصیرت یا بودھی حاصل کرنا ممکن ہے۔ اس نے برائی کی موجودگی کو تسلیم کیا اور تمام مخلوقات سے محبت کرنے اور خود غرضی کا خاتمہ کرنے کے ذریعہ حصول نجات پر زور دیا۔

بدھ مت کی کثیر الجہتی برائی کے بودھی تصور اور برائی سے حتمی نجات کے تصور میں نظر آتی ہے۔ صاحب فکر کو یہ تصور فلسفہ کی صورت میں پڑھایا جاتا ہے اور غیر تعلیم یافتہ عوام کو شاعرانہ اساطیر کے ذریعہ۔

شیطان مارا یا ''مار''

بودھی شیطان ''مار'' مجسم برائی ہے جو تحریص، گناہ اور موت کا نمائندہ ہے۔ وہ ہندو اساطیر کے ایک مکار شیطان نموچے جیسا ہے جو اپندر کے ساتھ لڑا۔ نموچے بدخواہ روح ہے جو بارش روکتی اور خشک سالی کا باعث بنتی ہے۔ ''نموچے'' لفظ کا مطلب ہے ''پانیوں کی بندش۔'' تاہم طوفان باد و باراں کا دیوتا اپندرا اسے یہ بندش ختم کرنے پر مجبور کرتا اور زمین کے لئے یہ حیات بخش عنصر واگذار کرواتا ہے۔

مار کا ایک اور نام پاپیان (1) یعنی مکار یا بدکار، قاتل، تحریص دلانے والا ہے۔ اسے ورش ورتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(2) یعنی "خواہشات پوری کرنے والا" بھی کہتے ہیں۔ درحقیقت ورش ورتی اس کا ایک پسندیدہ نام ہے۔ ورش ورتی کی حیثیت میں مار خواش کی تکمیل یا تہری پیاس (3) ہے: ہستی کی پیاس، مسرت کی پیاس، طاقت کی پیاس — وہ شہوانی مسرت کے آسمانوں کا بادشاہ ہے۔

مار بطور ورش ورتی کے تصور میں ایک گہری سچائی موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انسان کی خود غرضی شیطان ہے اور خود غرضی کی اصل تسکین جہنم ہے۔ بودھی تصور کے مطابق شہوانی مسرت کا آسمان دوزخ بھی شیطان کا مسکن ہے۔

آسمانی بجلی کا شیطان (ایک جاپانی معبد میں مجسمہ)

دھمپد میں مار ایک مجسم شخصیت نہیں ہے۔ بدی کی تشبیہاتی نوعیت ہر اس اقتباس میں واضح طور پر محسوس ہوتی ہے جس میں مار کا نام آتا ہے۔ مثلاً ہم پڑھتے ہیں:

"جو شخص صرف مسرتوں کی جستجو میں زندہ رہتا ہے، اس کے حواس قابو میں نہیں ہوتے، خوراک غیر معتدل ہوتی ہے، وہ بے کار اور کمزور ہوتا ہے۔ یقیناً مار اسے اس طرح چت کر دے گا جیسے ہوا کسی کمزور درخت کو اکھاڑ پھینکتی ہے۔"

پاکیزگی پر زور دینے والے بدھ مت میں مار کے سوا اور کوئی شیطان نہیں۔ لیکن قدیم جاتکوں کے ذریعہ ہم تک پہنچنے والی بودھی اسطوریات میں ہر قسم کی بدروحوں کا ایک جم غفیر نظر آتا ہے۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان زندگی کی مختلف برائیوں اور فطرت میں ہر کہیں موجود خطرات کے نمائندہ ہیں۔

طوفان باد و باراں کا شیطان (ایک جاپانی معبد میں مجسمہ)

گناہ کے برے نتائج جہنم کی اذیتوں کی صورت میں دکھائے جاتے ہیں۔ جبکہ برائی سے ختمی نجات اس عقیدے میں ہے کہ تمام بودھی "مغربی بہشت" میں دوبارہ جنم لیں گے۔

"مار": بدھ کا دشمن

بدھ کی زندگی میں مار شیطان نے ایک اہم کردار ادا کیا۔ وہ بودھی کے حصول میں رکاوٹ بننے والا عنصر ہے۔ بودھی روایت کے مطابق جب بودھستو (گوتم بدھ) نے دنیا کو تیاگ دینے کا فیصلہ کر لیا اور دربان دیوتا نے مستقبل کے بدھ کو باہر لانے کے لئے دروازہ کھول دیا تو:

"اس لمحے مار وہاں آیا تا کہ بودھستو کو روک سکے۔ وہ فضا میں معلق ہو گیا اور بولا:

میرے آقا، یہاں سے نہ جاؤ۔ آج سے ٹھیک سات دن بعد تم چاروں براعظموں اور دو ہزار جزیروں کے حاکم بن جاؤ گے۔ میرے مالک، رک جاؤ۔"

شہزادے نے مار کی تحریص کو نظر انداز کر دیا۔

جب بدھ نروان کی تلاش میں سات روز تک مسلسل ریاضت کرتا رہا تو اس کا جسم سوکھ کر کانٹا ہو گیا۔ اس موقع پر مار شیطان اس کے قریب آیا اور اسے مشورہ دیا کہ نروان کی تلاش ترک کر دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم پدھمن سوتر میں پڑھتے ہیں:

نمو چے نے آ کر ہمدردی بھرے الفاظ کہے: تم کمزور اور ناکارہ ہو گئے ہو' موت بہت قریب آ گئی ہے۔ میرے محترم، زندگی کو جینا بہتر ہے! تم زندہ رہ کر زیادہ نیک کام کر سکو گے۔ ریاضت کی راہ مشکل ہے۔ بدھ نے مار کو یوں جواب دیا: او مکار شیطان! تو کس مقصد کے تحت یہاں آیا ہے۔ اچھے کام میرے کس کام کے ہیں، اور وہ کونسے نیک کام ہیں جو مار مجھے بتائے گا؟ میں پر یقین اور مضبوط ہوں اور میں نے اپنے اندر بصیرت پائی ہے۔ جسم کے سوکھنے سے ذہن زیادہ شاد ہو جاتا ہے۔ میری توجہ، فہم و فراست اور ریاضت میں زیادہ استحکام آ گیا ہے۔ میرا ذہن شہوانی، مسرتوں کا متلاشی نہیں۔ تمہاری پہلی فوج طمع ہے، دوسری عدم طمانیت' تیسری بھوک اور پیاس، چوتھی خواہش، پانچویں کاہلی اور سستی، چھٹی بزدلی، ساتویں شک، آٹھویں منافقت، منافع اور شہرت ہے۔ او نموچے یہ تیری فوج ہے۔ ایک ہیرو ہی اسے فتح کرتا ہے اور جو بھی اسے فتح کرے وہ مسرت پاتا ہے۔ اس دنیا کی زندگی پر لعنت! میں شکست کی زندگی گذارنے کی بجائے لڑتے ہوئے مرنے کو ترجیح دیتا ہوں۔ ہر طرف فوج کو صف آراء اور مار کو اس کے ہاتھی پہ سوار دیکھ کر میں جنگ کرنے جا رہا ہوں تاکہ وہ مجھے میری جگہ سے بے دخل نہ کر دے......

"اور جب بدھ بودھی درخت کی طرف گیا تو مار شیطان نے اس کے ارادوں کو متزلزل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے بدھ کو اپنی بیٹیوں کی تحریص دلائی اور پھر زور و جبر بھی استعمال کر کے دیکھا۔ آخر بدھ جنگ کے لئے تیار ہو گیا۔ جب مار اپنے ہاتھی پر سوار ہو کر بدھ کی جانب بڑھا تو زمین لرزی۔ شک اور برہما سمیت تمام دیوتاؤں نے مار کی فوج کو روکنے کی کوشش کی لیکن ان میں سے کوئی بھی کامیاب نہ ہوا۔

"بدھ نے کہا، میرے ساتھ کوئی بھی نہیں۔ لیکن میرے پاس یہ دس کاملیتیں ہیں۔ میں انہیں ہی اپنی ڈھال اور تلوار بناؤں گا اور ایسے وار کروں گا کہ یہ طاقتور فوج تباہ ہو جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان ''مار'' کا لشکر (لاہور عجائب گھر)

اس کے بعد مار نے مختلف حربے آزمائے مگر ہر مرتبہ ناکامی کا منہ دیکھا۔ بدھ دس کاملیتوں پر دھیان لگائے بیٹھا رہا۔ جب دیوتاؤں کے لشکروں نے مار کی فوج کو بھاگتے دیکھا تو وہ چلائے:
''مار کو شکست ہو گئی! شہزادے سدھارتھ نے فتح حاصل کر لی! آؤ فتح کا جشن منائیں!''

مار بودھی آرٹ میں

بدھ کی زندگی کے مناظر پیش کرنے والی مختلف سنگ تراشیوں میں ایک شبیہہ اپنے ہاتھ میں ایک دودھاری خنجر یا وجر (بجلی کا کوندا) اٹھائے ہوئے ہے۔ چونکہ اس آدمی کا انداز واضح طور پر بدخواہی کی عکاسی کر رہا ہے اس لئے یہ اندازہ قائم کیا جا سکتا ہے کہ وہ بدھ کے شاگردوں میں سے ایک تھا جو اس کی تعلیمات کا مخالف ہو گیا۔ اس شاگرد کا نام دیودت ہے۔ اسے بودھیوں کا یہوداہ اسقریوطی سمجھ لیں۔ دیودت نے ایک اپنا فرقہ قائم کرنے کی کوشش کی۔ بودھی روایات کے مطابق دیودت ایک سازشی ہے جو بدھ کو مار ڈالنا چاہتا تھا۔ تاہم مختلف شبیہیں ایک شاگرد کی ہی نہیں جو بدھ کی ریاضت اور تبلیغ میں خلل ڈالنا چاہتا ہے، بلکہ وہ تمام قسم کی مسرتوں اور زیادتیوں کا نمائندہ بھی ہے۔ بدھ کے نروان پانے کے مناظر میں بھی یہی شبیہہ ملتی ہے، حالانکہ دیودت اس سے کافی پہلے مر چکا تھا۔ چنانچہ اس شبیہہ کو مار ہی قرار دیا جا سکتا ہے جو تحریص اور خواہشات کا مکار شیطان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مار" کی بیٹیاں بدھ کو تحریص دلا رہی ہیں

غالباً مار اور بدھ کے درمیان فرق آہستہ آہستہ کچھ اور ہی رنگ اختیار کر گیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اب وجر یا بجلی کا کوندا خود بدھ کی ایک خصوصیت ہے۔ تب کے لاماؤں کی شبیہوں میں یہ چیز واضح ہے۔ بودھی درخت کے نیچے بیٹھے بدھ پر مار کا حملہ بودھی فن کاروں کا پسندیدہ موضوع ہے۔ انہوں نے ہر قسم کی خوبصورت اور بدصورت شبیہیں بنانے کے لئے اس واقعے سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ خوبصورت عورتیں مار کی بیٹیاں اور خوفناک عفریت مار کی فوج کے سورما ہیں۔

بودھی اسطوریات میں شیطان مار بدھ کی تعلیمات کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ زندگی اور موت کا چکر مار کے ہاتھ میں ہے کیونکہ تمام مخلوقات موت کی سلطنت میں رہتی ہیں۔ ہر جنم لینے والا شخص موت کی زد میں ہے۔ وہ ندانوں (Nidanas) کی اقلیموں میں حکمران ہے۔ مختصر حالتوں کے سلسلے کی بارہ کڑیوں کو ندا کہتے ہیں۔

بارہ ندان

بارہ ندانوں کا تصور کافی پرانا ہے اور غالباً اس میں بدھ سے پہلے کے عناصر بھی شامل ہیں۔ پہلی کڑی لاعلمی یا جہالت ہے۔ ندانوں کا مفہوم بیان کرنا بہت مشکل کام ہے۔ پالی کتب میں بارہ مختصر حالتوں کے نام یہ ہیں:

1- آودیج (لاعلمی یا جہالت) Avijja

2- سنکھر (منظم شکل وصورت) یا کرم (عمل) Sankhara

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3- ونیتا (ادراک یا شعور) Vinnyana

4- نام روپ (نام اور شکل یعنی انفرادیت) Nam-rupa

5- سلایتن (چھ صلاحیتیں یعنی حواس خمسہ اور ذہن) Salayatana

6- فاسو (رابطہ) Phasso

7- ویدن (احساس یا حساسیت) Vedana

8- تنہہ (پیاس) Tanha

9- اُپادن (خواہش) Upadana

10- بھاو (نشوونما) Bhava

11- جاتی (جنم) Jati

12- جرمارن (بڑھاپا، موت، دکھ وغیرہ) Jaramarana

لگتا ہے کہ مختصر حالتوں کے تین سلسلوں کو ایک ہی سلسلے کی صورت دے دی گئی ہے۔ ایک سلسلہ وضاحت کرتا ہے کہ کرم یعنی اعمال پہلے ادراک اور پھر نام وشکل یا شخصیت پیدا کرتے ہیں۔ دوسرے سلسلے کا آغاز حساسیت کے ساتھ ہوتا ہے جو شعور اور پھر پیاس یا طلب کا باعث بنتا ہے۔ تیسرا سلسلہ غالباً بودھیوں کا اپنا خصوصی اضافہ ہے۔ اس کی بنیاد پہلے یا پہلے اور دوسرے سلسلے پر ہے۔ اس میں خواہش، تصور اور جنم شامل ہیں جو بڑھاپے، موت، دکھ اور ہر قسم کی تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔

زندگی کا پہیہ

بودھی اساطیر میں زندگی کے ابدی سلسلے کو ایک پہیے کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ چکر شر کی قوت کے شکنجے میں ہے۔ خیال ہے کہ زندگی کے پہیے کا تصور بدھ مت سے کافی پہلے کا ہے۔ اس چکر یا پہیے کی بنیاد بارہ ندانوں پر ہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

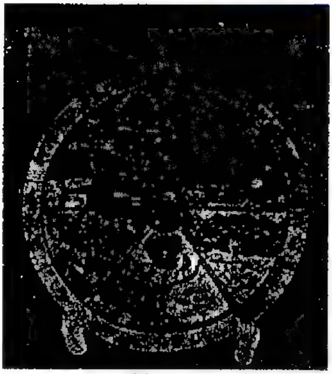

حیات کا ہندوستانی چکر (اجنتا)

اجنتا کی غاروں میں محفوظ ایک دیواری تصویر سے اندازہ ہوتا ہے کہ بودھی تصور کے مطابق دنیا کے بادشاہ مارنے زندگی کے پہیے کو کس قدر مضبوطی کے ساتھ جکڑ رکھا ہے۔ تبت اور جاپان سے ملنے والی اس قسم کی تصاویر میں بھی خود غرضی کی تین وجوہ مرکز میں ہیں --- یعنی نفرت، کینہ اور تن آسانی۔ ان کے نمائندے سانپ، مرغا اور سور ہیں۔ انہیں برائی کی تین جڑیں بھی کہا جاتا ہے۔

جاپان کے بودھی مندروں میں دکھائی دینے والا زندگی کا پہیہ بہت قدیم دور سے چلتی آ رہی روایت کا حصہ ہے جو تبت اور چین کے ذریعہ وہاں تک پہنچی، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ دنیا کے ساتھ شر کی قوت کے تعلق کا یہ تصور تقریباً دو ہزار سال قبل موجود تھا جب ہندوستان میں بدھ مت کا چرچا تھا۔ ہم تصور کر سکتے ہیں کہ بدھ کی زندگی کے دنوں میں بھی شیطان کی اہمیت کے حوالے سے اس قسم کی تصاویر موجود تھیں اور بدھ نے محض پرانی بوتلوں میں نئی شراب ڈالنے کا کام ہی کیا۔ ممکن ہے کہ یہ تصویر اور تصور شیطان پرستی کے زمانے سے چلا آ رہا ہو جب یہ خیال غالب تھا کہ اچھے دیوتا کی پرستش کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ صرف شر انگیز دیوتا کی پوجا کرنی چاہئے کیونکہ انسانیت کو صرف اسی سے خطرہ تھا۔

کالدیا سے ملنے والی کانسی کی لوح سے اندازہ ہوتا ہے کہ بودھیوں کے ہاں موجود زندگی کے چکر کا تصور بہت ابتدائی تہذیبوں میں بھی پایا جاتا تھا۔ کالدی لوح پر تین دنیائیں دکھائی گئی ہیں: دیوتاؤں کی قلمرو، انسانوں کی دنیا اور مردوں کی دنیا۔ اور ایک خوفناک عفریت نے انہیں جکڑ رکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ مذہبی علامات، جادو منتر اور رسوم کے بنیادی تصورات میں جا ہے۔ بہت زیادہ تبدیلی آ جائے لیکن وہ کافی حد تک محفوظ رہتی ہیں۔ دیگر اقوام کے مذہبی ارتقاء کو سامنے رکھ کر ہمیں یہ خیال قائم کرنا پڑے گا کہ عکادیوں کے ہاں عبادت کی ابتدائی صورت بھی اتنی ہی شیطان پرستانہ تھی جتنی کہ تمام وحشی قبائل کے درمیان تہذیب کے ایک مخصوص مرحلے پر رہی۔

چین میں تاؤ مت، کنفیوشس مت اور بدھ مت پرامن طور پر ساتھ ساتھ موجود ہیں اور وہاں شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جہاں لاؤزے یا کنفیوشس کے ساتھ ساتھ بدھ کا بھی احترام نہ کیا جاتا ہو۔ درحقیقت بہت سی تصاویر میں ان تینوں ہستیوں کو ایک ساتھ دکھایا گیا ہے۔

جاپان میں بھی کچھ ایسی صورتحال ہے، ماسوائے ان علاقوں کے جہاں تاؤ مت اور شنتوست زیادہ مقبول ہیں۔ چینی تاؤ مت اور جاپانی شنتومت کی لوک ریت کا بودھی اساطیر میں شامل ہو جانا فطری بات تھی۔ چنانچہ ہم ان کے مندروں میں دوزخ کی بے شمار تصاویر دیکھتے ہیں۔

شیطان ایک بھکشو کے روپ میں

لیکن شیطان کو ہمیشہ ہی بہت زیادہ سنجیدگی سے نہیں لیا گیا۔ چینیوں اور جاپانیوں نے مختلف تصاویر اور مجسموں میں اس کا مذاق بھی اڑایا۔ مثلاً ایک مجسمے میں شیطان کو بھکشو کے روپ میں دکھایا گیا ہے۔ شمالی بدھ مت کی ترقی یافتہ صورت میں اس دنیا کی تمام برائیاں خود بدھ کے مختلف اوتاروں یا تجسیمات کی صورت میں ہی پیش کی گئیں۔ ان تصاویر اور مجسموں میں بدھ گناہ کے نتائج پیش کر کے انسانیت کو نیکی کی جانب مائل کر رہا ہے۔

چین اور جاپان کے بودھی مندروں میں بدھ مت کا نظریہ دنیا کا کائناتی پس منظر میں نظر آتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نروان یافتہ بدھ کا مجسمہ ہمیشہ مرکز میں ہے۔اس کی دائیں طرف بودھستو، پیغمبر اور دنیا کے رشی ہیں جنہوں نے انسانیت کو نیکی کا درس دیا۔ جبکہ بائیں طرف شیطانوں اور عفریتوں کی بدصورت شکلیں ہیں جو شہوانیت، انا پرستی اور بری خواہشات کی نمائندگی کرتی ہیں۔ چنانچہ بدھ مت کے شیطان بدھ کے دشمن نہیں بلکہ معاون اور مددگار ہیں۔ بدھ کی طرح وہ بھی گرو ہیں۔ وہ انسانوں کو حتمی نجات پانے کے عمل میں مدد دیتے ہیں۔ عیسائیت میں نجات کے لئے ایک بے خطا نجات دہندہ کو خونیں قربانی دی جاتی ہے۔ لیکن بودھی نجات نروان یا بصیرت کے ذریعہ ملتی ہے۔ لہٰذا مسیح ایک دکھ سہنے والا شخص ہے۔ ایک معصوم شخص جس نے گناہگاروں کا کفارہ ادا کرنے کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ بدھ ایک استاد ہے جو ذاتی مثالی نمونے اور ہدایت کے ذریعہ انسانوں کو نجات کا راستہ دکھاتا ہے۔

بدھ جہنم میں عذاب سہنے والے ایک شخص کی مدد کر رہا ہے

حوالہ جات

1- Papiyan کا مطلب "زیادہ یا بہت زیادہ مکار" ہے۔

2- اس کی پالی صورت Vasavatti ہے۔ Vasa کا مطلب خواہش یا آرزو ہے۔ Childers اس لفظ کا مفہوم "بس میں لانا" بھی بتاتا ہے۔ پنجابی میں یہ لفظ ("وس") آج بھی انہی معنوں میں مستعمل ہے۔

3- پالی کا tanha سنسکرت کا ترشنا یعنی پیاس۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 8

نئے عہد کی ابتداء

عہد نامۂ قدیم سے عہد نامہ جدید تک کا عبوری دور بے چینی کا ہے۔ یہودی لوگ اشور اور بابل کی تہذیب سے آشنا ہو گئے تھے اور اہل فارس کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے تھے۔ لیکن مغربی ایشیا کی اقوام کے درمیان میل جول اور فکری تبادلہ سکندر کی مہمات کے بعد زیادہ تیزی سے ہوا کیونکہ اب ہندوستانی کے علاوہ یونانی خیالات نے بھی باہم مل کر لوگوں کے مذہبی عقائد میں نیا رنگ اور خمیر پیدا کیا۔ ہم کافی ٹھوس بنیادوں پر کہہ سکتے ہیں کہ ہندو عقائد مبہم اور عموماً متضاد صورتوں میں شام پہنچے، لیکن وہ نئے اور پر کشش تھے اور انہوں نے لوگوں کی روایتی اخلاقیات میں انقلابی تبدیلی پیدا کی۔ قبل ازیں بچوں کو پیدا کرنا ایک فرض اور دولت کا حصول ایک نعمت تصور ہوتی تھی؛ اب پتہ چلا کہ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو نہایت غربت اور ریاضت میں نجات کی جستجو کرتے ہیں۔ ہندوستانی مرتاضوں کی اعلیٰ اخلاقیات اب بقاء کی جدوجہد میں معاون نہیں تھی، بلکہ تمام لڑائیوں کے خاتمے اور تیاگ کا مفہوم رکھتی تھی۔

اس ساری تحریک پر بالخصوص تین تصورات کا غلبہ تھا: روح کی ماورائیت کا تصور، جسمانی وجود سے روح کی علیحدگی کی امید اور دانش یا بصیرت کے ذریعہ حصول نجات۔

غناسطی آئیڈیل کے حصول کو "تکمیل" کا نام دیا گیا جو نہ تو روحانی نجات کے ذریعہ حاصل ہونے کی توقع تھی (جیسا کہ بدھ مت کے نروان میں) اور نہ ہی مسیحا یا نجات دہندہ کی صورت میں ساری دنیا کے لئے تھا۔

روح عصر نے خود کو مختلف مذہبی معاشروں کی بنیادوں میں آشکار کیا۔ تقریباً تمام بڑے شہروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نئے مسائل اٹھانے والے طلباء کے گروہ موجود تھے جنہوں نے نجات اور لافانیت کے عقائد کی تفتیش کی۔ اس کے علاوہ پرجوش لوگ بھی موجود تھے جنہوں نے عملی زندگی میں نئے اصول لاگو کرنے کی کوشش کی۔ طلباء کو شاگرد یا طالب علم اور ان پرجوش افراد کو اولیاء کا نام دیا گیا۔

مسئلہ شر کے حوالے سے اہم ترین فرقہ شام کے غناسطی تھے جنہیں کلیسیائی فادرز نے ناگ کے پجاری یا Ophites کہا کیونکہ انہوں نے بائبلی کتب سے واقفیت ہونے پر یہواہ (نظر آنے والی اور مادی دنیا کے خالق) کو شر انگیز دیوتا خیال کیا جبکہ سانپ (جس نے انسان کو علم یا Gnosis دینے کا وعدہ کیا تھا) انہیں سچے اور اچھے خدا کا قاصد معلوم ہوا۔ انہوں نے کہا کہ یہ خدائے خیر یہواہ کے برعکس محبت و رحم سے بھرپور اور جذبات سے آزاد تھا۔ وہ بیک وقت باپ بیٹا اور روح القدس بھی تھا۔ باپ انسان کا نقش اول، بیٹا ازلی منطق یا ادراک اور روح روحانی پیداوار کا مونث سرچشمہ تھی۔

عیسائی تثلیث...... خدا باپ' بیٹا اور روح القدس

دیگر فرقوں، بالخصوص سائمن میگس کے فرقے میں بھی اس قسم کے تصورات پائے جاتے تھے۔ کتاب "اعمال" میں بتایا گیا ہے کہ سائمن میگس کو سینٹ پیٹر نے بپتائز کیا لیکن اس رائے کی وجہ سے اس پر لعنت بھیجی کہ روح القدس کو رقم سے خریدا جا سکتا تھا۔

ہم اور بھی کئی ایسے فرقوں کے متعلق جانتے ہیں جنہوں نے اس دور کا یہی تصور اختیار کیا۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ان معاشروں کے ارکان کا تعلق بالخصوص غریب طبقے سے تھا اور انہوں نے ایک تیسرا دھڑا تشکیل دیا جو آرتھوڈوکس فریسیوں اور لبرل سدوسیوں سے قطعی مختلف تھا۔ تاہم' وہ ہمارے لئے اس وجہ سے اہم ہیں کیونکہ انہی میں سے وہ شخص ابھر کر سامنے آیا جس نے نئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدے کا سرچشمہ اور نئے مذہب کا مجسم نمائندہ بنا تھا--- ہماری مراد مسیح ناصری سے ہے۔

عہد نامہ قدیم کی جعلی اناجیل

اس دور کا ادب عہد نامہ قدیم کی شریعت میں شامل نہ کیا گیا، چنانچہ اسے متعدد اچھی خصوصیات کے باوجود آج بھی جعلی قرار دیا جاتا ہے۔

روح اور جسم کے درمیان فرق پر زور دینے والے نئے نظریہ دنیا نے ایک نیا اخلاقی آئیڈیل پیدا کیا، اور تصور خیر کے ساتھ ساتھ تصور شر بھی لطیف تبدیلیوں کے عمل سے گزرا۔ چونکہ کمتر طبقات نے خود کو محسوس کروانا شروع کر دیا تھا، اس لئے یہ فطری بات ہے کہ عہد نامہ قدیم کی جعلی (Apocryphal) کتب میں شیطان کا تصور زیادہ اساطیری اور ساتھ ہی ساتھ ثنائیت پسندانہ بھی ہو گیا۔ اس نے برائی کے ایک خود مختار عفریت کی شکل اختیار کر لی اور اب (غالباً فارسی خیالات کے زیر اثر) انسان کا دشمن خود خدا کا دشمن بن گیا۔

دعا کے ذریعہ بدروح اسمودی کو بھگانے کا منظر

توبت (150 ق-م) کی کہانی میں ایک بدروح اسمودی بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کا نام اپنی اوریجنل صورت (Aeshma Daeva) میں فارسی الاصل ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ وہ سارہ کی شادی رکوانے کی کوشش کرتا ہے، وہ خود اس پر عاشق ہے۔ تالمود میں اسمودی نے لالچ اور شہوانیت کے شیطان کی صورت اختیار کر لی۔

''جعلی اناجیل'' میں سے کتاب دانی ایل اور Esdras کی دو کتب نہایت قابل قدر ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اعلیٰ ترین خیالات یہودیانہ شاونزم اور غیر یہودیوں سے شدید نفرت کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔

Esdras عمومی نظریہ معادیات کے ساتھ ساتھ عیسائی عقائد کی متعدد چھوٹی چھوٹی تفاصیل زیادہ قطعی انداز میں پیش کرتی ہے۔حتیٰ کہ اس نے نجات دہندہ کا نام بھی لیا جسے خداوند "میرا بیٹا یسوعؑ" کہہ کر پکارتا ہے۔

Esdras نے پاتال یا دوزخ کی دو مخلوقات حنوک اور لویاتھن کا ذکر کیا۔لیکن شر کی پیداوار میں وہ کوئی حصہ نہیں لیتے۔خدا کی جانب سے آنے والا ایک فرشتہ اسے شر کی اصلیت کے بارے میں بتاتا ہے:

> ایک وسیع میدان میں ایک شہر تعمیر کیا گیا ہے جو تمام اچھی چیزوں سے بھرا ہوا ہے۔شہر میں جانے کا راستہ تنگ ہے۔راستے کی دائیں طرف آگ اور بائیں طرف گہرا پانی ہے۔راستہ اتنا تنگ ہے کہ ایک وقت میں بس ایک آدمی ہی گذر سکتا ہے۔اگر یہ شہر انسان کو ورثے میں ملا ہے، اگر وہ راہ میں درپیش مشکلات کو عبور نہیں کرتا تو اس ورثے کو کیسے پائے گا؟

میں نے کہا، خداوندا! ایسا ہی ہے۔

> اس نے جواب دیا، اسرائیل کا حصہ بھی ایسا ہی ہے۔میں نے ان کی خاطر دنیا بنائی، اور جب آدم نے میرے قوانین کو توڑا تو یہی ہونا تھا جو ہوا......تب اس دنیا میں داخل ہونے کی راہیں تنگ، پیچیدہ، بل دار اور مصائب سے بھرپور ہو گئیں۔ان دردناک چیزوں اور مشکلات سے نبرد آزمانہ ہونے والے لوگ کبھی بھی وہ مسرتیں حاصل نہیں کر سکیں گے جو شہر میں ان کے لئے مہیا کی گئی ہیں۔

کتاب دانش اور غناسطی نظریہ تثلیث

سکندریائی - یہودیت کی پیداوار، "کتاب دانش" یونانی اور مشرقی دونوں اثرات دکھاتی ہے۔اس میں شیطان کے بارے میں بتایا گیا ہے۔اس نے حسد کے تحت دنیا میں موت کو متعارف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروایا۔ہم پڑھتے ہیں:

''خدا نے انسان کو لافانی تخلیق کیا اور اسے اپنی ہی ابدیت کی شبیہہ پر بنایا، مگر شیطان کے حسد کے باعث دنیا میں موت متعارف ہوئی۔''

کتاب دانش میں ہندوستانی اثرات کے کئی نشان بھی ملتے ہیں۔ لفظ Wisdom یا Sophia ہندوستانی اصطلاح ''بودھی'' کا ہی ترجمہ لگتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہودی ذہن میں نظریہ تثلیث کی جڑیں پیدا ہونے لگیں۔ نظریہ تثلیث کی قدیم ترین شکل اصل میں خاندان کے ماڈل پر تھی: باپ، ماں اور بچہ۔ کتاب دانش Sophia یا دانش کو خدا کی زوجہ اور مسیح کو ان کا بیٹا بتاتی ہے۔

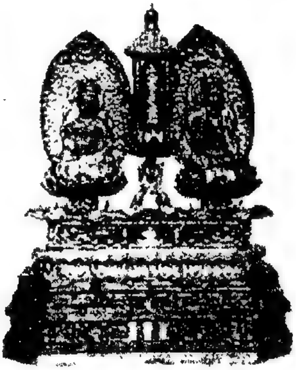

بدھسٹ تثلیث...... بدھ دھرم اور سنگھ (جماعت)

تثلیث اور مریم

نظریہ تثلیث کا ماخذ بہت قدیم ہے۔ یہ ہمیں بابل کے مذہب، برہمن مت اور بودھیوں میں ملتا ہے۔ بودھیوں نے بدھ، دھرم اور سنگھ (بھائی چارہ یا جماعت) میں پناہ مانگی۔ نظریہ تثلیث عہد نامہ جدید میں موجود نہیں، لیکن تمام غناسطی نظام ہائے فکر نے اس کو اپنا لازمی حصہ بنایا۔

مشرقی عیسائیوں نے اسلام کے ظہور کے دنوں تک خدا کو باپ، بیٹے اور نومولود مسیح کی الوہی تثلیث سمجھنے کا نظریہ جاری کھا۔ قرآن میں مغربی کلیسیاء روحانی تثلیث کا کوئی ذکر نہیں۔ لیکن اس میں عیسائی تثلیث کو خدا مسیح اور مریم پر مشتمل بتایا گیا اور یہ غناسطی نظریہ تثلیث ایک فطری آئیڈیل ہے جو عیسائیت کو مزید ترقی ملنے پر اتنا طاقتور ثابت ہوا کہ رومن کیتھولک چرچ کی مریم کے لئے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدت کو بھی متاثر کرنے لگا۔

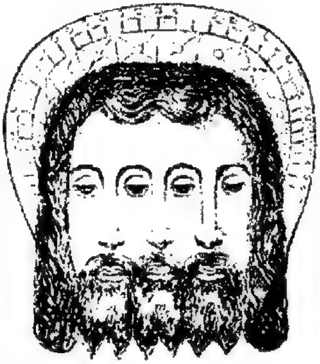

سالیرنو کی تثلیث (غالباً تیرھویں صدی عیسوی)

تثلیث کی زیادہ مجرد صورت خدا کی ان تصاویر میں ملتی ہے جن میں اس کے تین چہرے دکھائے گئے ہیں۔ نیچے دی گئی تصویر سب سے زیادہ قابل ذکر ہے۔ مراقبے میں غرق چار آنکھیں دیکھنے والے پر مسحور کن اثر ڈالتی ہیں۔ تین لمبی ناکیں شہوانیت سے مبرا ہونے، بھورے بال اور ڈاڑھی طاقت، اور چوڑی پیشانی دانش کی نشاندہی کرتی ہیں۔

ایک جدید غناسطی

اس حوالے سے جیکب بوہمے (Bohme) کا فلسفہ قابل توجہ ہے کیونکہ یہ غناسطیت کی بحالی کا نمائندہ ہے۔ اس فلسفے کے ذریعہ ہم قدیم غناسطی نظام ہائے فکر میں مسئلہ شر کی تفہیم کا تجزیہ بھی کر سکتے ہیں۔

جیکب بوہمے ایک جرمن صوفی تھا۔ وہ سلیشیا میں گورلٹز کے قریب Alt-Seidenberg کے مقام پر پیدا ہوا (1575ء)۔ داؤد کی طرح وہ بھی بچپن میں ایک گڈریا یا چرواہا تھا۔ چودہ برس کی عمر میں وہ موچی کا کام سیکھنے لگا اور پھر 1599ء میں خود کو گورلٹز کا بہترین جوتا ساز ثابت کر دیا۔

آئندہ زندگی کے دوران جیکب نے دستانے بنانے کا کام شروع کیا۔ اس کی زندگی میں اس کی کتب مسودوں کی صورت میں ہی پڑھی جاتی رہیں۔ پھر بھی وہ اپنے آبائی شہر کے علاوہ دیگر علاقوں میں بھی مشہور ہو گیا۔ وہ 17 نومبر 1624ء کو فوت ہوا۔ دوست اس کے زبردست مداح تھے لیکن کچھ تنگ نظر افراد نے اس کے خلاف مقدمہ چلایا اور حتیٰ کہ اس کا مقبرہ بھی مسمار کر دیا۔ اس کے اثرات کا ایک زبردست ثبوت یہ ہے کہ گورلٹز کے پاستور گریگوریس نے (جو اس کا سخت دشمن تھا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس کی تحریروں کے اقتباس ایڈٹ کئے جو 1682ء میں ایمسٹرڈم سے شائع ہوئے۔

جیکب بوہے

جیکب کے خیالات کی غناسطیت کے ساتھ مشابہت عیاں ہے، لیکن یہ محض اتفاق تھا۔ اس نے بہت کم تعلیم پائی اور پیراسیلیکس، کیسپر اور ویلنٹین ویگل کی تھیوریز سے واقف نہیں تھا۔ اس کے اپنے فکری نظام میں کوئی آمیزش نہیں۔ اس کی بنیاد زیادہ تر بائبل پر ہے جو اس نے گہرے مذہبی جذبے کے ساتھ پڑھی لیکن ساتھ ہی ساتھ اپنی سوچ کو بھی آزاد رکھا۔

جیکب خدا کو ہستی کی بے اندازہ گہری بنیاد تصور کرتا ہے۔ اس کے فلسفے میں برائی کا تصور بہت واضح اور نمایاں ہے اور اس نے ایک وحدت الوجودی پرستانہ حل پیش کیا۔ وہ خیر اور شر کی شناخت کئے بغیر اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ شر کا وجود خلقی طور پر لازمی اور ناگزیر ہے۔ یہ خود خدا کی فطرت میں بنیادیں رکھتا ہے۔ خدا بھی تکمیل ذات کی خواہش میں مبتلا ہے اور وہ خود کو منکشف کرنے کے عمل میں زندگی کے روشن اور تاریک دونوں پہلو آشکار کرتا ہے۔ جیکب بوہے شوپہناور کی پیش بینی کرتے ہوئے اپنی کتاب ''انسانی زندگی کے تین مراحل میں'' کہتا ہے:

> تمام چیزیں ارادے میں ہی موجود ہوتی ہیں اور ارادے میں ہی ان پر عمل درآمد ہوتا ہے۔ اگر میں چلنے کا ارادہ نہ کروں تو میرا جسم غیر متحرک ہی رہتا ہے۔

مادیت اور شہوانیت کا تعلق گناہ کے ساتھ ہے اور گناہ کا آغاز خواہش سے ہوتا ہے۔ نیند اس حالت کی ایک علامت ہے۔ آدم سونے سے پہلے ایک فرشتہ تھا لیکن نیند لینے کے بعد وہ گوشت پوست کا جسم بن گیا۔

تمام غناسطی رجحانات کے باوجود جیکب بوہے ایک ثنائیت پسند (Dualist) نہیں بلکہ وحدانیت پرست ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 9

ابتدائی عیسائیت

عہد مسیح کے لوگوں کے تخیل میں "شیطان" نے ایک اہم کردار ادا کیا۔ انجیل میں شیطان کا ذکر بار بار آیا ہے۔ سینٹ پال اور سینٹ جان جیسے حواریوں نے اس کا حوالہ کثرت سے دیا۔ سیوع نے اس دور کے عام اعتقاد کے مطابق ہی ذہنی بیماریوں کی وجہ آسیب یا بھوت کا غلبہ قرار دیا۔ لیکن وہ اپنے ہم عصروں کی نسبت شیطان کے بارے میں کم بات کرتا ہے۔

اناجیل کے یسوع کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ اسے شیطان نے بالکل اسی طرح تحریص دلائی جیسے مار شیطان نے بدھ کو دلائی تھی۔ حتیٰ کہ ان دونوں کہانیوں میں تحریص دلانے کی تفصیلات میں بھی کافی مشابہت پائی جاتی ہے۔

مسیح نے بڑے پرزور انداز میں گناہ کے شیطانی نتائج کی تصویر پیش کی۔ وہ کہتا ہے کہ "آسمان کی بادشاہی اس بڑے جال کی مانند ہے جو دریا میں ڈالا گیا اور اس نے ہر قسم کی مچھلیاں سمیٹ لیں اور جب بھر گیا تو اسے کنارے پر کھینچ لائے اور بیٹھ کر اچھی اچھی تو برتنوں میں جمع کر لیں اور جو خراب تھیں پھینک دیں۔ دنیا کے آخر میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ فرشتے نکلیں گے اور شریروں کو راست بازوں سے جدا کریں گے اور ان کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے......" (متی، 13ب:47)

جہنم کو "کبھی نہ بجھنے والی آگ" کے طور پر بیان کیا گیا۔ اور شریر لوگوں کا موازنہ بکریوں سے کیا گیا جنہیں ابن آدم کہے گا: "او ملعونو! مجھ سے دور ہو جاؤ اور شیطان اور اس کے فرشتوں کے لیے تیار کی گئی دائمی آگ میں جاؤ۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح شیطانوں کو بھگا رہا ہے

مسیح نے شیطان کو ایک ایسے دشمن کی صورت میں پیش کیا جو گندم میں موٹھ بوتا ہے۔ ہم مرقس 8ب:33 اور متی 16ب:23 میں پڑھتے ہیں:

اس نے مڑ کر اپنے شاگردوں پر نگاہ کر کے پطرس کو ملامت کی اور کہا اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو کیونکہ تو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے۔"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ مسیح کا شیطان کے روایتی تصور کو شر انگیز قوتوں کی تجسیم کے طور پر استعمال کرنا فطری ہے لیکن اس کی نظر میں شیطان تمام بری اور شریر باتوں کی علامت بھی تھا۔

اگر اناجیل کی کہانیوں میں واقعی تاریخی مسیح کے اصل خیالات درج ہیں تو یہ دکھائی دیتا ہے کہ اس کا تصور انصاف اس نظریے پر مبنی تھا کہ آئندہ زندگی موجودہ صورت حال کا ہی عکس ہوگی:

ابرہام نے کہا بیٹا! یاد کر کہ تو اپنی زندگی میں اپنی اچھی چیزیں لے چکا اور اسی طرح لعزر بری چیزیں۔ لیکن اب وہ یہاں تسلی پاتا ہے اور تو تڑپتا ہے۔" (لوقا، 16ب:25)

حواریوں کے دور کے عیسائی احساس کا ایک بنیادی عنصر تھسلنیکیوں کے نام پولس رسول کے دوسرے خط میں ملتا ہے:

اے بھائیو! ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کے آنے اور اس کے پاس اپنے جمع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کی بابت تم سے درخواست کرتے ہیں کہ کسی روح یا کلام یا خط سے جو گویا ہماری طرف سے ہو یہ سمجھ کر کہ خداوند کا دن آ پہنچا ہے تمہاری عقل دفعتاً پریشان نہ ہو جائے اور نہ تم گھبراؤ۔" (تھسلنیکیوں، 2 ب:1)

زندگی سے حظ اٹھانے کا منظر جبکہ لعزر اذیت میں مبتلا ہے

سینٹ پال (حضرت پولس) کا یہ یقین کہ "خداوند کا دن آ پہنچا ہے" مسیح کے اپنے اقوال پر مبنی ہے۔ ہم مرقس 9 ب:1 میں پڑھتے ہیں:

اور اس نے ان سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو یہاں کھڑے ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جب تک خدا کی بادشاہی کو قدرت کے ساتھ آیا ہوا نہ دیکھ لیں موت کا مزہ ہرگز نہ چکھیں گے۔

اس اقتباس میں مسیح کے دوبارہ ظہور کا ذکر واضح الفاظ میں کیا گیا ہے۔ اسی مفہوم کے کچھ دیگر اقتباسات بھی ہیں۔ متی 10 ب:23 میں مسیح اعلان کرتا ہے کہ

لیکن جب تم کو ایک شہر میں ستائیں تو دوسرے کو بھاگ جاؤ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکو گے کہ ابن آدم آ جائے گا۔

سینٹ پال کو یقین کامل تھا کہ وہ خود خداوند کا دن دیکھے گا، اور اس نے اس دن کو بہت قریب خیال کرتے ہوئے تمام دنیاوی امور کو غیر ضروری خیال کیا۔ اس نے کرنتھیوں کے نام اپنے خط میں یہودی تاریخ کے واقعات کی اہمیت اور گناہ گاروں کی سزاؤں کی وضاحت کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ باتیں ان پر عبرت کے لئے واقع ہوئیں اور ہم آخری زمانہ والوں کو نصیحت کے واسطے لکھی گئیں۔ (1 کرنتھیوں، 10 ب:11)

جب کچھ تھسلنیکی عیسائی مر گئے تو سینٹ پال نے یہ اعلان کر کے انہیں تسلی دی کہ مرنے والے دوبارہ زندہ ہوں گے اور باقیوں کے ساتھ آسمان پر اٹھائے جائیں گے۔ وہ کہتا ہے:

اے بھائیو! ہم نہیں چاہتے کہ جو سوتے ہیں ان کی بابت تم ناواقف رہو تاکہ اوروں کی مانند جو ناامید ہیں غم نہ کرو۔ کیونکہ جب ہمیں یہ یقین ہے کہ یسوع مر گیا اور جی اٹھا تو اسی طرح خدا ان کو بھی جو سو گئے ہیں یسوع کے وسیلہ سے اسی کے ساتھ لے آئے گا۔ چنانچہ ہم تم سے خداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے آنے تک باقی رہیں گے سوئے ہوؤں سے ہرگز آگے نہ بڑھیں گے کیونکہ خداوند خود آسمان سے للکار اور مقرب فرشتے کی آواز اور خدا کے نرسنگھے کے ساتھ اتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اٹھیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے ان کے ساتھ بادلوں پر اٹھائے جائیں گے تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔ پس تم ان باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو۔ (تھسلنیکیوں، 4 ب:13)

جب ابتدائی شاگرد بادلوں میں سے اپنے خداوند کے ظہور کا انتظار کرتے کرتے ناامید ہونے لگے تو عیسائی کلیسیا کے ایک ممتاز رہنما نے ان کا یقین بحال کرنے کے لئے ایک خط لکھا۔ ہم سینٹ پیٹر (پطرس) کے دوسرے خط میں پڑھتے ہیں:

شمعون پطرس کی طرف سے جو یسوع مسیح کا بندہ اور رسول ہے، ان لوگوں کے نام جنہوں نے ہمارے خدا اور منجی یسوع مسیح کی راست بازی میں ہمارا سا قیمتی ایمان پایا ہے۔ خدا اور ہمارے یسوع کی پہچان کے سبب سے فضل اور اطمینان تمہیں زیادہ ہوتا رہے۔ کیونکہ اس کی الٰہی قدرت نے وہ سب چیزیں جو زندگی اور دین داری سے متعلق ہیں ہمیں اس کی پہچان کے وسیلے سے عنایت کیں...... تم ان

14259

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتوں کو جو پاک نبیوں نے پیشتر کہیں اور خداوند اور منجی کے اس حکم کو یاد رکھو جو تمہارے رسولوں کی معرفت آیا تھا اور یہ پہلے جان لو کہ اخیر دنوں میں ایسے ہنسی ٹھٹھا کرنے والے آئیں گے جو اپنی خواہشوں کے موافق چلیں گے اور کہیں گے کہ اس کے آنے کا وعدہ کہاں گیا؟........ خداوند اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتا جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ تمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے اس لئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے۔ لیکن خداوند کا دن چور کی طرح آ جائے گا۔ اس دن آسمان بڑے شوروغل ک ساتھ برباد ہو جائیں گے اور اجرام فلک حرارت سے پگھل جائیں گے اور زمین اور اس پر کے کام جل جائیں گے۔ جب یہ تمام چیزیں اس طرح پگھلنے والی ہیں تو تمہیں پاک چال چلن اور دین داری میں کیسا کچھ ہونا چاہئے اور خدا کی آمد کا کیسا کچھ منتظر اور مشتاق رہنا چاہئے جس کے باعث آسمان آگ سے پگھل جائیں گے اور اجرام فلک حرارت کی شدت سے گل جائیں گے لیکن اس کے وعدہ کے موافق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں جن میں راست بازی بسی رہے گی۔

مسیح کے دوسرے ظہور کی پیش گوئی پوری ہونے تک یہ دنیا شیطان کے اختیار میں ہی رہے گی اور بہتر ہے کہ ہم اس کے حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں، جیسا کہ سینٹ پیٹر کے پہلے خط کا مصنف کہتا ہے:

ہوشیار اور آگاہ رہو، کیونکہ تمہارا دشمن شیطان دھاڑتے پھرتے شیر کی طرح اس تلاش میں ہے کہ وہ کسے چیر پھاڑ کر کھا جائے۔

عہد نامہ جدید میں شیطان کا ذکر اس کے پرانے نام بیلزبب (Beelzebub) کے علاوہ اس دنیا کے بادشاہ، عظیم عفریت، قدیم سانپ وغیرہ کے طور پر بھی آتا ہے۔ شیطان کو ایک ایسی سلطنت کے بانی کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو خدا کی بادشاہت کی دشمن ہے۔ شیطان طاقتور تو ہے مگر مسیح اور اس کے فرشتوں جتنا طاقتور نہیں۔ اسے مسیح کے ذریعہ فتح کیا گیا لیکن وہ ہنوز بے لگام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کے اختتام پر یقین تیسری صدی کے دوران کم ہونے لگا، لیکن سن 1000ء میں یہ عارضی طور پر دوبارہ بحال ہوا کیونکہ سینٹ جان نے اپنے مکاشفہ میں پیش گوئی کی تھی کہ پہلے ایک ہزار سال کے خاتمے پر دنیا بھی ختم ہو جائے گی۔ ساری عیسائی دنیا میں لوگوں نے روز حشر کی آمد کے سلسلے میں جو احمقانہ حرکتیں کیں وہ بیان سے باہر ہیں۔ کچھ نے اپنی زندگیوں کے آخری دنوں سے مزہ اٹھانے کے لئے اپنی جائیداد لٹا دی، کچھ نے اپنی ساری چیزیں بیچ کر دولت غریبوں میں بانٹ دی، کچھ نے اپنی ساری دولت کلیساؤں کو دے دی۔ یوں مسیح کے ظہور پر یقین رکھنے والے تمام لوگ شدید غربت اور پریشانی کا شکار ہو گئے۔

یہودی......عیسائی معادیات

68ء اور 70 عیسوی کے درمیان، نیرو کی موت کے بعد اور یروشلم کی تباہی سے پہلے تحریر کردہ ''سینٹ جان کا مکاشفہ'' ابتدائی عیسائیت کی معادیات (روز حساب کا عقیدہ) پر غور وفکر کرتا ہے جو کافی حد تک یہودیوں کی روایات سے مشابہت رکھتا ہے۔

مکاشفہ کا مصنف یہودی عیسائی ہے، جو ابن آدم کے نام پر ایشیائے کوچک کے سات کلیساؤں کو اطلاع دیتا ہے کہ خدا غناسطیوں کے ایک خلاف شرع فرقے نیکلیوں سے نفرت کرتا ہے۔ اریٹیکس کے مطابق یہ فرقہ نجات کے لئے موسوی شریعت کو ضروری نہیں سمجھتا تھا۔ ''جو خود کو حواری کہتے ہیں لیکن حقیقت میں نہیں ہیں'' کی وارننگ غالباً سینٹ پال کے خلاف ہے جو اپنے شریعت مخالف خیالات اور بت پرستوں کے ساتھ میل جول کو برا نہ سمجھنے کی وجہ سے مشہور ہیں۔

سینٹ جان کو یقین تھا کہ دنیا کا روز حساب قریب ہے۔ برۃ سات مہریں کھولتا ہے اور چار گھوڑ سوار ظاہر ہوتے ہیں۔ ایک کے پاس تاج، دوسرے کے پاس تلوار، تیسرے پاس ترازو اور چوتھے کے پاس موت ہے۔ عالم ارواح اس کے پیچھے پیچھے ہے۔ یسوع میں مرنے والوں کو ایک ایک سفید جامہ دیا جاتا ہے۔ سورج کمل کی مانند کالا اور سارا چاند خون جیسا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک فرشتہ اہل زمین پر تین آفات نازل کرتا ہے۔ شیطان ایک ہزار سال تک بندھا رہا لیکن دوبارہ بے لگام ہو گیا۔ آخر کار Gog اور Magog فتح ہوتا ہے اور ایک نئے آسمان اور نئی زمین کی تخلیق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جاتی ہے۔ آسمانی یروشلم زمین پر اتر آتا ہے اور اس شہر میں بارہ قبائل آباد ہوتے ہیں۔ شہر کو سورج کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ خدا اس کی روشنی ہے۔ سینٹ جان کے مکاشفے کا خلاصہ ہے: یہ کتاب نہایت اہم ہے کیونکہ اس میں دنیا کی تاریخ کے لئے خدا کے منصوبے کے متعلق ابتدائی یہودی عیسائی نظریات موجود ہیں اور اس کے زیادہ تر حصے میں شیطانی قوتیں اہم کردار کی حامل ہیں۔

یہودی عیسائی مصنف کی مرکزی پیش گوئی پوری نہ ہوئی۔ مزے کی بات یہ ہے کہ یہودی عیسائیت روئے ارض سے مٹ گئی جبکہ روم غیر یہودی عیسائیت کا مرکز بنا۔ عیسائیت پر روم کا گہرا رنگ چڑھا اور یہ اس وقت تک روم کی زیر اثر رہی جب تک کہ "اصلاح" نے کلیسیا میں پھوٹ پیدا کر کے عیسائیت کی ترقی کو ممکن نہ بنا دیا۔

جہنم پر یقین

شیطان اور جہنم یا دوزخ پر ایمان ابتدائی عیسائیت کا ایک بنیادی جز ہے اور یقین کیا جاتا تھا کہ مسیح نے صلیب پر مرنے کے فوراً بعد جہنم کے بادشاہ کے ساتھ لڑائی کی اور اسے شکست دی تھی۔ مسیح کے جہنم میں اترنے کا تصور دوسری صدی عیسوی میں بھی موجود تھا۔ نکودیمس کی انجیل (جسے تیسری صدی کی پیداوار بتایا جاتا ہے) عیسائی عقیدے کے اس پہلو پر غور کرتی اور مسیح کے جہنم میں اترنے کا تفصیلی بیان پیش کرتی ہے۔ یہ تفصیل ابواب 15 تا 16 میں درج ہے۔

مسیح کا جہنم میں اترنا

ابتدائی عیسائیوں کے تصور جہنم کو سینٹ پیٹر کے مکاشفہ میں تفصیل سے بیان کیا گیا۔ سینٹ پیٹر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مکاشفہ کے مطابق جنت اور دوزخ دو مقامات ہیں۔ جنت کا نقشہ کچھ یوں پیش کیا گیا:

> میں نے خداوند سے پوچھا: نیکوکار کہاں ہیں اور وہ کن جگہوں پر شاندار زندگی گزارتے ہیں؟ اور خداوند نے مجھے اس دنیا سے باہر ایک بہت بڑی جگہ دکھائی جو نور سے بھری ہوئی تھی۔ ہر طرف سورج کی روشنی تھی اور خود زمین بھی نہ مرجھانے والے پھولوں سے سجی ہوئی تھی۔ ہوا میں مہک تھی اور درخت پھولوں سے لدے ہوئے تھے۔ وہاں کے مکینوں نے پرنور فرشتوں والی عبائیں پہن رکھی تھیں۔ ان کے گرد فرشتے منڈلا رہے تھے۔ وہاں رہنے والے سب لوگوں کی مسرت ایک سی تھی۔ اور وہ یک آواز ہو کر خدا کی مدح کرتے۔ خداوند نے ہمیں بتایا کہ یہ نیک لوگوں کی جگہ ہے۔

دوسری طرف جہنم کا بیان یوں ہے:

> اور میں نے مخالف سمت میں ایک اور جگہ دیکھی جہاں سزا ملتی تھی۔ سزا یافتہ لوگوں اور سزا دینے والے فرشتوں کے لباس گہرے رنگ کے تھے، اور گرد تاریکی کا غلبہ تھا۔ کچھ لوگوں کو ان کی زبان سے لٹکایا گیا تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے راست بازی کی راہ کے خلاف بات کی۔ ان کے نیچے تیز آگ روشن تھی۔

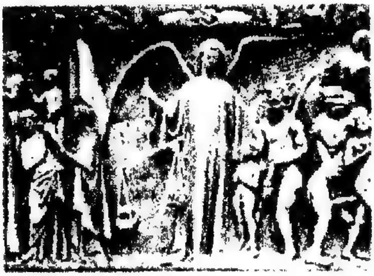

روز حساب کا مسیحی منظر

روز قیامت اور جہنم کے بارے میں غناسطی نظریہ اپنے اندر مصری، ہندوستانی اور فارسی اساطیر کی بہت سی قدیم روایات رکھتا ہے۔ ابتدائی عیسائیوں نے شیطان کو دنیا کا بادشاہ قرار دیا، اور یہ عقیدہ اس وقت تک کلیسا پر غالب رہا جب تک کہ بت پرست حکام برسر اقتدار رہے۔ جونہی ان کی جگہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائی حکمران آئے اور جونہی سلطنت روما نے عیسائیت کو سرکاری مذہب قرار دیا تو آہستہ آہستہ شیطان کی حکومت چھننے لگی اور دنیا کا حکمران دوبارہ خدا کو بنا دیا گیا۔

ونڈالوں، ہنوں اور گوتھوں کے بار بار حملوں نے سیزرز کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، لیکن شارلیمان نے اس کی شکستہ باقیات پر نئی سلطنت تعمیر کی جو تیوتانی (فرانکونی اور جرمن) قبائل کی ابھرتی ہوئی طاقت پر مبنی ہونے کے باعث ''جرمن قوم کی مقدس سلطنت روما'' کہلائی۔ یہ سلطنت تقریباً 800ء سے 1806ء تک قائم رہی۔ یہ وہ دور ہے جس میں عیسائیت کو سرکاری سطح پر شناخت ملی اور لوگوں کے ذاتی و اجتماعی امور پر اس کی اخلاقیات لاگو کرنے کی ہر کوشش کی گئی۔ اب تثلیث کو اس عہد کی استبدادی حکومت کے انداز پر تصور کیا جانا فطری بات تھی۔ خدا کو بطور شہنشاہ، مسیح کو بطور بادشاہ، نائب السلطنت اور وارث تصور کیا گیا جبکہ روح القدس حاکمیت اور نظم و ضبط کی روح کے طور پر ان کے اوپر منڈلاتا۔

قرونِ وسطیٰ کی عیسائی تثلیث کا منظر

ابتدائی عیسائی کلیسیا کا نہایت بنیادی اور بہر صورت نہایت اہم عقیدہ (یعنی روزِ حساب کا جلد ہی آنا) کلیسیا کو اقتدار حاصل ہونے کے بعد آہستہ آہستہ مدھم پڑنے لگا، لیکن یہ وقتاً فوقتاً دوبارہ ابھر کر سامنے آیا اور انسانوں کو ان کے برے اعمال سے روکنے کی خاطر تصوراتی شیطان سے ڈراتا رہا۔ تاہم روزِ قیامت کے مناظر ہمیشہ عیسائی فنکاروں اور شعراء کے پسندیدہ موضوعات رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 10

یونان اور روم کا تصورِ نجات

عیسوی دور کی پہلی صدی میں شر یا برائی کے خوف نے ایسے مذہبی دستور منظم کئے جن میں گناہ کا کفارہ اور روح کو جہنم کی اذیتوں سے نجات دلانا بنیادی اہمیت رکھتا تھا۔ شر، گناہ، جہنم، نجات اور ابدی زندگی کے تصورات افلاطون سے بھی پہلے کے یونانیوں میں رائج تھے، لیکن یہ ابھی تک روایتی اسطوریات کے ساتھ مدغم تھے۔ جب فلسفیوں نے یونانی کثرت پرستی کی بھونڈی صنم پرستی کے خلاف لڑائی چھیڑی تو ایک عمل تخمیر شروع ہوا جس نے یونانی قوم کو عیسائیت کا استقبال کرنے کے لئے تیار کیا۔ ہم نے ''تیار کیا'' کہا ہے لیکن ہم یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ اس کے نتیجہ میں عیسائی کلیسیا کی تشکیل ایک ایسے ادارے کے طور پر ہوئی جس نے انسانیت کو شر سے نجات دلائی۔ مستقبل کی زندگی میں سزا کے خوف نے عہد وحشت میں انسانی قربانیوں کو کفارہ ادا کرنے کا ایک زبردست وسیلہ بنا دیا۔ تہذیب میں ترقی ہونے پر اس بربری دستور کی جگہ قربانی کے جانوروں نے لے لی۔ لیکن اصل تصور لوگ کے ذہنوں میں موجود رہا۔

دیگر اقوام کی طرح یونانی بھی بعد از موت سزا کو عظیم ترین شئے سمجھتے تھے اور دوزخ پر ان کا یقین تاریخ یونان کے اولین ایام میں بھی جھلک دکھاتا ہے۔

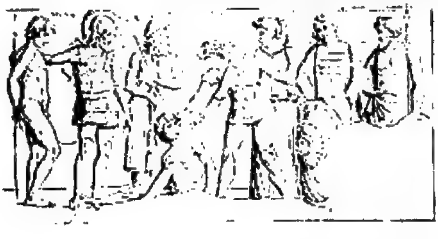

Patroclus کی ارتھی جلانے کے موقع پر انسانی قربانیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُردوں کے دیس کے یونانی تصور کا قدیم ترین بیان ہومر کے ہاں ملتا ہے۔ یہ یہودی شیول کے ساتھ اس حوالے سے مشابہت رکھتا ہے کہ اس میں بھی ہیڈز (پاتال) کو نیک اور بد روحوں کے سایوں کا مسکن تصور کیا گیا۔ یہ ایک پر آلام جگہ ہے، یہاں بید اور پاپلر کے درختوں کا جھنڈ ہے اور ایک بہت بڑا باغ سفید سوسن سے بھرا ہوا ہے۔ اکلیز کا سایہ کہتا ہے کہ وہ مردوں کے دیس میں حکمران بننے کی بجائے زمین پر دیہاڑی دار مزدور بننے کو بہتر سمجھتا ہے۔

جہنم کے عذابوں کا شیطان Tuchulcha (ایٹروسکیوں کے اعتقاد کے مطابق)

ایٹروسکن موت کا شیطان نئے شکار کے انتظار میں

جبکہ قدیم ترین رپورٹس میں نیکی کے انعام کا کوئی ذکر نہیں ملتا (کیونکہ اکلیز بھی تمام فانی انسانوں جیسے افسوسناک انجام سے دوچار ہوتا ہے۔) ہمیں صرف ان اذیتوں کے بارے میں بتایا گیا ہے جو برے لوگوں کو دی جاتی ہیں...... Oknos, Ixion, Sisyphos, Danaides, Tantalus۔

ہومر مُردے کو غیر مرئی صورت، خواب نما شبیہوں کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ تاہم ہرکولیس کے معاملے میں ایک استثنیٰ دی گئی جس کا سایہ ہیڈز میں ہے جبکہ لافانی ہرکولیس خود اولمپس میں دیوتاؤں کے ساتھ رہتا ہے۔ ایک اور ہیرو مینی لاؤس کا بعد از موت انجام بھی عام لوگوں کی نسبت زیادہ پرمسرت ہے۔ زیئس کا داماد اور ہیلن (چاند کی دیوی) کا شوہر ہونے کے ناطے Elysion میں رہتا ہے جہاں راد مانتس کی حکومت ہے۔ وہاں لوگوں کو راحت میسر ہے۔ وہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی برف باری، سردی، طوفان موجود نہیں بلکہ صرف سمندر کی جانب سے آنے والی فرحت بخش
بخش زیفرس ہوا چلتی ہے۔

اوکنوس اور Danaos کی بیٹیاں پاتال میں ۔اوکنوس ایک رسہ بٹ رہا ہے جبکہ ایک گدھا اسے کھاتا جا رہا ہے۔
دوسری طرف Danaos کی بیٹیاں ایک بے پیندہ دیگ کو بھرنے کی کوشش کر رہی ہیں

Elysion پر یقین کا ماخذ مصری ہونا یقینی ہے کیونکہ راد ماغس کا نام مخفی دنیا کے بادشاہ دیوتا را اماغس (امیلتی) کی ہی بدلی ہوئی صورت ہے۔

غناسطی خیالات کی اشاعت نے جب یونانی قوم کو عیسائیت کے لئے تیار کیا تو قدیم بت پرستانہ اساطیر کو ترک کرنے کی بجائے محض ان کی صورت میں کچھ ترامیم کر لی گئیں۔ ہیسیاڈ ہمیں Theogony میں زیئس اور طیطانوں (Titans) کے مابین زبردست لڑائی کے متعلق بتاتا ہے، اور سینٹ پیٹر اپنے دوسرے خط میں گناہگار فرشتوں کے جنم اور مرن کی بابت بات کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ''خدا نے انہیں اٹھا کر تارتارس میں پھینک دیا۔'' تاہم بادشاہ جیمز کے مطابق ''تارتارس میں پھینک دیا'' کی جگہ ''انہیں نیچے جہنم میں بھیج دیا'' آیا ہے۔

ہم زیئس اور عفریت ٹائیفون (ٹائیفس) کے درمیان جنگ کے متعلق *Theogony* میں پڑھتے ہیں:

جب زیئس نے طیطانوں کو بہشت سے باہر نکال دیا تو ارض نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے ٹائیفس کو ظاہر کیا...... جو بہت طاقتور اور ایسے کاموں کے لئے بہت موزوں تھا...... اس کے کاندھوں پر ناگ کے ایک سو سر تھے۔ اس کے حیرت انگیز سروں میں لگی آنکھوں سے آگ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعلے لپکتے تھے، اس کی آواز نہایت ہیبت ناک تھی، جیسے شیر کی دھاڑ، یا سانڈ کا ڈکرانا یہ عفریت فی انسانوں پر حکومت کرتا۔

وہ خوفناک انداز میں دھاڑا اور زمین نے اس کی دھاڑ کی بازگشت سنی۔ Jove کے لافانی قدموں تلے وسیع اولمپس لرز اٹھا اور زمین غرائی۔ آسمان اور زمین ابل رہے تھے۔ پلوٹو لرزا جو مردوں کا حکمران ہے۔ تارتارس کے طیطان بھی لرزے، لیکن Jove نے ٹائفس کو پیس ڈالا اور خوفناک عفریت کے تمام حیرت انگیز سر کاٹ دیئے۔ آخر کار عفریت کو زیر کر لینے کے بعد زیئس نے اسے اٹھا کر وسیع تارتارس میں پھینک دیا۔

یہ تفصیل ہمیں نہ صرف سینٹ پیٹر کے دوسرے عام خط بلکہ مکاشفہ (ب xii، 7 تا 9) کی یاد بھی دلاتی ہے:

> پھر آسمان پر لڑائی ہوئی۔ میکائیل اور اس کے فرشتے اژدھا سے لڑنے کو نکلے اور اژدھا اور اس کے فرشتے ان سے لڑے۔ لیکن غالب نہ آئے اور اس کے بعد آسمان پر ان کے لئے جگہ نہ رہی اور وہ بڑا اژدھا یعنی وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اور سارے جہان کو گمراہ کر دیتا ہے زمین پر گرا دیا گیا اور اس کے فرشتے بھی اس کے ساتھ ہی گرا دیئے گئے۔

یوں پرانے یونانی شیطان محض نئے ناموں کے ساتھ دوبارہ ظاہر ہوئے۔ یہ اس شکل میں عہد نامہ جدید کی شرعی کتب میں مجسم ہیں اور نئے مذہب کا لازمی جزو بن گئے جو اس دور میں دنیا پر غالب آنے لگا تھا۔

یونان کا تصورِ نجات ہرکولیس، بیلیر وفون، تھی سیئس، ڈایونی سیئس اور دیگر اساطیر میں جھلکتا ہے جو شاعروں کے بیان کردہ قصوں اور فن کاروں کے کام کے ذریعہ یونانی ذہن کو بہت اچھی لگیں۔

ہرکولیس نے جن بدی کی قوتوں پر غلبہ پایا انہیں شیر، اژدھے، جنگلی سور، بیل اور شکاری پرندوں کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ آرکیڈیا کی برق رفتار پچھلی ٹانگیں پکڑتا، Augeas کے اصطبلوں کو صاف کرتا، ڈایومیڈیز کے آدم خور خچروں کو رام کرتا، امیزونز کی ملکہ ہائپولائیٹ کو شکست دیتا، مشرق بعید سے Geryon کے بیلوں کو واپس لاتا اور سربیرس کو بالائی دنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لے جاتا ہے۔

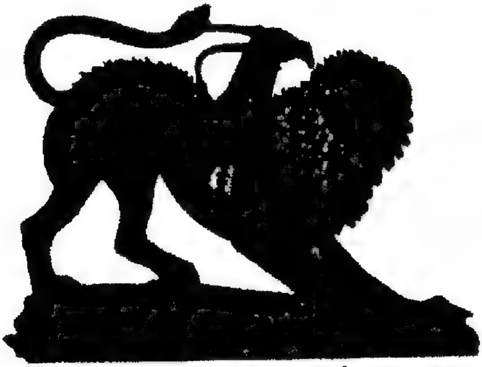

اریٹسو کا ”کمیرا“۔اس عفریت کو بیلیر وفون نے مارا

شاعر پیساندر (اندازاً 650ق-م) نے ہرکولیس کی تجلیل لکھی، جس نے ایک ہیرو کو آئیڈیلائز کرنے کے رجحان میں گراں قدر حصہ ڈالا۔

بعد کے یونانی فلسفیوں مثلاً ژینوفون اور سوفسطائی پروڈیکس نے اسے الوہی کاملیت کا حصول تصور کیا اور اب قدیم داستانوں کو ایک عمیق تر مذہبی سچائی کی بگڑی ہوئی صورتیں سمجھا جانے لگا۔

پرسیئس اور آندرومیدا

ہرکولیس کو ایک نجات دہندہ کے روپ میں اور زیئس کے بیٹے کے طور پر پیش کرنے والا ایپی ٹیٹس (Epictetus) کہتا ہے: کیا آپ ہومر کے تمام قصوں پر یقین رکھتے ہیں۔ ہرکولیس کو شر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور کرنے والا، جنگجو رہنما، عظیم الشان فاتح، آسمانی ہستی، ٹڈیوں، مکڑیوں اور گراس ہوپرز کو تباہ کرنے والا کہا جاتا ہے۔ شمسی ہیرو ہرکولیس سورج دیوتا اپالو سے مشابہہ ہے۔ پرسیئس کی حکایات کئی حوالوں سے ہرکولیس کی حکایات سے مماثلت رکھتی ہیں۔ عیسائی سینٹ جارج کا یونانی نقش اول پرسیئس بھی ایک الوہی نجات دہندہ ہے۔ وہ اتھینن کی مدد سے موت کی دلہن آندرومیدا کو رہا کرواتا ہے جو خوف و دہشت کی علامت میڈوسا کے قبضے میں تھی۔

گورگون میڈوسا کا قدیم سر

برے اثرات کو دور کرنے والی علامت کی حیثیت میں میڈوسا کا سر اکثر ڈھالوں اور سکوں پر نظر آتا ہے۔

سسلی کے ایک سکے پر میڈوسا کا سر

ایک اور شمسی ہیرو بیلیر وفون ہے۔ وہ گھٹاؤں کی اساطیری علامت پیگاسس (Pegasus) پر سواری کرتا اور کیمرا (Chimera) کو تہہ تیغ کرتا ہے۔ آدھا شیر اور آدھا بکرے کے دھڑ والا عفریت' کیمرا بربریت اور وحشی پن یا اسی قسم کی برائیوں کی علامت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

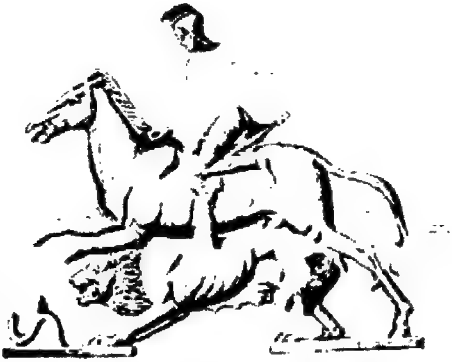

بلیر وفون کمیرا کو قتل کر رہا ہے

الوہی نجات دہندوں کی کچھ حکایات یقیناً مقامی یونانی روایات پر مبنی ہیں لیکن ان مذہبی اساطیر کے بہت سے خواص اشارہ کرتے ہیں کہ انہیں بہت عرصہ قبل مشرق سے مستعار لیا گیا۔ مشرقی مذاہب نے یورپی اقوام کو تمدن کے بہت ابتدائی دور میں ہی متاثر کرنا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ ہرکولیس الصور (Tyre) کا ملکارتھ اور غالباً بابلی بعل سے مشابہ ہے۔ اور اس کی بارہ مشقتیں سال کے بارہ ماہ میں سورج دیوتا کے افعال ہیں۔ وہ ققنس کی طرح اپنی ہی آگ میں جلتا اور پھر راکھ میں سے دوبارہ ظاہر ہوتا ہے۔ یہودیوں نے بھی سورج دیوتا کی اس شخصیت کو شمعون کی صورت میں اپنایا جس کی طاقت اس کے بالوں میں تھی، جیسے سورج کی طاقت شعاعوں میں ہے۔

بیرونی اسطوریات کے زبردست غلبے کے باوجود ہرکولیس یونان کا قومی ہیرو بن گیا اور یونانی تصورِ نجات کو اس کی صورت میں ایک نہایت روایتی اظہار ملا۔ ایسکائی لیس نے ایک ٹریجڈی میں اس تصور کو بہت خوبصورتی سے پیش کیا ہے جس میں دور اندیش پرومیتھیس کو جدوجہد کرتی اور دکھ اٹھاتی ہوئی انسانیت کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ زیئس نے انسانیت کو دکھ کے ایک کھمبے سے باندھ رکھا ہے کیونکہ اس نے روشنی اور آگ کی مسرت زمین پر لانے کا جرم کیا تھا۔ لیکن آخر کار الوہی نجات دہندہ ہرکولیس آتا اور اس کا کلیجہ نوچنے والے شاہین کو قتل کر کے انسانیت کو آزاد کرواتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

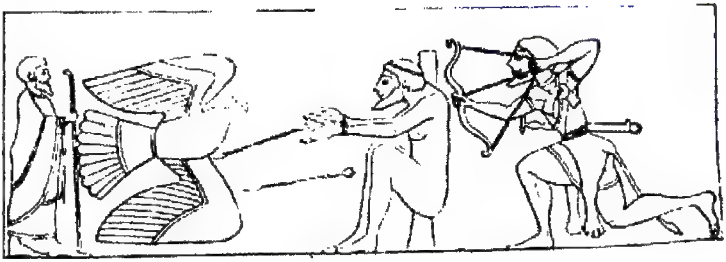

زیئس نے پرومیتھیئس کو ایک کھمبے (یا صلیب) سے باندھ رکھا ہے اور ایک شاہین یا عقاب اس کا کلیجہ نوچ رہا ہے۔ پرومیتھیئس کو ہرکولیس نے رہائی دلائی

پرومیتھیئس اور ہرکولیس عیسائی نجات دہندہ یسوع مسیح کی ذات میں یکجا ہو گئے۔ گولگوتھا کی کہانی اور پرومیتھیئس کی اسطورہ کے درمیان مشابہت محض اتفاقی نہیں۔ کچھ زیادہ پرانی تصاویر میں پرومیتھیئس چٹان سے نہیں بلکہ ایک کھمبے سے بندھا ہے۔ یونانی مصنفین نے کھمبے کے لئے جو لفظ استعمال کیا اس کا مطلب ''مصلوب ہونا'' ہے۔

سینیکا (Seneca) ہرکولیس کو اچھے انسان کے آئیڈیل کے طور پر بتاتا ہے جو بالخصوص انسانیت کی فلاح کے لئے زندہ رہتا ہے۔ وہ ایشیا کے فاتح سکندر اعظم کے ساتھ اس کا مقابلہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

''ہرکولیس نے کبھی بھی اپنی ذات کے لئے فتوحات حاصل نہ کیں۔ وہ کرہ ارض پر ایک فاتح کی بجائے محافظ کی حیثیت میں گھوما پھرا۔''

عیسائیت میں نجات دہندہ کی جدوجہد کو ایک ثنائیت پسندانہ تعبیر ملی۔ اس جدوجہد کو جسم اور دیگر دنیاوی خواہشات پر فتح کی ایک روحانی صورت دے دی گئی۔

برائی بطور دوزخ کے تصور کو افلاطون کی ثنائیت میں ایک فلسفیانہ بنیاد ملی۔ روح کی آئندہ حالت، دوزخ، اور جنت میں اس کے ساتھ ہونے والے سلوک کے متعلق افلاطون کے خیالات عیسائی عقائد سے قریبی مطابقت رکھتے ہیں (ماسوائے آواگون کے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچ کی تحریصات (ساتویں صدی عیسویں)

افلاطون اپنی کتاب ''جمہوریہ'' کا اختتام آرمینیکس کے بیٹے Er کی کہانی کے ساتھ کرتا ہے جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوا تا کہ انسانیت کو دوسری دنیا کے بارے میں معلومات فراہم کرے اور لوگ جان جائیں کہ آئندہ زندگی میں ان کے ساتھ کیا پیش آ سکتا ہے۔ افلاطون بتاتا ہے کہ یہ ایر (جو پامفیلیا کا رہنے والا تھا) ایک لڑائی میں مارا گیا اور دس روز بعد جب لوگوں نے لاشیں اٹھائیں تو باقی سب جسم تو سڑ چکے تھے لیکن ایر کے جسم پر کوئی اثر نہ ہوا تھا۔ چنانچہ اس کی لاش کو دفن کرنے کے لئے گھر لے گئے۔ بارہویں دن جب نعش چتا پر رکھی تھی تو ایر دوبارہ زندہ ہو گیا اور دوسرے عالم میں جو کچھ دیکھا تھا وہ لوگوں کو سنایا:

> اس (ایر) نے کہا کہ جب میری روح نے جسم کو چھوڑا تو میں ایک بڑی جماعت کے ساتھ سفر پر چلا۔ چلتے چلتے ہم ایک مخفی مقام پر پہنچے جہاں زمین دوز دروازے تھے۔ یہ دونوں دروازے پاس ہی پاس تھے اور ان کے مقابل اوپر آسمان میں بھی دروازے تھے۔ درمیانی فضا میں حاکم اجلاس کر رہے تھے۔ جب عادل انسانوں کا معاملہ فیصل ہو چکتا اور فیصلہ ان کے سامنے باندھ دیا جاتا تو انہیں حکم ملتا تھا کہ آسمانی راستے سے سیدھے ہاتھ کی طرف چڑھ جاؤ۔ اور اسی طرح ناانصافوں کو دائیں ہاتھ کی طرف نیچے اترنے کا حکم ہوتا تھا۔ ان کے اعمال کی نشانیاں بھی ساتھ ہوتی تھیں لیکن سامنے کی بجائے پشت پر آویزاں کی گئی تھیں ...... انہوں نے کسی کے ساتھ جو برائی کی تھی اس کا دس گنا عذاب بھگتنا پڑا۔ یعنی اگر سو برس میں ایک برائی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی تو (اور انسانی عمر کا یہی اندازہ کیا گیا ہے) سزا دس گنا یعنی ایک ہزار سال میں پوری ہوئی۔

افلاطون جہنم کی تفصیل یوں بیان کرتا ہے:

اور ایر نے کہا کہ یہ منجملہ ان ہیبت ناک مناظر کے تھا جن کا ہم نے خود مشاہدہ کیا۔ ہم غار کے دہانے پر تھے اور چونکہ اپنا سارا تجربہ حاصل کر چکے تھے اس لئے اب اوپر چڑھنے والے ہی تھے کہ یکا یک اردیائیس اور کئی لوگ نمودار ہوئے۔ ان میں سے اکثر جابر مستبد تھے اور ان ظالموں کے علاوہ اور لوگ بھی تھے جو دنیا میں بڑے بڑے مجرم رہ چکے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ یہ بس ابھی عالم بالا کو واپس جاتے ہیں۔ لیکن بجائے اس کے کہ دہانے میں یہ داخل ہو سکیں، جب ان میں سے کوئی جس کی کافی سزا نہ ہو چکی تھی' چڑھنے کی کوشش کرتا تو اس کی ایک سخت چیخ نکلتی۔ اس پر کچھ مہیب آتشیں رو انسان جو پاس کھڑے اس آواز کو سنتے تھے انہیں پکڑ کر ساتھ لے جاتے۔ اردیائیس اور بعض دوسروں کو تو انہوں نے سر پیر ہاتھ سب باندھ کر نیچے پھینک دیا۔ پھر راستے بھر انہیں خوب گھسیٹا، انہیں کانٹوں پر اون کی طرح دھنکا اور راہ چلتوں سے برابر کہتے جاتے تھے کہ انہوں نے یہ جرائم کئے تھے اور ہم پھر انہیں جہنم میں ڈالنے لئے جاتے ہیں۔ ہم نے جو بہت سی صعوبتیں اٹھائی ہیں ان میں کوئی مصیبت اس گھڑی سے کٹھن نہ تھی جب ہم یہ سوچتے تھے کہ کہیں ہمارے لئے بھی یہ آواز نہ نکلے، لیکن جب خاموشی رہی تو ہم ایک ایک کر کے خوشی خوشی اوپر چڑھ آئے۔ بقول ایر یہ تو تھے وہاں کے بدلے اور سزائیں اور پھر انعام و برکات بھی ایسی ہی تھیں۔

برے لوگوں کے جی اٹھنے اور دوزخ میں جانے کا تصور بودھیوں کے بدھ گھوش نظریہ جیسا ہے جو اپنی حکایات میں ہمیں بتاتا ہے کہ کس طرح ملعون لوگ ابلتی ہوئی دیگ میں چاول کے دانوں کی طرح اوپر اور نیچے جاتے ہیں۔ لوگوں کی اذیت، ایذا دینے والوں اور مختلف سزاؤں کا بیان غالباً افلاطون سے پہلے کا ہے۔ یہی تفصیلات دوبارہ غناسطی عقائد میں ظاہر ہوئیں اور عہد اصلاح تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائیت میں موجود ہیں۔

دوزخ پر یقین اور اس کی دہشتوں سے بچنے کی پریشانی نے ایسے حالات پیدا کئے جو افلاطون بڑے تباہ کن انداز میں بیان کرتا ہے۔

افلاطون کے خیالات کی تہہ میں موجود ثنائیت پسندی کو اس کے شاگرد، نوفلاطونی زیادہ سنجیدگی سے لینے لگے اور عیسائی دور کے آغاز میں یہ ایک غیر معمولی کمال کو پہنچی۔ فلسفی موت کے متمنی ہوئے اور عام لوگوں نے آئندہ زندگی کے عذابوں سے خوف کھایا۔

لافانیت کا تصور لوگوں میں زیادہ سے زیادہ مقبول ہوتا گیا، لیکن بہت سوں کے لئے یہ کوئی اچھی خبر نہ تھی۔ کیونکہ اس سے صرف انسان کے بعد از موت انجام کی دہشتوں میں ہی اضافہ ہوا تھا۔ دیگر مذاہب کے ساتھ تعارف نے ہر طرف نئی دہشتیں پھیلائیں۔ اگلی دنیا میں حساب کتاب کے متعلق مصریوں کا خوف، یہودیوں کا Gehenna (جہنّا) سے خوف، جنم مرن کے چکر سے نجات کی ہندو خواہش --- ان سب نے ہیڈز یعنی پاتال کے بارے میں یونانی تصورات میں حصہ ڈالا اور انہیں پہلے سے زیادہ خوفناک بنا دیا۔

لوسیان ہمیں پیری گرینس عرف پروٹیس کی کہانی سناتا ہے جو مختلف مہم جوئیوں کے بعد عیسائیت میں داخل ہوا۔ اگر وہ اولمپین تیوہاروں کے موقع پر خود کو زندہ نہ جلا لیتا تو یقیناً آج ہم اس کا نام بھی نہ جانتے۔

ان تمام علامات نے لوگوں کے مذہبی جوش کا اظہار کیا اور ہم ان کی مدد سے اس دور کی بے چینی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ نیز پلوٹارک ہمیں بتاتا ہے:

> ''پاتال'' (ہیڈز) کی گہری کھائیاں منہ کھولے ہوئے ہیں اور وہاں آگ اور پگھلی ہوئی چٹانوں کے دریا ٹھاٹھیں مارتے ہیں۔ ان سب کے اوپر ایک گہری تاریکی کا غلاف ہے جس میں منڈلاتے ہوئے بھوت اپنے خوفناک چہروں سے ہمیں ڈراتے ہیں۔''

ایف سی کونی بیئر اپنی کتاب ''Monuments of Early Christianity'' میں جہنم پر اعتقاد کے حوالے سے کہتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

> ہماری یہ سوچ غلط ہے کہ عیسائیت کی بعثت سے کافی پہلے کے دور میں انسانی ذہن پر یہ دردناک سایہ نہیں پڑا تھا۔ اس کے برعکس یہ ہماری عقلی اور اخلاقی ترقی کی نہایت قدیم منزل سے ہی چلا آ رہا ہے۔ قدیم یونانی و رومی دنیاؤں کی اساطیر کا مقصد ان دشمنوں سے نجات پانا تھا اور یسوع مسیح عظیم نجات دہندہ دیوتاؤں میں سے آخری تھا۔

لیکن مسیح یونان کے دیگر دیوتاؤں اور ہیروؤں کے مقابلے میں ایک بہتر نجات دہندہ کیوں تھا؟ غالباً اس کی سیدھی سادی وجہ یہ ہے کہ مسیح انسانی اور حقیقت پر مبنی تھا' نہ کہ اسطوریاتی اور علامتی۔ اس نے انسانی حالت میں دکھ جھیلا--- وہ انسان کا بیٹا تھا؛ وہ کوئی فاتح، قدیم طرز کا غضب ناک ہیرو نہیں تھا۔ وہ افلاطون کے بیان کردہ اخلاقی آئیڈیل پر پورا اترا۔ ایک ابتدائی عیسائی شہید اپالونیئس افلاطون کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

> ایک یونانی فلسفی نے کہا تھا: عادل اور نیک انسان کو اذیت دی جائے گی، اس پر لعن طعن کی جائے گی اور آخر میں اسے سولی دے دی جائے گی؛ بالکل اسی طرح جیسے ایتھنیوں نے ایک غیر منصفانہ سزائے موت دی اور اس پر جھوٹا الزام عائد کیا کیونکہ وہ ہجوم کے دباؤ میں تھے۔ اسی طرح ہمارے نجات دہندہ کو بھی غیر منصفوں نے موت کی سزا دی۔

آگسٹس اور اس کے جانشینوں کے عہد میں لوگوں کو شہنشاہ کی جانب سے نجات، انصاف، امن اور خوشحالی کی امید رکھنے کا درس دیا گیا۔ جس طرح آج کے مطلق العنان اور جابر فرماں روا خود کو خدا کی جانب سے حمایت یافتہ خیال کرتے ہیں، اسی طرح رومن شہنشاہ بھی خود کو الوہی عظمتوں کا حامل سمجھتا تھا، حتیٰ کہ سینیکا جیسے فلسفیوں نے بھی اس دعوے کو تسلیم کیا۔ اس نکتۂ نظر کی عملی اہمیت یہ ہے کہ حکومت کو مذہبی شان و شوکت اور حکام کو الوہی درجہ حاصل ہو جائے۔ شہنشاہ کی شبیہوں کی پوجا سے انکار کرنے والے عیسائیوں کو باغیوں اور سرکشوں کی حیثیت میں اس عہد کے رومنوں کے سامنے حاضر ہونا پڑتا تھا۔ لیکن جب نیرو نے مادر کشی شروع کی اور دیگر نہایت سنگین جرائم کا مرتکب ہوا تو شہنشاہ کی الوہیت پر ایمان ڈگمگانے لگا اور عوام میں اس تصور کو مقبولیت ملی کہ ایذا رسیدہ خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی صلیب پر مرنے والا انسان دوبارہ ظاہر ہوگا۔

ابتدائی عیسائیت بالخصوص طور پر زندگی کے پست طبقات سے تعلق رکھتی تھی اور ابتدائی کلیسائی حکام مہذب یا اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد نہ تھے۔ مثلاً افلاطونی فلسفہ عیسائی اذہان میں براہ راست نہیں بلکہ فیلو کی تصنیفات کے ذریعہ داخل ہوا۔ چنانچہ عیسائیوں کو اپنے رسم ورواج کے ماخذ کے بارے میں علم نہ ہونا فطری بات ہے اور جب وہ غیر عیسائی لوگوں میں بھی اسی قسم کے دستور دیکھتے تو گڑبڑا جاتے۔ انہیں ان حیرت انگیز اتفاقات کی کوئی توضیح نہ ملتی۔ Justin Martyr کی شہادت کے مطابق ''آقا کی آخری ضیافت'' کی رسم فارسیوں میں بھی بالکل عیسائیوں والے انداز میں رائج تھی۔ اور جسٹن کسی ہچکچاہٹ کے بغیر اس اتفاق کو بدروحوں کو کارستانی قرار دیتا ہے۔ ترتولیان بھی کلیسیا کی روایات اور بت پرستوں کی متھرا پوجا کے مابین متعدد مماثلتوں سے آگاہ تھا اور اس نے کہا کہ ''شیطان خدا کی ساکرامنٹ کی نقل کرتا ہے۔'' اس دور کا شیطان بہت مکار نظر آتا ہے کیونکہ اگر آسمان میں اس کے باہمت جاسوس نہ ہوتے تو وہ یقیناً خود ہی آقا کے منصوبوں کے پیش بینی کر لیتا۔

اس عہد کے مذہبی تصورات میں عیسائیت کے ساتھ مقابلہ بازی کرنے والے کئی نظریات بالآخر ناکام ہوئے اور میدان عیسائیت کے لئے خالی چھوڑ گئے۔ عیسائیت کے عقائد سادہ اور اخلاقیات براہ راست و عملی تھی۔ لیکن افسوس کہ عیسائی راہبوں کی تعصبانہ اور تنگ ذہنیت نے دیگر مذہبی امنگوں کے نقوش بھی مٹا ڈالے اور چند ایک ٹکڑے ہی باقی چھوڑے جو مورخین کے لئے بہت دلچسپ ہیں۔

ہم کئی مشرقی دیوتاؤں کے بارے میں جانتے ہیں جو روم میں مقبول ہوئے۔ ان میں متھراز، مصری سیراپی اور ایاؤ/ابراکسس زیادہ مشہور ہیں۔

عیسائیت پر متھرا پرستی کا اثر طے شدہ امر ہے...... مثلاً بپتسمہ دینے کی رسوم، مشرق کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنے، سورج کے دن کی تقدیس اور موسم سرما کے نقطۂ اعتدال کو نجات دہندہ کی سالگرہ کے طور پر منانے کی رسوم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجات دہندہ متھراز

متھراؤں کے مذہب میں شیر کے چہرے والا ایان (Aeon) سب سے اہم دیوتا ہے جس نے ایک چابی، مشعل اور عصا پکڑ رکھا ہے۔ وہ زیند اوستا کا "لامحدود وقت" ہے۔ اس کے جسم کے گرد لپٹا ہوا سانپ وقت کے چکروں اور پَر چار موسموں کی علامت ہیں۔ یونانی عبادت خانے کے معبودوں کے ساتھ اس کے تعلق کی نشاندہی ان کی نمائندہ علامات کے ذریعہ ہوتی ہے۔

Aeon یا زراوان اکرانا (لامحدود وقت)

ایاؤ دیوتا کا سر مرغ کا ہے جو یونانی دیوتا اسکولاپیئس (شفا دینے والا دیوتا) کی علامت ہے۔ سقراط نے مرتے وقت اپنے دوستوں سے کہا تھا کہ وہ ایک مرغا اسکولاپیئس کی نذر کر دیں کیونکہ اس کا جسم بیماری سے بحال ہو گیا تھا۔ باطنیت، ابدیت اور دانش کی علامت سانپ پیروں کے بغیر چلتا ہے، چنانچہ ایاؤ کی ٹانگیں سانپ جیسی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدائے خیر، یا اگاتھوڈیمون نے لوگوں کے ذہن پر زبردست اثر ڈالا۔ نگینوں پر اسے ایک سانپ کی شکل میں دکھایا گیا ہے جس کے سر کے گرد سورج کی شعاعوں کا حلقہ ہے۔

(دائیں سے بائیں) Iao نگینہ، ابراکسس نگینہ اور سیراپی نگینہ

عیسائی روایات کے زیر اثر پرورش پانے والوں کو خدائے خیر کی علامت سانپ ہونا عجیب لگتا ہے، لیکن ہمیں ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ دوسرے لوگوں اور دوسرے ادوار میں سانپ کے ساتھ مختلف قسم کے تصورات وابستہ تھے۔ مشرق والوں کے لئے ٹانگوں کے بغیر سانپ پراسراریت، صحت اور لافانیت کی علامت تھا۔

سیراپی اصل میں اوزیریس۔ ایپس کی ہیلینیائی صورت ہے۔ یہ مذہب متعدد حوالوں سے عیسائیت کے ساتھ مماثلت رکھتا ہے۔ ان کی مقدس علامت صلیب تھی اور شہنشاہ ایڈریان سیراپیوں کو عیسائیوں کے طور پر لیتا ہے۔ سیراپی مسلک قدیم مصریوں کی اوزیریس پرستش کی ایک بحال شدہ صورت تھی جو ٹولمی Soter نے متعارف کروائی تا کہ سکندریا کی ہیلینیائی ثقافت میں مصر کی قدیم روایات کو شامل کیا جا سکے۔

مابعد عیسائیت کی غناسطیت کے مختلف مکاتب فکر غالباً عیسائیت کے خطرناک ترین حریف تھے۔ لیکن غناسطی لوگ عیسائیوں سے اسقدر مشابہت رکھتے تھے کہ کچھ کلیسیائی فادرز نے غناسطی اور عیسائی الفاظ کو ایک ہی مفہوم میں استعمال کیا۔ غناسطی اساتذہ کو لادینوں سے زیادہ اجنبیوں کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور عیسائی عقائد کی ترقی میں ان کے خیالات نے ایک اہم کردار ادا کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

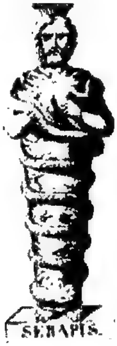

عیسائی روایات میں سانپ کی اہمیت دکھانے والی ایک شبیہہ

اصولی طور پر غناسطی خالق دنیا کو تمام برائیوں کی ماں سمجھتے تھے۔ انہوں نے اسے حاسد، انتقام پرور اور غضب ناک بتایا اور اس کے مقابلہ میں اعلیٰ ترین خدا کو رکھا جس کا تخلیق سے کوئی تعلق نہ تھا۔ خالق دنیا نے چونکہ دنیا کو تخلیق کیا ہے اس لئے وہ اس پر حق رکھتا ہے۔ لیکن مسیح کی موت کے ذریعہ وہ معلوم ہو گیا ہے۔ جب مسیح کو صلیب پر مرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا تو خالق نے اس کو فتح کرنے کا سوچا لیکن اس کی فتح بعید از قیاس تھی کیونکہ بے گناہ یسوع کی موت اور محبت کے ذریعہ خدا کی فتح اور انسانیت کی نجات حاصل ہو گئی تھی۔

غناسطیوں کا ایک نہایت دلچسپ فرقہ Ophites یا ناگ کے پجاریوں کا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ علم (Gnosis) کے توسط سے انسان کی آزادی کے ممکنہ نتائج کے خطرات کا اندازہ لگاتے ہوئے خالق نے اسے شجر علم کا پھل کھانے سے منع کر دیا۔ لیکن اعلیٰ ترین خدا نے انسان پر رحم کھایا اور سانپ کو بھیجا کہ وہ شجر ممنوعہ کا پھل کھانے کی ترغیب دلائے اور یوں انسان لاعلمی کی قید سے فرار ہو سکے جس میں خالق یہواہ نے اسے باندھ رکھا تھا۔

بہت سے غناسطی نگینوں پر سانپ کی شبیہہ نظر آتی ہے اور متھراؤں کے مقبروں میں تو یہ لازماً موجود ہے۔ غناسطی نکتہ نظر کے مخالف Irenaeus نے خالق خدا کی جگہ شیطان کو دے دی جسے وہ ایک باغی فرشتہ بتاتا ہے جو خدا کی تخلیق کے حسد میں تکبر اور نخوت کے باعث اپنی حیثیت سے گر گیا۔ تاہم وہ اس لحاظ سے غناسطیوں کے ساتھ متفق ہے کہ انسان اپنے گناہ کی وجہ سے شیطان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اختیار میں آیا۔ تاہم یسوع مسیح انسانیت کا قرض چکانے کے باعث انسانوں کی روحوں کو شیطان کی جکڑ سے آزاد کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور شیطان ایک بے گناہ کو گناہگار بنانے کی وجہ سے انسانیت کا مقروض ہے۔

ایک غناسطی نگینہ

مسیح کی وفات کی اس عدالتی تھیوری اور شیطان کے ساتھ اس کے تعلق کو اوریگن (Origen) نے مزید واضح کیا۔ اوریگن کے مطابق یسوع مسیح کی وفات کا مقصد خدا کو کفارہ ادا کرنا نہیں (جو کہ پروٹسٹنٹ تصور ہے) بلکہ شیطان کا قرض چکانا ہے۔ چنانچہ مسیح شیطان کا چارہ تھا۔ شیطان نے مسیح کو مارنے کا سوچا، لیکن اسے قتل کرنے میں کامیاب ہونے پر جانا کہ خدائے مطلق نے اس کو زیر کر لیا تھا۔ خدا نے ایک پھندا تیار کیا تھا اور شیطان اپنی بیوقوفی سے اس میں پھنس گیا۔

زرتشتی عقائد میں تعلیم پانے والے ایک شخص مانی نے خود کو معلوم تمام مذاہب کو ملا کر ایک عالمگیر اور آفاقی مذہب قائم کرنے کی کوشش کی۔ یہ نظریہ مانویت کہلاتا ہے۔ چونکہ اس میں بہت سے عیسائی عناصر موجود ہیں اس لئے عموماً اسے ایک عیسائی یا غناسطی فرقہ ہی خیال کیا جاتا ہے، لیکن سینٹ آگسٹائن نے اسے ملحدانہ خیال کیا۔ مانی نے فارسی ثنائیت کی تعلیم دی۔ لیکن شر کی خود مختار حیثیت سے انکار کرتے ہوئے آرتھوڈوکس عیسائی عقیدے کو تشکیل دینے والا سینٹ آگسٹائن وضاحت کرتا ہے کہ تخلیق کے وقت آدم کو ودیعت کی گئی آزاد مرضی ہی دنیا میں گناہ کی موجودگی کی وجہ ہے۔

عیسائیت نے بت پرستی پر فتح پائی اور اس نے یہ کام ہر اس چیز کو اپنے اندر شامل کرنے کے ذریعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جو اس زمانے میں سچی اور اچھی سمجھی جاتی تھی۔ چنانچہ مجسموں اور شبیہوں کی سجاوٹ (جسے ابتداء میں عیسائیوں نے سختی سے مسترد کر دیا تھا) تمام بت پرستانہ طریقہ ہائے عبادت کے ساتھ دوبارہ متعارف کروائی گئی --- لوبان جلانا، جلوس، مقدس پانی چھڑکنا اور دیگر رسوم۔ لیبارم (Labarum) کی قدیم علامت(1) کو مسیح کا مونوگرام قرار دیا گیا اور دو قطع کرتی ہوئی لائنوں کا مقدس نشان (قدیم دور کا ایک مذہبی نشان) گولگوتھا کی صلیب بن گیا۔

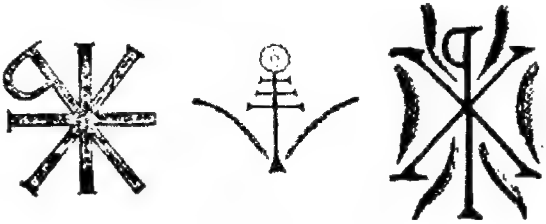

Catacombs کی عیسائی علامات

دو قطع کرتی ہوئی لائنوں کی شبیہ شامیوں اور دیگر اقوام کے ہاں نجات کی علامت تھی اور قیاس ہے کہ یہ کمپاس (Compass) کے چار اضلاع کی نمائندگی کرتی ہے۔ لیکن اب چونکہ اسے صلیب قرار دے دیا گیا تھا، اس لئے یہ پہلے سے کہیں زیادہ طاقتور جادو منتر بن گیا اور جن نکالنے کے لئے بہت زیادہ استعمال ہونے لگا۔ (یہی وجہ ہے کہ ہمارے "جدید دور" کی فلموں میں بھی بھوت یا جن کو بھگانے کے لئے صلیب دکھائی جاتی ہے۔) عیسائی فادرز ایک عقیدے پر کلیتاً متفق ہیں: کہ شیطان صلیب سے خوف کھاتا ہے۔

ابتدائی عیسائیوں نے یونانی دیوتاؤں کو شیطان تصور کیا، لیکن یونان کی اساطیر اور یونانی دیوتاؤں وہیروؤں کی کہانیوں میں پیش کردہ تصورات قائم رہے اور مسیحی صورت اختیار کر گئے۔ بس پرانے یونانی نجات دہندگان کے نام بدلے اور وہ عیسائی اولیاء بن گئے یا کم از کم عیسائی اولیاء کی زندگی کے قصے قدیم قصوں کی بنیاد پر ہی تراشے گئے۔

عیسائیت ایک امن کا مذہب ہے، لیکن مغربی اقوام جنگجو ہیں۔ عیسوی دور کی ابتداء میں ہی ایک روح حرب کی ضرورت محسوس کی گئی جسے مذہبی منظوری حاصل تھی۔ چنانچہ اس جذبے کو برسرِ پیکار اولیاء اور فرشتوں کی صورت میں پیش کیا گیا۔ جنگجوؤں کا عیسائی سرپرست ولی سینٹ جارج ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور انگریزوں کا اپنے نعرۂ جنگ کے لئے سینٹ جارج کا نام منتخب کرنا فطری بات تھی۔

سینٹ جارج کی کہانی اور تصاویر ہمیں فوراً پرسیئس کی داستانیں یاد دلاتی ہیں یہ کہانی مسیحی رنگ میں پہلی مرتبہ جیکوبس ڈی دور یگینے کی "Legendaė Sanctorum" میں ظاہر ہوئی۔ وہ ہمیں ایک پاگان (بت پرست) شہر کے متعلق بتاتا ہے جس کے نواح میں ایک اژدھا رہتا تھا جسے انسانی قربانیاں دینا پڑتی تھیں۔ آخر کار عیسائی سورما سینٹ جارج عین اس وقت وہاں پہنچا جب بادشاہ کی بیٹی کو اژدھے کی نذر کیا جا رہا تھا۔ سینٹ جارج نے شہزادی سے کہا کہ وہ اپنا کمر بند اژدھے کی گردن میں ڈال لے۔ وہ خوفناک عفریت کنواری دوشیزہ کے پیچھے میمنے کی طرح چلتا ہوا شہر میں آیا۔ لوگ یہ نظارہ دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے لیکن سینٹ جارج نے اسے مار ڈالا۔ جارج کو بہت سا انعام و اکرام ملا لیکن اس نے ساری دولت غرباء میں تقسیم کی، بادشاہ اور اس کی تمام رعایا کو حلقہ بگوش عیسائیت کیا اور پھر کسی اور سرزمین پر چلا گیا۔ وہیں اس کی شہادت ہوئی۔

سینٹ جارج، شہزادی اور عفریت

تاریخ میں ہم جس سینٹ جارج کو جانتے ہیں وہ سکندریہ کا آرچ بشپ اور آپیکس کا پیروکار ہے۔ وہ اوپر بیان کردہ داستانی سینٹ جارج والی کوئی خصوصیت نہیں رکھتا۔ عیسائیوں اور بت پرست مورخین کا اتفاق ہے کہ وہ ایک سفلہ اور ذلیل شخص تھا اور آرچ بشپ کا اعلیٰ عہدہ حاصل کرنے کے بعد اس نے لوگوں پر بے حد مظالم توڑے۔ اسے معزول کر کے 361ء میں کرسمس کے روز قید میں ڈال دیا گیا۔ آخر کار اس کے غریب حال دشمنوں نے انصاف میں تاخیر سے تنگ آ کر 17 جنوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

362ء کو جیل میں نقب لگائی اور معزول آرچ بشپ کو مار ڈالا۔ اس کی پر تشدد موت بعد میں شہادت قرار دی جانے لگی۔

گیلاریس پہلا رومن کیتھولک پوپ ہے جس نے سینٹ جارج کا ذکر کیا اور جو اس کی زندگی کے متعلق تو کچھ نہیں جانتا مگر اسے ایسے اولیاء میں شمار کرتا ہے جو "انسانیت سے زیادہ خدا کے قریب تھا۔"

یہ مسئلہ ہنوز حل طلب ہے کہ سینٹ جارج کو قدیم پاگان اساطیر کے اژدھے کو مارنے والے دیوتاؤں کے ساتھ کس طرح ملا دیا گیا۔ شاید اس کی وجہ ناموں کے تلفظ میں مشابہت ہو۔ شاید یہ زرعی تہذیب کی ایک وحشیانہ بربریت کے اژدھے پر فتح تھا۔ تاہم اژدھے پر اصل فتح حاصل کرنے والا سینٹ جارج نہیں بلکہ رئیس الملائکہ مائیکل (میکائیل) ہے جس نے روز حشر زیس کا کردار ادا کرتے ہوئے Midgard سانپ کو مارا اور دیوں یا ٹیوٹانی خدا تھور کو شکست۔ فتح حاصل ہو جانے پر میکائیل ایک ترازو میں روحوں کو تولے گا۔ یہ جنگجویانہ جذبہ میکائیل اور سینٹ جارج تک ہی محدود نہ رہا بلکہ دیگر اولیاء میں بھی داخل ہو گیا جنہوں نے شر کا مقابلہ کرنے میں مختلف صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔

رئیس الملائکہ میکائیل شیطان کو زیر کرتے ہوئے

رئیس الملائکہ میکائیل نے روحوں کو تولنے کے لیے ترازو اٹھا رکھا ہے

بتایا جاتا ہے کہ مصر کا سینٹ انتھونی (عیسائی نظام رباط کا بانی) تھیبیز کے نزدیک صحرا میں بد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روحوں سے لڑا اور اس کے جہاں وہ کٹھن ریاضتیں کر رہا تھا۔ دشمن کے ایک زبردست حملے کے دوران صرف صلیب ہی ولی کو شکست سے بچاتی ہے۔

انتھونی ایک صلیب ہاتھ میں لیے ہوئے شیطان سے لڑ رہا ہے

اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ مسیح ناصری کا اصل پیغام امن کی اخلاقیات پر مبنی تھا --- نہ صرف عمومی مفہوم میں پر امن رہنا اور ذہن کی شائستگی، بلکہ ہر قیمت پر امن اور شر کے خلاف عدم مدافعت۔ بعد کے عیسائیوں میں جنگ پسندی کا جذبہ اور برسرِ پیکار فرشتوں اور اولیاء کی پرستش ابتدائی کلیسیائی تحریروں میں پاگان ذرائع سے متعارف ہوئی اور عیسائیت کے اس دور کی اہمیت شمال کی طاقتور نسلوں کے درمیان اس کی اشاعت کے ساتھ بڑھتی گئی۔ تیوتانی اقوام 'Norsemen' جرمنوں اور اینگلو سا کسنز کی تبدیلی' مذہب عیسائیت کی سب سے بڑی کامیابی تھی۔ یہ اقوام بھی یونانی اور رومن اقوام جتنی ہی جنگ جو یانہ ثابت ہوئیں۔

حوالہ جات

1- وہ جھنڈا جس پر یسوع مسیح کے لیے یونانی زبان کے دو ابتدائی حروف XP مسیحیت کے طغرے کے طور پر لکھے ہوتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 11

شمالی یورپ کی شیطان پرستی

تیوتانیوں کا مذہب مرکزی طور پر جنگجوؤں کا مذہب تھا اور ہمیں یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ انہوں نے کرہ ارض کے تمام لوگوں سے زیادہ جدوجہد کی اخلاقیات قائم کی۔ جنگ، نفاق اور مقابلہ آرائی کو اکثر قابل نفرت اور غیر اخلاقی قرار دیا گیا، لیکن تیوتانیوں کو معلوم ہوا کہ زندگی کا مطلب ہی نفاق ہے اور ہمت وحوصلہ ہی تمام نیکی کی اساس ہے۔ اعلیٰ ترین انداز عمل ناگزیر امر سے آنکھیں پھیرنا نہیں بلکہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا تھا۔ ان کا مرکزی دیوتا جنگ کا دیوتا تھا اور اعلیٰ ترین موت میدان جنگ میں حاصل ہوتی تھی۔ وہ زخموں اور موت سے خوف کھانے والے بزدل سے نفرت کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے بہادر دشمنوں کو بھی احترام دیا۔ دھوکا بازی اور فریب کاری سے انہیں نفرت تھی اور مکاری کے ساتھ فتح حاصل کرنے کی بجائے ایمانداری کے ساتھ شکست کھانے کو ترجیح دیتے تھے۔ یہ نظریہ ان کی زندگی میں عملی صورت رکھتا تھا۔ تیوتانیوں کو رومنوں، موریٹس، سیزر اور دیگر نے کئی بار شکست دی لیکن آخر کار وہ فاتح ہوئے اور روم کے ملبے پر ایک تیوتانی سلطنت تعمیر کی۔

تیوتانیوں کے مذہب میں تصور شر ایک اہم کردار رکھتا تھا۔ یقین کیا جاتا تھا کہ آگ کے دیوتا لوکی (Loki) نے دنیا میں گناہ اور شر پیدا کیا۔ لوکی کے بچے یہ ہیں: 1- Fenris لومڑ، 2- جورمنگاندر یعنی *Midgard* سانپ اور 3- مُردوں کی دنیا *(Nifelheim)* کی ملکہ Hel۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Hel' پاتال یا زیر زمین دنیا کی دیوی

لوکی نے دیوتاؤں کو ترغیب دلائی کہ وہ فصیلیں تعمیر کروائیں۔ آرکیٹکٹ دیو اور دیوتاؤں کے دشمن کو اپنا کام مقررہ مدت میں مکمل کر لینے پر بطور معاوضہ Freyja ملنا تھی جو حسن و محبت کی دیوی ہے۔ لیکن جب دیواریں تکمیل کے مراحل میں تھیں تو مکار لوکی نے دیوتاؤں کے ساتھ مل کر آرکیٹکٹ سے دھوکا بازی کی۔ نیز اس نے لافانیت بخش سیبوں والی Idun کو چرانے کے لئے دیو Thjasse کی مدد کی۔ لیکن جب دیوتاؤں نے اسے سزا کی دھمکی دی تو وہ Idun کو واپس لانے میں مدد دینے پر آمادہ ہو گیا۔ لوکی کا بدترین کام یہ تھا کہ اس نے روشنی اور پاکیزگی کے دیوتا Baldur کو مار ڈالا۔ اس کے بعد اسے برادری اور Asgard سے نکال دیا گیا۔ لیکن وہ واپس آیا اور Aegir کی ضیافت میں جمع دیوتاؤں میں شامل ہو گیا۔ آخر کار اسے پکڑ کر ناگ کے منہ کے عین نیچے تین نوکدار چٹانوں سے باندھ دیا گیا۔ Loki کی بیوی Sigyn اس کے ساتھ ہی رہی اور ایک پیالے میں زہر کے قطرے جمع کرتی رہی جو تھوڑی تھوڑی دیر بعد بھر جاتا۔ جب وہ پیالے کو خالی کرنے کے لئے ہٹاتی تو زہر کا قطرہ لوکی کے چہرے پر گرتا اور اس کے تڑپنے کے باعث زمین لرزتی جسے انسانوں نے زلزلے قرار دیا۔

تیوتانی اساطیر کی ایک نہایت زبردست خصوصیت روز قیامت یا Ragnarok کا تصور ہے جب دیوتاؤں سمیت ساری دنیا تباہ ہو جائے گی۔ فی الحال بدی کی قوتیں پابہ زنجیر اور مطیع ہیں لیکن ایک وقت آئے گا جب انہیں کھلا چھوڑ دیا جائے گا۔ لوکی، Fenris لومڑ' سانپ اور Hel اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوؤں اور بلاؤں کی فوج کے ساتھ آئیں گے، دیوتاؤں کا چوکیدار Heimdall اپنا بھونپو بجائے گا اور Asas جنگ کے لئے تیار ہوگا۔ Vigrid کے میدان میں لڑائی کے دوران بے شمار ہلاکتیں ہوں گی، کیونکہ Asas قبیلے کی تمام لوگ مکاری کی بلاؤں کو مارتے ہوئے خود بھی مارے جائیں گے اور Muspil کے شعلے کائنات کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔

دنیا کا ایک آغاز تھا لہٰذا یقیناً اس کا اختتام بھی ہوگا۔ لیکن دنیا کی تباہی کے بعد ایک نیا آسمان اور نئی زمین پرانے ملبے میں سے ظاہر ہوں گے اور نئی دنیا پرانی والی سے بہتر ہو گی۔ Leifthraser اور اس کی بیوی Lif (زندگی کی تمنا اور زندگی کی قوت کے نمائندے) اس آفت کے دوران Hodmimer کنج میں چھپے رہیں گے اور انہیں کوئی آنچ نہیں آئے گی۔ اب وہ ایک نئی نسل کے والدین بنیں گے جو نئی دنیا Gimel میں آباد ہو گی اور ان کے درمیان ہی Odhin اپنے بیٹوں Fro, Thor اور دیگر تمام Asas کے ساتھ حکومت قائم کرے۔

عیسائیت تیوتانیوں کے زیر اثر

جب عیسائیت شمالی یورپ تک پھیلی تو اس کا تعلق تیوتانی اور کیلٹک اقوام کے ساتھ بنا جنہوں نے اس کے نظام میں نئے تصورات شامل کیے اور اس کے نظریہ دنیا کو کافی متاثر کیا۔ آج عیسائیت بنیادی طور پر ایک تیوتانی مذہب ہے۔ قبل ازیں عیسائیت کی اخلاقیات "شیطان کی مدافعت نہ کرو" پر مبنی تھی، لیکن اب اس پر تیوتانی نسل کا جنگجوئی جذبہ غالب آ گیا اور یہ جدوجہد کی ضرورت پر زیادہ سے زیادہ زور دینے لگا۔ نہ صرف یہ کہ مسیح کی شخصیت تیوتانی دیوتائے جنگ جیسی تصور کی گئی بلکہ قدیم پاگان تیوہار بھی عیسائی تیوہاروں کی صورت اختیار کر گئے۔ Yuletide نے کرسمس اور Ostara ضیافت نے مسیح کی جی اٹھنے کی تقریب کی صورت اپنا لی۔ شمالی شر انگیز قوتوں کے انفرادی وصف بھی شیطان اور اس کے لشکر کو ودیعت ہو گئے۔ تیوتانی قصوں اور پری کہانیوں میں شیطان کا ذکر بار بار آتا ہے اور ہم Loki کا اثر واضح طور پر دیکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ سکنڈے نیویا کے برفانی دیو، ساکسوں کا Nifelheim' آتش کی اگلی دنیا کے تصورات نے بھی قرون وسطی کے مسیحی تصور شیطان میں حصہ ڈالا۔ لفظ hell بھی تیوتانی الاصل ہے جس کا مطلب زیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین خالی جگہ یا غار ہے اور یہ لفظ loki کی بیٹی Hel کی سلطنت کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ شیطانی قصوں میں رنگ بھرنے کے لئے تیوتانی دیوتاؤں کی خوفناک اور مکار شبیہوں کو بھی جوں کا توں رکھا گیا۔

ڈاکٹر ارنسٹ Krause نے جنوب کی پری کہانیوں اور قصوں پر شمال کے اثرات ثابت کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ انہوں نے کھوج لگایا کہ سورج کی موت اور دوبارہ جنم کو علامتی رنگ میں پیش کرنے والی لافانیت کے تصور کو جنم دینے والی اور روز قیامت کے بارے میں تمام اساطیر کا ماخذ شمالی ممالک میں ہے جہاں گمشدہ معلوم ہونے والا سورج کرسمس کے روز روشنی اور زندگی پھیلاتا ہوا واپس آ جاتا ہے۔ ماہرین لسانیات کو یقین ہے کہ Nibelungenlied میں ہومر کی عظیم رزمیہ نظموں کے عناصر شامل ہیں لیکن ڈاکٹر Krause کے مطابق Nibelungenlied کا اصل ماخذ ہومر سے پہلے کا معلوم ہوتا ہے۔ عیسائیت مشرق کی دین ہے لیکن خدا کے مرنے اور دوبارہ جی اٹھنے کا تصور شمالی اقوام سے آیا۔

ڈاکٹر Krause مزید ثابت کرتے ہیں کہ دانتے کی 'ڈیوائن کامیڈی' میں پیش کیا گیا دوزخ کا تصور بنیادی طور پر شمالی تخیل کی پیداوار ہے۔ دانتے نے تیوتانی روایات کی پیروی کی جو اس کے عہد میں مختلف مصنفین کی تحریروں کے ذریعہ ساری عیسائی دنیا کی مشترکہ ملکیت بن گئی تھیں۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ دانتے کی دوزخ کی سب سے گہری جگہ (جنوبی لوگوں کے تصور کے برعکس) کھولتے ہوئے سلفر کی جھیل کی بجائے نہایت سرد اور منجمد کر دینے والی ہے۔ غناسطیت میں بھی اس برفانی جہنم کا اشارہ موجود ہونا صرف اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ یہ شمالی اثر قبل از تاریخ عہد سے جاری ہے۔

دانتے کا تخیل ہرگز اس کے اپنے ذہن کی پیداوار نہیں۔ یہ بہت سی قدیم روایات کی تجسیم ہے۔ دانتے نے شیطان اور دوزخ کے بیان میں شمال والوں کے اساطیری خیالات دوبارہ پیش کئے جو اس دور میں نہایت مقبول تھے۔ اس کے Cantos ہمیں یولیسس اور ورجل کے اگلے جہان کے سفر کی بھی یاد دلاتے ہیں۔

شرانگیز شیطان "Dis" کے بارے میں دانتے کی تصویر کشی شمال کے مرکزی دیوتائے شر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیلات سے پوری طرح میل کھاتی ہے۔ Dis کے تین چہرے ہیں: درمیانی چہرہ سرخ' دائیں طرف والا ہلکا زرد اور بائیں طرف والا کالا- یوں شمالی تہذیب کے بھدے آرٹ میں پیش کیے گئے بدہیئت بتوں کی وجہ سے نظریہ تثلیث شیطان کی جانب منتقل کر دیا گیا۔ Dis کے بارے میں دانتے کا بیان ہمیں نہ صرف موت کے دروازے پر رہنے والے تین سروالے دیو Edda کی یاد دلاتا بلکہ مختلف پاگان دیوتاؤں کی تثلیث کی جانب بھی اشارہ کرتا ہے۔

دیو

قدیم تیوتانی دیو فطرت کی بری قوتوں کی تجسیم تھے۔ ان دیوؤں کا عیسائیت کے شیطانوں کی صورت اختیار کرنے کے عمل کا مشاہدہ دلچسپ ہے۔ شمالی اساطیر پہاڑی دیوؤں، طوفان' کہرے وغیرہ کے دیوؤں کو بطور احمق پیش کرتی ہیں۔ انہیں دیوتاؤں کی دانش یا انسانی چالاکی کے ذریعہ متعدد بار تسخیر کیا گیا۔ بے شمار قصوں میں قدیم تصور محفوظ رہا اور محض دیوؤں کے نام شیطان کو دے دیے گئے۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ فطرت پر انسان کی تمام فتوحات (تیوتانی اساطیر کے قدیم مفہوم میں) ایسی مثالوں کے طور پر بیان کی گئی ہیں جن میں دیوؤں یا شیطانوں کو کسی نہ کسی طریقے سے لاجواب کر دیا جاتا ہے۔

پہاڑوں، جنگلوں، دریاؤں، جھیلوں اور مٹی کے دیو ہمیشہ زمین کا لگان جمع کرنے پر مائل نظر آتے ہیں لیکن انسانوں کی حیثیت محض مزارعوں کی سی ہے اور زمین پر حق ملکیت دیوؤں کا ہے۔ دیو انسانوں سے حسد کرتے اور ان کا کام تباہ کر دیتے ہیں۔ چنانچہ کہرے کا دیو Grendel رات کے وقت بادشاہ Hrodhgar کے دربار میں آتا اور ہر مرتبہ 30 آدمیوں کو ہڑپ کر جاتا ہے۔ شمسی ہیرو Beowulf اس کے ساتھ لڑتا اور اس کی بازو کاٹ ڈالتا ہے۔ اس کے بعد وہ گرینڈل کی ماں (جو دلدل کی عفریت ہے جہاں سے کہرہ پیدا ہوتا ہے) کے ساتھ لڑتا اور بالآخر دونوں ماں بیٹے کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

زندہ دفن کرنا

دیوتاؤں، عفریتوں، دیوؤں اور بعد میں شیطان کو لگان اکٹھا کرنے کے حق حاصل ہونے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصور کے نتیجے میں یہ تصور پیدا ہوا کہ طاقتور اور شر انگیز مالک زمین کو قربانیوں اور بھینٹوں کی صورت میں ادائیگی کی جائے۔ نتیجتاً انسانوں یا جانوروں کو زندہ دفن کرنے کا دستور رائج ہوا۔ یہ رواج تہذیب کے ایک مخصوص مرحلے پر غالباً ہمہ گیر تھا اور حتیٰ کہ اسرائیل کے خدا نے بھی اس کی منظوری دی۔ (سلاطین، 16ب:34)

ڈچ اساطیر کے بارے میں Grimm لکھتا ہے: ''اکثر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کسی عمارت کی بنیاد میں جانداروں اور حتیٰ کہ انسانوں کو دفن کرنا لازمی ہے۔ اس کا مقصد دھرتی کو بھینٹ چڑھانا ہے تاکہ وہ عمارت کا بوجھ برداشت کر لے۔ اس ظالمانہ رسم کے ذریعہ ان لوگوں کو عمارت کی مضبوطی اور پائیداری یقینی بنانے کی امید ہوتی ہے۔''

بے شمار کہانیوں میں اس بربری روایت کے ریکارڈز محفوظ ہیں اور غالباً یہ دستور کچھ عرصہ پہلے تک بھی جاری تھا۔ ہم Thiele میں پڑھتے ہیں کہ کوپن ہیگن کی فصیلیں بار بار زمین میں دھنس جایا کرتی تھیں۔ آخرکار لوگوں نے ایک معصوم ننھی لڑکی کو کرسی پر بٹھایا اور اس کے سامنے میز پر کھلونے رکھ دیئے۔ وہ بچی کھلونوں میں معروف تھی کہ بارہ مستریوں نے اس کے ارد گرد دیوار اور گنبد مکمل کر دیا۔ تب کے بعد یہ مستحکم ہو گیا ہے۔ Scutari کی تعمیر کا حال بھی اسی قسم کا بتایا جاتا ہے۔ قلعہ Scutari زیر تعمیر تھا کہ رات کے وقت ایک بھوت ظاہر ہوا اور اس نے مطالبہ کیا کہ تین بادشاہو ں میں سے ایک کی بیوی جب اگلے روز مستریوں کے لئے کھانا لے کر آئے تو اسے عمارت کی بنیاد میں زندہ دفن کر دیا جائے۔ کھانا لانے والی عورت ایک نوزائیدہ بچے کی ماں تھی، لہٰذا اسے بچے کو پالنے کی اجازت دی گئی۔ اس مقصد کے تحت ایک سوراخ چھوڑ دیا گیا اور جیسے ہی بچے کا دودھ چھٹا اس سوراخ کو بھی بند کر دیا گیا۔

F.Nork اپنی جرمن کتاب ''Sitten and Gebrauche'' میں لکھتا ہے کہ 1813ء میں جب برف کے تودے نے دریائے Elbe پر تعمیر کردہ ڈیم کو توڑ ڈالا تو انجینئروں کو اس کی مرمت میں بہت مشکل پیش آئی۔ ایک بوڑھے آدمی نے انجینئروں کے انسپکٹر سے کہا، ''یہ ڈیم اتنی دیر تک مرمت نہیں ہو سکے گا جب تک ایک معصوم بچہ اس میں دفن نہ کیا جائے گا۔'' اور Grimm نے 1843ء کی ایک مثال بھی پیش کی۔ ''جب Halle میں ایک نیا پل تعمیر کیا جا رہا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ اس کی بنیادوں میں کس بچے کو دفن کیا جائے۔"

یہ ظالمانہ رواج ترک کر دیئے جانے کے بعد بھی طویل عرصہ تک یہ توہمات جاری رہیں اور ان توہمات کا جواز خود عیسائیت کے اندر بھی تلاش کر لیا گیا۔ حتیٰ کہ گرجا گھروں کی تعمیر میں بھی اسی ظالمانہ قربانی کی ضرورت محسوس کی گئی۔ کچھ کیسز میں پادری کو ہی دفن کرنا ضروری خیال کیا گیا کیونکہ اب بچے یا عورتیں اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کافی نہ رہے تھے۔ سٹراسبرگ کے کیتھیڈرل کی تعمیر میں دو انسانوں کی زندگیوں کو بھینٹ چڑھایا گیا' اور وہ دونوں بھائی اس کی بنیاد میں دفن ہیں۔

بدی کی طاقت کو بے وقوف بنانا

جرمنی کے زیریں میدانوں میں بکھرے پڑنے بڑے بڑے گول پتھروں کو شیطان سے منسوب کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ ریت کے ذرے ہیں جو دیوؤں نے اپنے جوتوں میں سے نکالے تھے، یا پھر یہ انہوں نے اس وقت غصے میں آ کر پھینکے جب فانی انسانوں نے انہیں ہوشیاری سے بے وقوف بنایا۔

روایت کے مطابق ایک کسان نے بنجر پڑی زمین کو کاشت کرنے کا بیڑہ اٹھایا شیطان نے زمین سے پھوٹ نکلنے والے سرسبز پودوں کو حیرت بھری نظروں سے دیکھا۔ اس نے کسان سے آدھی فصل کا مطالبہ کیا۔ کسان نے پوچھا کہ وہ اوپر والی آدھی فصل لینا چاہتا ہے یا نیچے والی۔ شیطان نے زیریں نصف لینے کا فیصلہ کیا تو کسان نے گندم بوئی اور جب شیطان نے بالائی نصف مانگا تو اس نے شلجم کی فصل کاشت کر لی۔ دونوں صورتوں میں شیطان مات کھا گیا۔ احمق شیطانوں کی بے شمار کہانیاں موجود ہیں۔ ایک مزاحیہ جرمن لوک گیت میں بتایا گیا ہے کہ ایک دفعہ ایک درزی صبح کے وقت سیر کر رہا تھا کہ اس کی ملاقات پھٹے ہوئے کپڑوں اور جوتوں والے شیطان سے ہو گئی۔ شیطان نے درزی سے کہا کہ وہ اس کے ساتھ جہنم میں چلے اور شیطانوں کے لئے کپڑے سی دے۔ اس نے منہ مانگی قیمت دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ درزی جہنم میں اس کے ساتھ گیا اور ان کا لباس سینے کے بہانے اپنے اوزاروں سے انہیں اتنا تنگ کیا کہ شیطانوں نے قسم کھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لی کہ وہ آئندہ کبھی بھی کسی درزی کو اپنے قریب نہیں آنے دیں گے۔

ایک اور مزاحیہ کہانی گلاسٹن کے ایبٹ اور بعدازاں کینٹربری کے آرچ بشپ Dunstan کے بارے میں ہے۔ وہ یوخرست کی رسم میں استعمال کے لئے برتن بنانے میں معروف تھا کہ اچانک ایک شیطان ظاہر ہوا۔ لیکن ولی نے کوئی خوف نہ کھایا، اس نے آگ میں سے گرم سنی (چمٹا) نکال کر شیطان کی ناک پکڑ لی۔ شیطان چلاتا ہوا بھاگ کھڑا ہوا۔

سینٹ ڈنستان اور شیطان

یہ اور اس طرح کی تمام دیگر کہانیاں شیطان پر غلبہ پانے کے پاگان (بت پرست) نظریات کی عیسائی صورتیں ہیں۔ حتیٰ کہ گناہ اور نجات کے بارے میں کلیسیاء کے عقائد بھی قدیم دور کے تصور پر مبنی ہیں جب انسانی قربانیوں اور آدم خوری کی رسوم کے ذریعہ امید کی جاتی تھی کہ خدا کے نمائندے کا خون پینے یا گوشت کھانے سے الوہیت اور لافانیت حاصل ہو جائے گی۔ عیسائی نظریہ نجات کو مختصراً یوں بیان کیا جا سکتا ہے: مسیح کے خون کے ذریعہ انسانی گناہوں کا نیابتی کفارہ۔ گناہگار نسل انسانی پر خدا کا غضب بے گناہ دیوتا-انسان کی تکالیف اور موت کے ذریعہ ٹھنڈا ہوا۔

نیابتی کفارے کے ذریعے نجات کا تصور اب ماند پڑ گیا ہے۔ ہمیں وحشیوں کی خونی قربانیوں کی یاد دلانے والی پرانی تعبیر اب اپنا اثر کھو رہی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے اس نے اپنی شکل بدل لی ہے اور اب ہم اسے نجات بذریعہ قربانی کا تصور کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 12

شیطان کا عروج

معجزے اور جادو

ایک لاطینی ضرب المثل ہے، ''اگر دو لوگ ایک ہی کام کریں تو وہ کام ایک ہی نہیں ہوتا۔'' اور یہ بات نہ صرف افراد بلکہ اقوام اور مذاہب کے بارے میں بھی درست ہے۔ تمام طبقات کے لوگوں کی عام عادت ہے کہ وہ اپنی غلطیوں سے تو اغماض برتتے ہیں مگر دوسروں پر نکتہ چینی ضرور کرتے ہیں۔ ڈیلفی (Delphi) کے کاہن یونانی ذہن کے لئے تو الوہی تھے مگر عیسائیوں کی نظر میں وہ شیطان قرار پائے۔ بت پرستوں کے خیال میں مسیح ایک جادوگر تھا جبکہ عیسائیوں نے اسے خدا کے بیٹے اور معجزاتی شخصیت کے طور پر پوجا۔

ہندوستانی سپیرے

فرعون اور موسیٰ نے عین وہی کرشمے دکھائے تھے جو آج مصر اور ہندوستان کے سپیرے دکھاتے ہیں، لیکن صرف موسیٰ کے افعال کو ہی معجزے قرار دیا جاتا ہے۔ اور بنی اسرائیل کا کہنا ہے کہ وہ مصریوں سے زیادہ کچھ کر کے دکھا پائے تھے۔ فادر جوآن باتستا (تقریباً 1600ء) ہمیں بتاتا ہے کہ میکسیکو کے مقامی باشندوں کے ہاں ایسے جادوگر موجود ہیں جو ''بادل لا سکتے، چھڑی کو سانپ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پتھر کو کیکڑا بنا سکتے اور اسی طرح کے دوسرے کام کر سکتے ہیں۔"

موسیٰ اور ہارون فرعون کے دربار میں سانپ کا معجزہ دکھا رہے ہیں

ابتدائی عیسائیوں کو یقین تھا کہ سائمن میکس اور اس کے شاگرد شیطانوں پر قدرت رکھتے تھے، لیکن سائمن حواریوں کا حریف تھا، چنانچہ اس کے کرشمات کو الوہی نہ قرار دیا گیا۔ کسی غیر جانبدار مجلس کے سامنے دونوں پارٹیوں کے طریقے بالکل ایک جیسے معلوم ہوں گے۔

ابتدائی عیسائیوں نے ہاتھوں پر چھڑی رکھنے اور دعا کرنے کے ذریعہ شفاء دینے کا طریقہ اپنایا۔ تاہم آج تک کے تمام کلیساؤں نے شفا بذریعہ دعا اور عیسائی سائنس کی منظوری نہ دی۔ Minucius Felix اپنے دور کے یونان اور اٹلی میں عیسائی رسم ورواج کے حوالے سے عام نظریات بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ لادین ہیں کیونکہ وہ معبدوں سے نفرت کرتے، دیوتاؤں کو حقیر جانتے اور مذہبی تقریبات کا مضحکہ اڑاتے ہیں؛ کہ ان کا اپنا مسلک توہمات پرستی اور بدچلنی کا ملغوبہ ہے؛ کہ وہ خفیہ علامات کے ذریعہ ایک دوسرے کی شناخت کرتے، ایک دوسرے کو بہن بھائی کہتے اور شہوانیت کے ذریعہ مقدس الفاظ کی توہین کرتے ہیں۔ نیز یہ بھی کہا گیا کہ وہ گدھے کے سر کو آراستہ کرتے ہیں اور ان کی عبادت فحش ہے۔ اس کے علاوہ کسی نئے شخص کو ممبر بنانے کی تقریب میں ایک بچے کو ذبح کیا اور اس پر آٹا چھڑک کے کھایا جاتا ہے۔ ایسا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جرم میں شراکت رازداری قائم رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ آخر میں وہ بتاتا ہے کہ تیوہاروں کے موقع پر عیش ونشاط کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں اور پھر بتیاں گل ہو جانے کے بعد جنسی بے لگامی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ دیگر مصنفین نے بھی اسی قسم کی باتیں بیان کیں۔ حتیٰ کہ نیک دل اور اعلیٰ ظرف ٹیسی ٹس بھی عیسائیوں سے نفرت کا اظہار کرتا ہے؛ دوسری طرف عیسائی مقدس ترین اور اعلیٰ ترین بت پرستوں کی تضحیک کرنے سے باز نہیں رہتے۔ مثلاً Minucius Felix جیسے عیسائی نے سقراط کو "ایتھنی مسخرا" قرار دیا۔

Justinus Martyr اپنی کتاب "Apologia" میں عیسائیوں کو معصوم کہتا لیکن اس سوال کو بے جواب ہی چھوڑ دیتا ہے کہ آیا غناسطیوں جیسے لادین لوگ ان ناگوار حرکات کے مرتکب ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ اور Eusebius کے مطابق ملحدوں کے درمیان رائج دستور عیسائیوں کی زندگی کے بارے میں بری افواہوں کی اصل وجہ ہیں۔

عیسائیوں میں متعدد گمراہیاں (جو ان کے ممتاز ترین رہنماؤں میں کافی نمایاں طور پر نظر آتی ہیں) ہمارے لئے باعث حیرت نہیں ہونی چاہئیں، کیونکہ عیسائیت ایک بے چینی کے دور کی پیداوار ہے اور اس وقت ایک نئی تحریک تمام توجہ کا مرکز تھی۔ مختلف بدنمائیوں کے باوجود ہمیں یہ کہنا ہی پڑے گا کہ عیسائیت نے دنیا کو سچائی کے نئے مناظر دکھائے۔ سینٹ پال جیسے رہنماؤں کی زیر قیادت اس کا رجحان روحانی پاکیزگی کی طرف تھا، لیکن یہی بات غناسطیوں اور مانویت پسندوں پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ دونوں فریقوں کے الزامات جانبدارانہ ہیں اور ان دونوں پر ہی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ پاگانوں کی نیکیاں سینٹ آگسٹائن کی نظر میں محض "صیقل کی ہوئی برائیاں" ہیں اور عیسائی شہداء کا ہیروازم رومن مجسٹریٹوں کے خیال میں محض ڈھٹائی ہے۔

ہم اس انڈین پیغمبر کو بنظر تحقیر دیکھتے ہیں جو خود کو پارش گر سمجھتا تھا، مگر ہم Elijah کی کہانی بڑے احترام سے پڑھتے ہیں۔ Elijah کا الوہی جذبہ تو ہمارے لئے قابل توجیہ ہے لیکن ہم ان ہندی مصلحین کے لئے کوئی گنجائش نہیں رکھتے جو اپنے دشمنوں کی جانیں بخشنے کے قابل نہ ہو سکے۔ ایک مثال ہی کافی ہوگی۔ شاوانو پیغمبر تین سکواتاوا (Tenskwatawa) انیسویں صدی کے اوائل میں پاکیزہ اخلاقی مذہب کا پرچار کر رہا تھا۔ پیروکار اسے مانابوزو (یعنی علت اول) کا اوتار سمجھتے تھے۔ شراب نوشی اور "ماہرین طب" کی اختیار کردہ توہمات پرستی کا خاتمہ ہو گیا۔ لیکن اصلاح کے ساتھ ساتھ ایذا رسانی کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ تین سکواتاوا نے "ان تمام لوگوں کے خلاف ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلیبی جنگ شروع کی جن پر جادوگری کا شبہ تھا، "اور اپنے پیروکاروں کے ایمان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے" اپنے الوہی دعووں کی مخالفت کرنے والے تمام افراد سے نجات حاصل کی۔" اس نے اپنے تمام دشمنوں کو باری باری زندہ جلوا دیا۔

Tenskwatawa۔شاو انو پیغمبر (1808ء میں)

Tenskwatawa۔شاو انو پیغمبر (1831ء میں)

ان تمام حقائق کی اتنی زیادہ مثالیں موجود ہیں کہ اس باب کے آغاز میں درج کی گئی ضرب المثل بالکل درست ثابت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ہمارے اپنے مذہب میں موجود معجزے دیگر مذاہب کی نظر میں محض جادو منتر ہیں۔

سائنس سے پہلے کے عہد کی ایک خصوصیت وہ چیز حاصل کرنے کے لئے انسان کی جستجو ہے جو فطری ذرائع سے قابل حصول نہ ہو۔ جادو پر یقین ناگزیر طور پر اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ ثنائیت پسندانہ نظریہ دنیا انسانوں کے ذہن پر غالب ہے اور تہذیب کے اس دور میں مافوق الفطرت افعال کو تمام مذہبی پیغمبروں کا خاصا سمجھا جاتا ہے۔ یہ معجزات اور جادو منتر کا عہد ہے۔ آج ہم جانتے ہیں کہ جہاں بھی خلاف فطرت چیزوں پر یقین کیا جاتا ہے وہاں اس عقیدے کو ماننے والے لوگ عجیب وغریب تجربات کے حامل ہوتے ہیں' اور پھر اچانک ان کے مقابلہ میں وہ لوگ آ جاتے ہیں جو اس عقیدے کے حامل نہ ہونے کے باوجود وہی کام کر کے دکھانے کے دعویدار ہوتے ہیں۔ اول الذکر لوگ پیغمبر اور اولیاء جبکہ موخر الذکر جادوگر، جادوگرنیاں ہیں اور ان کا فن ساحری کہلاتا ہے۔

معجزات اور ساحری میں ایک مشترک بات یہ ہے کہ دونوں کو ہی قوانین فطرت سے بالاتر خیال کیا جاتا ہے، لیکن ایک اور فرق یہ بھی ہے کہ معجزہ آپ کے اپنے مذہب کی مافوق الفطرت طاقت

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ ساحری ملحدوں یا کافروں کا معجزہ ہے۔ معجزہ خلاف فطرت مگر جائز چیز ہے، اور ساحری ناجائز۔ معجزہ خدا کی مدد سے ہوتا ہے اور ساحری شیطان کی مدد سے۔ معجزے کو کلیسیا کی اعلیٰ ترین رفعت بتایا گیا جبکہ ساحری کو سب سے زیادہ قابل نفرت چیز قرار دے کر مسترد کیا گیا۔

فطری بات ہے کہ جادوگروں اور جادوگرنیوں کو ہمیشہ نقصان دہ بتایا اور کہا جاتا ہے کہ ان کا فن انسانی فلاح کے خلاف ہے۔ بایں ہمہ اگر دیگر دیوتاؤں کو ماننے والے لوگ معجزات دکھائیں تو انہیں ساحری قرار دیا جاتا ہے۔ نیز تمام پادری متفقہ طور پر ہر قسم کے اچھے یا برے مقاصد کے لئے جادو منتر کے استعمال کی مذمت کرتے ہیں، ماسوائے اپنے مذہب کے جادو منتر کے۔ معجزات کے مذہب پر یقین رکھنے والے لوگوں کے لیے کافروں کی شفا بذریعہ دعا اور حتیٰ کہ کسی سرجن کی غیر معمولی مہارت کے باعث آپریشن کی کامیابی بھی شیطانی عمل قرار پائے گی۔ لیکن آج بھی دعائیں پڑھتے اور مقدس پانی چھڑکتے ہوئے سرکاری جلوس نکالنے کا رواج باقی ہے...... جیسا کہ فرانسیسی کینیڈا میں چیچک کی وبا پھیلنے پر ہوا۔

نوع انسانی کے ارتقاء میں جادو پر یقین ایک فطری مرحلہ ہے۔ اس مرحلے میں ماہرین "طب" پیدا ہوتے ہیں جو منتروں کے ذریعہ امراض دور کرتے ہیں۔ اور پیغمبر حضرات دیوتا سے اپیل کرنے کے ذریعہ بارش برسانے اور پیشگوئیاں کرنے کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں۔

تمام امریکی ہندیوں کی زندگی میں بارش گر مذہبی پیشواؤں نے ایک اہم ترین کردار ادا کیا۔ میکسیکو کے پیوبلو ہندیوں کا ناگ رقص اصل میں بارش کے لئے مناجات ہے۔ اکثر بارش برسانے کی خاطر سورج سے مدد مانگی جاتی ہے۔ خواب، الہام اور وجدانی کیفیات الوہی مکاشفہ کے بہترین ذرائع قرار پاتی ہیں۔

شمالی امریکیوں ہندیوں کے ہاں بھوت ناچ کی تقریب کی تیاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادو کے مذہب کی بنیاد خلاف فطرت مظاہر پر ایمان ہے، اور جونہی جادو کا مذہب ایک باقاعدہ ادارہ بنتا ہے یہ فوراً قرار دے دیتا ہے کہ اس کے اپنے پیروکاروں کی مافوق الفطرت صلاحیتیں معجزے جبکہ غیر معتقدوں کی صلاحیتیں جادو ہیں۔

جائز اور ناجائز معجزات کے تصورات میں مشابہت کا اندازہ عہد اصلاح کے ایک ولی اور فلسفی Agrippa (1480ء تا 1535ء) کی تحریروں سے ہوتا ہے جس نے کہا کہ جادو کے ذریعہ فلسفے میں کاملیت حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس نے اس جادو کو کالے جادو کے ساتھ فرق کرنے کے لئے "فطری" یا "آسمانی" جادو کہا۔ اس کے خیال میں یہ جادو خدا کے ساتھ مکمل طور پر اتحاد کی جانب لیجاتا ہے۔ 1531ء میں شائع ہونے والی اس کی کتاب "De Occulta Philosophia" منتروں کے ذریعہ نفرت یا محبت پیدا کرنے، چوروں کا سراغ لگانے، فوجوں کی جاسوسی کرنے اور بارش لانے کے امکان پر اس کے یقین کی عکاس ہے۔

ہنریکس کارنیلیس اگریپا

وہ یہ تمام کام خدا کے ساتھ باطنی اتحاد کے ذریعہ جادو سے کرنے کی توقع رکھتا ہے۔ ہمارے لئے یہ بات سمجھنا مشکل ہے کہ اس جیسا قابل آدمی منتروں کی افادیت پر یقین کیسے رکھتا تھا، لیکن اگر جادو کی حقیقت کو مان لیا جائے تو اس قسم کے بگاڑ جائز تجربات بن جاتے ہیں۔ جادوگرنیوں پر بھی اس قسم کے مظاہرے دکھانے کے الزامات عائد ہوئے، لیکن بس اتنا کہا گیا کہ انہوں نے یہ کام شیطان کی مدد سے کئے۔ جادوگری اور معجزات کے درمیان اگریپا کی نادانستہ طور پر دریافت کردہ مشابہت کے باوجود وہ ہر قسم کے نقصانات سے محفوظ رہا کیونکہ اس کے خیالات اپنے دور میں رائج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ حتیٰ کہ 1519ء میں ایک جادوگر کو محتسبوں سے بچانے پر بھی وہ پاپائیت کے نمائندوں کے نزدیک قابل گردن زدنی نہ ٹھہرا۔ "انسانی جسم کے تناسب" کے موضوع پر ایک باب میں باطن پرستی اور عضویاتی پیمائشوں کا ایک انوکھا ملغوبہ ملتا ہے۔ اگریپا کی Occulta Philosophia میں ریاضی، فطری سائنس اور باطنیت کو مدغم کر دیا گیا ہے، اور فاضل مصنف حقائق اور تخیل کے درمیان امتیاز کرنے کے قابل نہیں۔

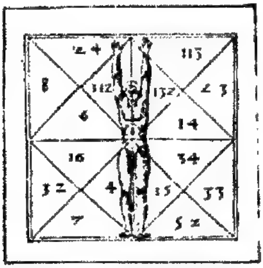

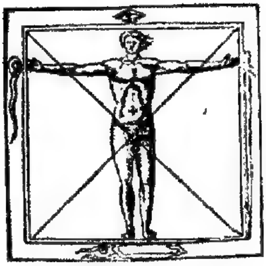

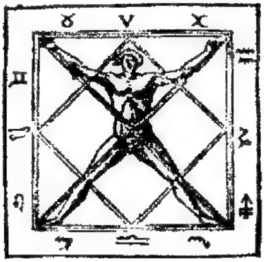

اگریپا کا آسمانی جادو کالے جادو سے مختلف نہیں، کیونکہ دونوں قسم کے جادو میں خلاف فطرت افعال سرانجام دینے کی امید کی جاتی ہے۔ کئی سال تک مختلف تجربات میں ناکامی کے بعد جب اگریپا کو پتہ چلا کہ کوئی کالا یا سفید جادو موجود نہیں تو وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ سائنس ہی وجود نہیں رکھتی۔ اپنے ذہن کو گڑبڑاہٹ میں مبتلا پانے والے ایک غناسطی کی طرح اگریپا بھی نہ صرف جادوگری بلکہ سائنس سے بھی ناامید ہو گیا۔

اس سب کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ جادو کے مذہب میں جادوگری پر اعتقاد بھی ملوث ہے۔ جب مقدس رسوم کو جھاڑ پھونک کے لئے استعمال کیا جائے تو غیر معمولی قوتوں سے کام لینے کی ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش کو ناممکن نہیں بلکہ ایمانداری کے فقدان پر محمول کیا جاتا ہے۔لہٰذا انکفیرڈین اور جادوگری کو ہمیشہ قریبی طور پر مربوط قرار دیا گیا، کیونکہ جادوگری محض کلیسیا کی اجازت کے بغیر معجزات دکھانے کا نام ہے۔

جادوگری پر یقین اوراس کے خلاف کارروائی مضبوط بنیادوں پر قائم سحر کے مذہب کا لازمی نتیجہ ہے۔ جادو کے تمام مذاہب فطری طور پر غیر روادار ہیں۔ان میں سے کوئی جونہی اپنے حریفوں پر فتح پاتا ہے، جونہی وہ ایک باقاعدہ مسلک اور منظم ادارے کی شکل اختیار کرتا ہے، تو ہر طریقے سے اپنی بالادستی اور پائیداری کو یقینی بنانے میں لگ جاتا ہے۔قرون وسطیٰ کے کلیسیا کو عملی طور پر ایک جادو کا مذہب سمجھتے ہوئے، جادوگرنیوں کے خلاف کارروائیاں پوپ کی رفعت کا ناگزیر نتیجہ تھیں، اور یہ پروٹسٹنٹ ممالک میں اس وقت تک جاری رہیں جب تک جادو پر یقین موجود رہا۔

جھاڑ پھونک

جدید دور کے عیسائیوں کا شیطان پر اعتقاد پرانے تصور کے مقابلے میں کافی بے ضرر ہے۔ یہ درست ہے کہ شیطان کو انسانیت کا دشمن خیال کیا گیا لیکن اس کی طاقت کے بارے میں کوئی شک نہیں تھا، اور یہ تصور غالب تھا کہ اگر کوئی اپنی روح اس کے حوالے کرنے کو تیار ہو تو اس کی خدمات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

جیسے ہی کلیسیا کو اقتدار ملا، اس نے فوراً جادوگری کا خاتمہ کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ کانسٹنٹائن (قسطنطین) نے ہر قسم کے کالے فن کے خلاف سخت ترین سزاؤں کی پالیسی شروع کی اور صرف بیماریوں کا علاج کرنے اور فصل پکنے کے موسم میں ژالہ باری اور بارش کے طوفان روکنے کے لئے اس کا استعمال کرنے کی اجازت دی۔ قسطنطین کے جانشینوں نے اس روایت کو مزید سخت بنایا۔

کسی جگہ پر مچھلی کا شکار کرنے پر پابندی کا مطلب ہے کہ وہاں مچھلی کا کافی شکار ہوسکتا ہے۔اور بہت سوں کو وہاں مچھلی پکڑنے کی تحریص ہونے لگتی ہے۔اسی طرح عیسائی حکام کی پالیسی جادوگری کو ایک طاقتور ہتھیار تسلیم کرنے کے مترادف تھی جس سے اچھے اور برے دونوں کام لئے جاسکتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں شیطان کو مزید تقویت ملی اور قرون وسطیٰ میں شیطان پرستی بہت تیزی سے پھلنے پھولنے لگی۔ جادوگری پر یقین اس قدر تیزی سے عام ہوا کہ تقریباً سبھی ممالک میں جادوگروں، فال گیروں اور جادوگرنیوں کے خلاف قوانین بن گئے۔ ایک قابل ذکر استثنیٰ صرف لمبارڈیوں کے قانون نامے میں ملتی ہے جس میں کہا گیا کہ جادوگرنیاں زندہ انسانوں کو کھانے جیسا کوئی کام نہیں کر سکتیں اس لئے کسی عورت کو چڑیل یا جادوگرنی قرار دے کر جلانا منع ہے۔

''اطالوی فادرز کی زندگی اور معجزات'' نامی ایک شاندار کتاب میں اس دور کے عوام اور مذہبی طبقے میں رائج توہماتی اندازِ فکر صاف دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ مضحکہ خیز قصوں سے بھری پڑی ہے۔ مثلاً ہمیں بتایا گیا ہے کہ گریگوری اعظم نے ایک گرجا گھر کو رومن کیتھولک عبادت کے لئے پاک کرتے وقت مقدس متبرکات کی مدد سے شیطان کو بھگا دیا۔ شیطان ایک بہت بڑے سور کی صورت میں بھاگ نکلا اور اگلی رات بڑے شور و غل کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔

آٹھویں اور نویں صدی کے دوران شیطان کی اہمیت بڑھتی چلی گئی۔ بپتسمہ کو بد روح نکالنے کی رسم قرار دیا گیا۔ ڈیوانی سیکس کے مطابق عیسائیت اختیار کرنے والے کو تین مرتبہ سانس باہر نکالنا پڑتا تھا۔ سن 743ء میں Synod نے عیسائیت کی قبولیت کی رسم میں شیطان پر لعنت بھیجنے کا اقرار نامہ بھی شامل کر دیا۔

جادوگری پر یقین

جادوگری پر یقین نے انسانیت کے ارتقاء میں ایک نئے دور کا آغاز کیا۔ شیطان پہلے کی نسبت کہیں زیادہ طاقتور اور محترم بن گیا۔ درحقیقت یہ اس کی تاریخ کا کلاسیکی دور اور زندگی کا عہد شباب تھا۔ شیطان کے ساتھ معاہدے کئے گئے جن میں انسانوں نے اس کے لئے ہر قسم کی خدمات انجام دینے پر آمادگی کا اظہار کیا۔

تیرھویں صدی میں شیطان کا اثر و رسوخ عروج پر تھا اور یہاں ہم اس کی سرگرمیوں کا نہایت مختصر ذکر ہی کر سکتے ہیں۔ ہر غیر معمولی کام شیطان سے ہی منسوب کیا جاتا تھا اور قرون وسطیٰ کے لوگوں کے لئے بہت سی باتیں (جو ہمارے لئے عام ہیں) غیر معمولی تھیں۔ Gervasius

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Tilberiensis نے احمقانہ قصوں کا ایک مجموعہ 1211ء میں شائع کیا جس کا انتساب شہنشاہ اوٹو چہارم کے نام تھا۔ وہ کچھ پرانی کہانیوں کو دہراتا اور مزید نئی کہانیاں بھی پیش کرتا ہے۔ وہ تسلیم کرتا ہے کہ ڈراؤنے خواب آنے کی وجہ تخیل کی سرگرمی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس نے سینٹ آگسٹائن کی سند کے ساتھ شیطانی اثر و رسوخ کی موجودگی کو ثابت کیا۔ Caesarius von Heisterbach (وفات 1245ء) نے اپنی کتاب "معجزات" میں طوفانِ بادوباراں، مدو جذر، بیماریوں کے علاوہ اچانک شور وغل، پتوں کی کھڑکھڑاہٹ، ہوا کی سرسراہٹ وغیرہ کو بھی شیطان سے منسوب کیا۔ وہ (شیطان) ایک ریچھ، بندر، مینڈک، شکاری پرندے، گدھ، جنٹلمین، سپاہی، شکاری، کسان، سانپ اور نیگرو کے روپ میں بھی نظر آتا ہے۔ سیزاریئس کی کتاب مشہور ہو گئی۔ اس کی شہرت کی وجہ مصنف کی قابلیت نہیں بلکہ اس میں اس عہد کے عام تصورات کی درست تصویر کشی ہونا تھی۔

"معجزات" بنیادی طور پر نوجوان راہبوں کی تربیت کے لئے لکھی گئی تھی۔ انسانی معاملات میں شیطان کی ذاتی مداخلت پر اعتقاد کی توہمات اب ماضی کی بات ہیں لیکن انہوں نے ہمارے لئے وسیع اور نہایت دلچسپ ادب مہیا کر دیا جو ہمیشہ ماہرین بشریات کے لئے معلومات کی ایک کان کا کام دیتا رہے گا۔ قدیم تاریخ کے محقق، مورخین، ماہرین نفسیات، شعراء اور فلسفیوں کے لئے بھی اس ادب میں بہت کچھ موجود ہے۔

جذباتی ڈراموں (Passion Plays) میں شیطان ایک جوکر کا کردار ادا کرتا ہے اور اس کا کردار نمایاں سے نمایاں ہوتا گیا۔ فرانس میں یہ خیال غالب تھا کہ عظیم باطنی کھیلوں (mysteries) میں کم از کم چار شیطان ہونا ضروری ہے۔ قرون وسطیٰ کے پراسرار ڈراموں میں باپ خدا، بیٹا خدا اور شیطان سٹیج پر آتے اور عملی طور پر شیطان ہی مرکزی کردار ادا کرتا تھا۔

شیطان سازشی کردار تھا جو خداوند کے خلاف کامیاب انقلاب بپا کر کے جہنم میں ایک اپنی سلطنت قائم کرتا۔ شیطان کی سازشوں کے بغیر انسان کا بہشت سے خروج اور مسیح کی نجات ممکن نہ ہو پاتی۔ سیزاریئس، بارتولس، ہیسٹر باخ، رچلمس اور دیگر کی تحریریں اسی قسم کی دیگر ادبی کاوشوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ خدا

شیطان

اور بیٹا

قرون وسطیٰ کے مرکزی اداکار

کلیسیا نے دنیاوی طاقت کے لئے جدوجہد میں اپنے روحانی فرائض کو نظر انداز کرنا شروع کر دیا تھا' جبکہ لوگوں نے فرقہ بازی میں راحت پائی۔ مانویت پسندوں کی تعداد بڑھی، Catharism تیزی سے پھیلا اور متعدد نئے فرقے قائم ہوئے۔ تقریباً سبھی فرقہ پرست اخلاقی لحاظ سے مشتاق اور پرخلوص تھے، تاہم ان فرقوں کا عمومی کردار مانویت پسندوں جیسا تھا۔ اس دور کے رجحانات ثنائیت پسندانہ تھے۔ قرون وسطیٰ کی شیطان پرستی اپنی تہہ میں ایک اساطیری بدنمائی تھی، کیونکہ شیطان کی طاقت کو ہمیشہ مصنوعی خیال کیا گیا۔ وہ اب بھی خدائے مطلق کے اعلیٰ مقاصد پورے کرتا تھا۔ خدا اُسے اپنے ذہین اور نپے تلے اقدامات کے لئے استعمال کرتا۔ چنانچہ شیطان کا اپنی تمام تر مکاری کے باوجود خدا کے ''ٹُنّی'' (dupe) کے طور پر سامنے آنا ایک فطری نتیجہ تھا: اس کے مقدر میں شکست اور ذلیل ورسوا ہونا لکھا تھا۔

توہمات پرستی

جادوگری پر یقین جادو کے مذہب کی حاکمیت قائم ہونے کا مرکزی نتیجہ تھا۔ شخصی شیطان پر یقین بھی اس کا ایک حصہ تھا۔ کچھ اور برے نتائج بھی برآمد ہوئے جن میں سے چند کا ذکر ہم یہاں کریں گے: (1) ایسے لوگ موجود تھے جنہوں نے واقعی شیطان کے ساتھ معاہدے کرنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش کی۔ (2) جاندار تخیل کے حامل لوگ خواب دیکھنے لگے کہ شیطان کے ساتھ ان کے ہر قسم کے تعلقات ہیں۔ مثلاً جادوگرنیوں نے اپنے آپ کو مرضی سے عدالت احتساب میں پیش کر دیا۔ (3) سپاہیوں کو امید تھی کہ وہ خود کو بلٹ پروف بنالیں گے۔ (4) مستقبل کی پیش بینی کرنے کے لئے کئی طریقے موجود تھے۔ (5) بہت سے احمقوں نے جادو کے ذریعہ امیر ہونے کی کوشش کی، اور (6) بدترین بات یہ کہ درست عقیدے کے خود ساختہ محافظوں کی نسبت زیادہ بہتر علم رکھنے والے آدمیوں کو اذیتیں دے کر ہلاک کر دیا گیا۔

چڑیلوں کی محفل

یقین کیا جاتا تھا کہ شیطان اپنے دربار لگاتا اور چڑیلیں اپنا یوم سبت مناتی تھیں۔ حیوانی قسم کی شیطان پرستی کا ایک قابل ذکر کیس فرانس کے روزنامچوں میں درج ہے جس میں ریاست کے ایک اعلیٰ عہدیدار، برٹانی کے اعلیٰ ترین گھرانے کی نسل سے تعلق رکھنے والے' فرانس کے مارشل پر الزام عائد کیا گیا کہ اس نے تقریباً 150 عورتوں اور بچوں کو اغواء کیا اور ان پر ہر قسم کے مظالم کرنے کے بعد شیطان کے حضور بھینٹ چڑھا دیا۔ یہ حقائق ناممکن لگتے ہیں لیکن مقدمے کے مکمل ریکارڈز اب بھی موجود ہیں جن کے مطابق ملزم کو 1440ء میں موت کی سزا دی گئی۔

خود بخود عدالت احتساب میں پیش ہو جانے والے لوگوں میں سے ہم کیتھرین ییگ آف Amdorf (Hessia) کا ذکر کریں گے جس نے باپ کے سامنے جا کر اپنے چڑیل ہونے کا اعتراف کیا۔ بیچارے باپ نے اسے عدالت میں پیش کر دیا اور صرف دس روز بعد، 11 مئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1631ء کو لڑکی کو سزائے موت دے دی گئی۔

نسبتاً قریبی دور کا ایک اور کیس ہانوور کا ہے۔ Steingrob نامی بیوہ کی سال خوردہ کنواری بیٹی کے ایک بھائی کو دورے کے دورے پڑتے تھے۔ اس کی ماں اندھی اور لنگڑی تھی، اور اس کی بہن تپ دق کے باعث مر گئی تھی۔ گاؤں کے کچھ لوگوں نے کہا کہ اس کے بھائی کو پڑنے والے دورے جادوگری کا نتیجہ تھے۔ آخر کار سال خوردہ کنواری نے اپنے چڑیل ہونے کا اعتراف کر لیا اور شیطان کے ساتھ اپنے تعلقات نہایت تفصیل سے بتائے۔ وہ قائل تھی کہ اس نے اپنی ماں اور بہن پر جادو کیا اور صرف ایک نظر ڈال کر بھی لوگوں کو نقصان پہنچانے کی قابلیت رکھتی تھی۔ اس نے گاؤں والوں کی بہتری کے پیش نظر انہیں خود سے گریز کرنے کا مشورہ دیا اور ایک جنونی دورے کے دوران ڈوب مرنے کی کوشش بھی کی۔ بہر حال اسے زندہ بچا کر جیل میں بند کر دیا گیا۔

اس کا طبیب ایک سمجھدار اور انسانیت پسند آدمی تھا۔ اس نے جسمانی علامات کا معائنہ کر کے کہا کہ وہ کسی ذہنی خلجان کا شکار تھی۔ مگر وہ علاج کروانے پر راضی نہ ہوئی۔ اس نے اصرار کیا کہ وہ بالکل تندرست ہے اور شیطان کو ادویات کے ذریعے نہیں نکالا جا سکتا۔ اس نے کہا: "چڑیل کا علاج کرنا بے سود ہے۔ میں موت کی مستحق ہوں اور بڑی خوشی سے مرنا قبول کر لوں گی، لیکن میری درخواست ہے کہ مجھے آگ میں ڈالنے کی بجائے تلوار سے مارا جائے۔" تب طبیب نے ایک چال چلی۔ اس نے عورت سے کہا کہ اس کی گردن پر تلوار کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ یوں وہ اسے گردن کو کٹنے کے قابل بنانے کے بہانے سے دوا پلانے پر راضی کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ تب طبیب کی ہدایات کے مطابق عورت کا علاج شروع ہوا۔ جسمانی ورزش، باقاعدہ خوراک اور بروقت نیند کے باعث اس کی ذہنی حالت بہتر ہو گئی، اور اسے جادوگری اور اپنی گردن کے بارے میں سب کچھ بھول گیا۔

Passau کے ایک طالب علم، کرسٹیانؔ ایلسن رائیٹر نے کچھ فوجیوں کو بلٹ پروف بنانے کے لئے انہیں ایک تعویذ لکھ کر دیا: "اے شیطان میری مدد کر، میں اپنا جسم و روح تیرے حوالے کرتا ہوں!" اس تعویذ کو نگلنا پڑتا تھا۔ ایلسن رائیٹر کا کہنا تھا کہ اس تعویذ کو نگلنے کے بعد 24 گھنٹے کے اندر اندر مر جانے والا شخص جہنم میں جائے گا جبکہ زندہ رہنے والا شخص ساری زندگی گولی سے محفوظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گا۔

ایک سا کسن کرنل کو فوج میں خدمات انجام دینے کے دوران دو مرتبہ گولی لگی، لیکن دونوں بار ایک Mansfeld-Thaler نے اسے بچا لیا۔ (یہ ایک تعویذ کا نام تھا)۔ اس واقعے کے باعث خیال کیا جانے لگا کہ Mansfeld-Thalers انسان کو بلٹ پروف بنا دیتے ہیں، اور ترکوں کے ساتھ جنگوں کے دوران شاہی فوج کے ہر افسر نے یہ تعویذ پہن رکھا تھا۔ اس وقت ان تعویذوں کی قیمت پندرہ گنا بڑھ گئی۔

مختلف قسم کی جادوئی چھڑیاں بہت بڑی تعداد میں بنائی گئیں۔ خیال تھا کہ وہ مدفون خزانوں کی جانب اشارہ دیتی تھیں۔ بے شمار منتر تو نے موجود ہیں جو عبرانی یا لاطینی زبان میں ہیں۔

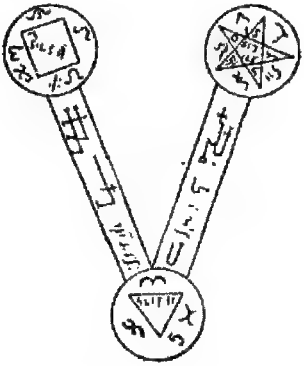

سپاہیوں کو موت سے بچنے کے لیے دیا جانے والا تعویذ "Virgulta Divina"

بالخصوص یہواہ اور Adnai کے نام بہت موثر خیال کیے جاتے تھے۔ قدیم دستاویزات میں ملنے والی جادوئی علامتوں میں سے مثلث، صلیب، پنج گوشہ اور سیاروں کی علامات کو ترجیح دی جاتی تھی، لیکن دیگر اشکال، مثلاً مربعے، شش گوشہ دائرہ اور آڑی ترچھی لائنیں بھی عام ہیں۔

تعویذ لکھنے والے کو روزے رکھنے اور دعائیں پڑھنے کے ذریعہ تیاری کرنا پڑتی تھی۔ اور اگر خزانہ نہ ملتا یا مطلوبہ مقصد پورا نہ ہوتو وہ سمجھتا کہ تیاری میں کوئی کمی رہ گئی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

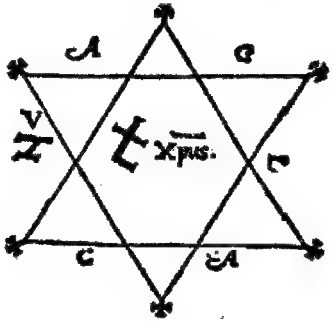

نیک روحوں کی مدد حاصل کرنے کا تعویذ

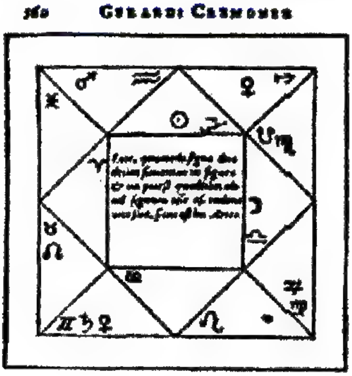

زائچے کے بارہ گھر

مستقبل کی پیش بینی کا سب سے عام طریقہ زائچے بنانا تھا۔ نجومی آج بھی اس عمل کے ذریعہ روزی کماتے ہیں۔

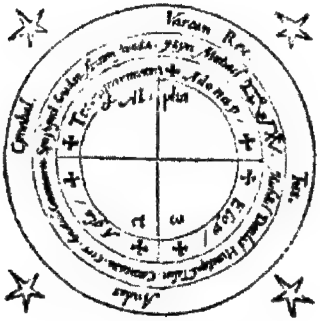

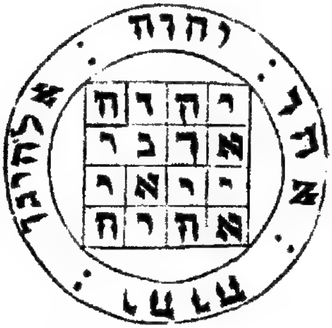

الوہی ناموں پر مشتمل تعویذ اور اتوار کے پہلے گھنٹے کی علامت

جادو کے مذہب کی پیدا کردہ حماقت کا عروج سائنسی سوچ رکھنے والے لوگوں کی تادیب تھا جن کے خیالات روایت سے متضاد تھے۔ نہ صرف مذہبی مصلحین، مثلاً ساوونارولا اور جان ہس، کو لادین قرار دے کر زندہ جلا دیا گیا، بلکہ گیارڈونو برونو جیسے مفکرین کا بھی یہی انجام ہوا۔ گلیلیو کو 70 برس کی عمر میں پوپ اربن کے حکم پر قید کر کے عدالتِ احتساب کے روبرو پیش کیا گیا۔ اسے تشدد و اذیت کی دھمکیاں دے کر مجبور کیا گیا کہ عوام کے سامنے زمین کی حرکت کے بارے میں اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کافرانہ" خیالات کو غلط قرار دے۔

ساوونارولا

ارتقاء کے فطری عمل کے دوران معجزات کا مذہب جادو کا مذہب بن گیا۔ جادوگری پر اعتقاد ثابت ہو گیا تھا اور جادوگری پر اعتقاد نے چڑیلوں کو زندہ جلانے اور مارنے کی رسم شروع کی۔
سائنس کو عروج حاصل ہونے پر جادوگری پر یقین ختم ہونا فطری بات تھی۔ آخرکار جادوگرنیوں کو جلانے کے لئے روشن کی گئی آگ اٹھارہویں صدی میں ٹھنڈی پڑنے لگی۔ جب تک عیسائیت کو جادو کا مذہب خیال کیا جاتا رہا تب تک چڑیلوں کو جلانے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 13

عدالت احتساب اور کافر

کافروں کے خلاف قانون

شیطان کی تاریخ کا افسوس ناک ترین باب وہ ہے جس میں شیطان کے چیلے خیال کئے جانے والے افراد کو اذیتوں کا نشانہ بنایا گیا۔ نشانہ بننے والے لوگوں میں فرقہ پرست، ملحد اور جادوگرنیاں شامل تھیں۔ مانویت پسندوں، Novatian پیوریطانیوں، Albigenses اور دیگر اختلاف رائے رکھنے والوں پر نہایت مضحکہ خیز الزامات عائد کئے گئے۔ کہا جاتا تھا کہ وہ نہایت فحش اور واہیات تقریبات میں شیطان کی پرستش کرتے تھے، اور شیطان کے ساتھ ان کے میل جول کو تفصیل سے بیان کیا گیا۔ جادوگری اور شیطان کی طاقت پر عمومی یقین کے دور میں کوئی بھی شخص شیطان کا خدمتگار ہونے کا ملزم ٹھہرایا جا سکتا تھا۔ چنانچہ جب Bremen کے بشپ نے Stendinger والوں سے زبردستی عشر لینے کی کوشش کی اور انہوں نے مدافعت کی تو انہیں شکست دی گئی اور شیطان پرست قرار دے کر تہہ تیغ کر دیا گیا۔ عیسائیت کے امیر ترین اور نہایت طاقتور اور حتیٰ کہ سب سے زیادہ راسخ العقیدہ سلسلے Templars پر صرف اس وجہ سے شیطان پرستی کا الزام لگا دیا گیا کیونکہ فرانس کا لالچی بادشاہ ان کی دولت اور قیمتی املاک چھیننے کا خواہش مند تھا۔ اور بے شمار شہریوں کو کسی نہ کسی طرح اس نہایت شرمناک توہم پرستی کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کا محرک کلیسیا، طاقتور طبقے کے مفادات، شدید جہالت اور کچھ موقعوں پر انسانی فلاح کے جذبات بھی تھے۔ بائبل کی کتاب ''خروج'' میں خداوند کا یہ حکم بھی اس بہیمانہ طرز عمل کی بنیاد بنا: ''تم کسی جادوگرنی کو زندہ نہ چھوڑنا۔''

جادوگرنیوں کو مارنے کا خبط اس دور کی ایک عام بیماری تھی۔ بہرحال اس بیماری کی وجہ صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلیسیا کو قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بہرحال کیتھولک اور پروٹسٹنٹ عیسائیت کے اعلیٰ حکام نہ صرف جادوگرنیوں کو مارنے کے نظریے کو مانتے تھے، بلکہ انہوں نے اسے قانون کی صورت بھی دی۔

کافروں کو بھی جادوگروں اور جادوگرنیوں والی کیٹیگری میں شامل کر دینا ایک فطری بات تھی، کیونکہ کلیسیا کی نظر میں وہ بھی ''شیطان کے پجاری'' تھے۔ بائبل میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ جو پیغمبر اور خواب دیکھنے والے لوگ اشاروں یا معجزوں کے ذریعہ بنی اسرائیل کو دوسرے دیوتاؤں کی عبادت کرنے پر مائل کرتے ہیں انہیں ''ہلاک کر دیا جائے۔'' (استثنا: 13 ب:5 تا 11)

ہم پڑھتے ہیں: ''اگر تیرا بھائی یا تیری ماں کا بیٹا یا تیرا بیٹا یا تیری بیٹی یا تیری ہم آغوش بیوی یا تیرا دوست جس کو تو اپنی جان کے برابر عزیز رکھتا ہے تجھ کو چپکے چپکے پھسلا کر کہے کہ چلو ہم اور دیوتاؤں کی پوجا کریں جن سے تو اور تیرے باپ دادا واقف بھی نہیں۔ یعنی ان لوگوں کے دیوتا جو تمہارے گرداگرد اور تیرے نزدیک رہتے ہیں یا تجھ سے دور زمین کے اِس سرے سے اُس سرے تک بسے ہوئے ہیں۔ تو تو اس پر اس کے ساتھ رضامند نہ ہونا اور نہ اس کی بات سننا۔ تو اس پر ترس بھی نہ کھانا اور نہ اس کی رعایت کرنا اور نہ اسے چھپانا۔ بلکہ اس کو ضرور قتل کرنا اور اس کو قتل کرتے وقت پہلے تیرا ہاتھ اس پر پڑے۔ اس کے بعد سب قوم کا ہاتھ۔ اور تو اسے سنگسار کرنا تاکہ وہ مر جائے کیونکہ اس نے تجھ کو خداوند تیرے خدا سے جو تجھ کو ملک مصر یعنی غلامی کے گھر سے نکال لایا، برگشتہ کرنا چاہا۔ تب سب اسرائیل سن کر ڈریں گے اور تیسرے درمیان پھر ایسی شرارت نہیں کریں گے۔''

سینٹ جیروم (340ء تا 420ء) نے اس حکم کی بنیاد پر ملحدوں کو سزائے موت دینے کا فیصلہ کیا۔ اور لیو اعظم (پوپ، 440ء تا 461ء) بھی اسی خیال کا حامل نظر آتا ہے۔

سپین کا عالم فاضل اور نیک بشپ Priscillian وہ پہلا ملحد تھا جس پر تشدد کیا گیا اور پھر 385ء میں Treves کے مقام پر چند پیروکاروں سمیت اس کا سر قلم کر دیا گیا۔ پرسیلیان کے معتقد نے اسے شہید کے طور پر احترام دیا اور ایک فرقہ بنایا جو کلیسیا کی جانب سے دین بدری کی سزاؤں کے باوجود طویل عرصہ تک قائم رہا۔ پوپ لیو اعظم نے پرسیلیان کے قتل کو جائز اور قابل تعریف گردانا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوپ الیگزینڈر سوم کے دور میں Tours کی مجلس کے موقع پر پہلی مرتبہ "Inquisitor" (محتسب) کا لقب استعمال ہوا (1613ء)۔ 1184ء میں ویرونا کی مجلس نے تمام بدعتیوں کو لعین قرار دیا اور حکم جاری کیا کہ اگر وہ اپنی روش سے باز نہ آئیں تو انہیں سزائے موت کے لئے غیر مذہبی حکام کے حوالے کر دیا جائے۔ پوپ انوسینٹ سوم (1198ء تا 1216ء) نے Albigenses کو کچلنے کی خاطر پاپائی نمائندوں کو بدعتیوں کے خلاف چارہ جوئی کا اختیار دیا۔ اس نے گریگوری ہفتم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ریاست پر کلیسیا کی بالادستی کی حمایت کی۔ اس نے فرانس کے فلپ آگسٹس کو ذلیل کیا، شہنشاہ اوٹو چہارم کو معزول کر دیا، جان آف انگلینڈ کو پوپ کی جاگیردارانہ حاکمیت تسلیم کرنے اور خراج ادا کرنے پر مجبور کیا۔ اس نے چوتھی صلیبی جنگ (1202ء تا 1204ء) شروع کی اور Albigenses کو دین بدر کیا۔ اس کی پاپائیت کے تحت کاستیلے کے ڈومینیک اور تولوسے کے بشپ کے مشورے پر نیا ڈومینیکی سلسلہ قائم کیا گیا جس کا مقصد عدالت احتساب کے لئے ورکنگ فورس بننا تھا۔ پوپ گریگوری IX نے اسی روایتی پالیسی کو زبردست جوش کے ساتھ اپناتے ہوئے 1224ء میں "مقدس دفتر" کے نام سے اٹلی میں ایک باقاعدہ احتسابی دفتر قائم کیا۔ 1229ء میں تولوسے کی مجلس نے گریگوری کی پالیسی کو قانونی صورت دی، اور یوں عدالت احتساب کلیسیا کا ایک باقاعدہ ادارہ بن گئی۔ پوپ ہی اس عدالت کی نگرانی کرتا تھا۔ اس سے پہلے تک پوپ کلیسیا کا حاکم مطلق نہیں بنا تھا۔ گریگوری IX نے 1232ء میں ڈومینیکوں کو پاپائی محتسب تعینات کیا جنہوں نے اپنے عہدے کے خوف ناک فرائض اس قدر خلوص کے ساتھ انجام دیئے کہ انہیں "خداوند کے سراغ رساں کتے" کا لقب ملا۔ فلورنس کے سانتا ماریا نوویلا گرجا گھر میں سیمون لیمی کی بنائی ہوئی ایک مشہور دیواری تصویر "Domini Canes" میں عدالت احتساب کے تصور کو پیش کرنے کے لیے شکاری کتوں کو بھیڑوں کے ریوڑ میں بھیڑیوں کا پیچھا کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

گریگوری IX (1227ء تا 1241ء) کو نارڈ آف ماربرگ کو جرمنی بھیجا اور اسے پورا اختیار دیا کہ جادوگری کے مرتکب تمام لوگوں کو ماخوذ کرے اور مجرموں کو آگ میں ڈال دے۔ کونارڈ نے اپنے آقا کے احکامات پر بڑی خوشی سے عملدرآمد کیا۔ اسے زبردست مدافعت کا سامنا کرنا پڑا!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ لوگ باغی ہو گئے، اور کولون، ترِیویز اور مائینس کے آرچ بشپوں نے بھی اس کی مخالفت کی۔ لیکن پُراعتماد کونارڈ نے ان تینوں کلیسیائی اعلیٰ عہدیداروں کے خلاف کارروائی سے بھی دریغ نہ کیا۔ کونارڈ جہاں بھی جاتا الاؤ روشن کر دیئے جاتے اور بہت سے لوگ اس کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے۔ مائینس کے آرچ بشپ نے پوپ کو خط میں لکھا:

> ''جو بھی اس کے ہتھے چڑھتا ہے اسے یا تو اپنی جان بچانے کے لیے فوراً اقبالِ جرم کرنا پڑتا ہے یا پھر انکار کی صورت میں اسے فوراً آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ ہر جھوٹی گواہی قبول کر لی جاتی ہے، لیکن انصاف کے تقاضے پورے نہیں کیے جاتے۔ ممتاز لوگوں کو بھی انصاف نہیں ملتا۔ بہت سے کیتھولکس نے ان الزامات کو قبول کرنے کی بجائے جلنا قبول کر لیا کیونکہ وہ خود کو بے گناہ سمجھتے تھے۔ غریب لوگوں نے اپنی جانیں بچانے کی خاطر جھوٹی گواہیاں دیں۔ لہٰذا بھائیوں نے اپنے بھائیوں، بیویوں نے شوہروں، نوکروں نے مالکوں پر الزامات عائد کیے۔ بہت سوں نے تحفظ حاصل کرنے کے لئے مذہبی عہدے داروں کو رقم ادا کی اور زبردست گڑبڑ پیدا ہوئی۔''

آرچ بشپ کا خط پوپ کو متاثر نہ کر پایا اور اس نے اپنا رویہ نہ بدلا۔ اس کے برعکس روم نے نہایت شدومد کے ساتھ اپنی پالیسی جاری رکھی۔ پوپ اربن V نے 1362ء میں ایک فرمان جاری کیا جس میں روم کے خلاف جذبات رکھنے والوں کو لعن طعن کی گئی۔

پوپ اربن V کافروں کے خلاف فرمان جاری کرتے ہوئے (1362ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریں اثناء عدالت احتساب کی کارروائی کو زبردست رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا۔ جب محتسب اعلیٰ نے Sayn کے کاؤنٹ ہنری کو تکفیر دین کے الزام میں ماخوذ کیا تو اسے Mayence میں منعقدہ جرمن مجلس کے سامنے پیش کیا گیا۔ مجلس کونارڈ کی اتھارٹی کے حق میں نہ تھی اور اس نے سنسر کا ووٹ پاس کر دیا۔ کونارڈ اپنی بے عزتی کا انتقام لینے کے لئے Paderborn سے روانہ ہوا لیکن 30 جولائی 1233ء کو متعدد اشراف زادوں نے ماربرگ کے قریب اسے گھیر کر مار ڈالا۔ جرمنوں کو سکھ کی سانس آئی۔ گریگوری IX نے کونارڈ کو ایک ولی اور شہید کا رتبہ دیا اور اس کی جائے شہادت پر ایک گرجا گھر بنوایا۔

جرمنی میں ''مقدس دفتر'' کو مسائل اور مخالفت کا سامنا تھا جبکہ فرانس میں لوئی متقی، فلپ عادل اور چارلس IV نے محتسبوں کو خوش آمدید کہا۔ محتسب Hugo de Beniols نے 1275ء میں تولوسے کے مقام پر متعدد سرکردہ لوگوں کو زندہ جلوا دیا تھا جن میں 65 سالہ Angele، لیڈی آف لیبارتھے بھی شامل تھی جس پر شیطان کے ساتھ مجامعت کا الزام لگایا گیا۔ بیان دیا گیا کہ اس نے لومڑ کے سر اور سانپ کی دم والے ایک عفریت کو جنم دیا تھا جو صرف بچوں کو کھاتا تھا۔ چارلس IV کے دور میں Bastile تعمیر کیا گیا کیونکہ اب تکفیر دین کے ملزموں کو رکھنے کے لئے جیلیں کم پڑ گئی تھیں۔ چارلس VI کی حکومت کے دوران فرانس میں جادوگروں کی تادیب کا سلسلہ کچھ مدھم ہوا، کیونکہ روم اور آوی نیون (Avignon) کے درمیان عظیم پھوٹ نے پاپائیت کو کمزور کر دیا تھا۔ دو پولس کی جانب سے اپنے معتقدوں پر عائد کردہ لعنتیں رحمتوں کی صورت میں تبدیل ہوتی نظر آتی تھیں۔ Langres کا Synod (1404ء) فال گیروں کو بدمعاش قرار دیتا ہے۔ اس نے کہا کہ شیطان کے زیر اثر لوگ مجاہدے اور ریاضت کے ذریعہ نجات کی امید رکھ سکتے ہیں۔ تولوسے کے ٹریبونل (1606ء) نے تیرہ افراد کو جرمانوں، روزے رکھنے، زیارتیں کرنے اور خیرات دینے کے سوا کوئی سزا نہ دی۔ جبکہ محتسب کو ضبط شدہ جائیداد اور دولت میں خرد برد کا ملزم ٹھہرایا گیا۔ بادشاہ چارلس VI نے اس کی تنخواہ ضبط کر لینے کا حکم دیا۔

عدالت احتساب کو سب سے بہتر حالات سپین میں ملے۔ کاسٹیلے کے محتسب اعلیٰ N Eymerich کے جاری کردہ "Directorium inqusitorum" میں ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدس دفتر کی کارروائیوں، اس کے نظام جاسوسی، تشدد کے طریقوں اور لوٹ مار کی ایک واضح تصویر نظر آتی ہے۔

ہسپانوی عدالت احتساب کا نشان

Eymerich کے جانشین Torquemada اور Ximenes نے بہت سخت رویہ اختیار کیا۔ سب سے زیادہ امیر، طاقتور، عالم فاضل افراد کو ایک ہی چھڑی سے ہانکا گیا، حتیٰ کہ Carranza کا آرچ بشپ بھی عدالتِ احتساب سے بچ نہ سکا۔

پندرھویں صدی کے آغاز میں ایک جرمن ڈومینیکی راہب Johannes Nider نے "جادوگر اور ان کے فریب" نامی کتاب شائع کی۔ ساتھ ہی پوپ یوجین IV (1431ء تا 1447ء) نے محتسبوں کے نام ایک پیغام میں انہیں زیادہ سختی سے کام لینے کا کہا۔ جادوگری کی حقیقت کے خلاف پرچار کرنے والے سینٹ جرمین کے پرائر ولیم واں ایڈلین کو گرجا گھر میں جا کر سرعام معافی مانگنا پڑی، اور ساتھ ہی یہ اقبال بھی کرنا پڑا کہ وہ شیطان کی عبادت کرتا تھا۔ حراست کے دوران ہی موت نے اسے مزید اذیتیں اور ذلت سہنے سے بچا لیا۔ 1458ء میں جے نکولاس بھی جادوگروں کے ساتھ ہونے والے سلوک کے خلاف نظریات پر مبنی ایک کتاب کے ساتھ میدان میں اترا۔ اس نے ایڈلین کے کیس کو بطور دلیل استعمال کیا۔ آخر کار جادوگروں کی تادیب کے لئے کارروائیوں کی تمام مخالفت دبا دی گئی۔

ڈومینیکی سلسلے کے رکن محتسب Pierre le Broussart نے متعدد افراد کو اپنے ٹریبونل میں حاضر ہونے اور شیطان کے ساتھ تعلقات کا اعتراف کرنے پر مجبور کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادوگروں کی تادیب کے عمل کو 1484ء میں پوپ انوسینٹ VIII کے فرمان سے نئی تحریک ملی۔ دراصل جرمنی کے محتسبوں نے شکایت کی تھی کہ انہیں اپنے فرائض کی انجام دہی میں کچھ مشکلات کا سامنا ہے۔ پوپ نے کیتھولک عقیدے کو مضبوط اور جادوگروں کے جرائم کا خاتمہ کرنے کی غرض سے انہیں مطلوبہ رعائتیں اور اختیارات دے دیے۔

پوپ انوسینٹ VIII کا فرمان صرف جرمنی کے حوالے سے تھا، لیکن دیگر پوپس، مثلاً الیگزینڈر VI، جولیس II، لیو X اور ہیڈریان IV نے بھی اسی جذبے کے ساتھ فرامین جاری کیے۔

جادوگروں کی تادیب ہمیں محض ایک سیدھی سادی بدمعاشی معلوم ہوتی ہے، لیکن حقیقت میں ایسا نہیں تھا۔ اس کی گہری مذہبی بنیادیں تھیں، جیسا کہ ہمیں جان ٹرائی تھیمس کی تصنیف Malleus Maleficarum سے پتہ چلتا ہے۔ جان نے جوآکم کی درخواست پر اس موضوع پر تحقیق کی اور کئی سال کی محنت کے بعد دنیا کے سامنے اپنے خیالات چار جلدوں میں پیش کیے (16 اکتوبر 1508ء)۔ تب اس کی عمر 36 برس تھی۔ جان ٹرائی تھیمس نے جادوگروں اور جادوگرنیوں کی چار اقسام بیان کیں:

1۔ جو زہر اور دیگر فطری طریقوں سے لوگوں کو نقصان پہنچاتے یا ہلاک کرتے ہیں۔

2۔ جو جادو منتر کے ذریعہ لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

3۔ جو دیگر فطری ذرائع سے کام لیتے ہیں، اور

4۔ جن کا حقیقتاً شیطان کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔

ٹرائی تھیمس کو یقین تھا کہ ان ضرر رساں مخلوقات سے محفوظ رہنے کا واحد طریقہ انہیں آگ میں جلا دینا ہے۔ وہ کہتا ہے: "قابلِ افسوس بات یہ ہے کہ تمام ممالک میں چڑیلوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ کوئی بھی چھوٹا یا بڑا گاؤں ایسا نہیں جس میں تیسرے اور چوتھے قسم کی ایک چڑیل نہ رہتی ہو۔ لیکن خدا اور فطرت کے خلاف ان جرائم کی سزا دینے والے جج کس قدر کم ہیں۔"

وہ مزید کہتا ہے: "انسان اور جانور ان عورتوں کی وجہ سے ہلاک ہوتے ہیں، اور کوئی بھی شخص یہ نہیں سوچتا کہ اس کی وجہ جادوگری ہے۔ بہت سے لوگ سنگین بیماریوں میں مبتلا ہیں لیکن انہیں یہ تک معلوم نہیں کہ ان پر کسی چڑیل نے جادو کر رکھا ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادوگری کے عظیم خطرات غیر معمولی اقدامات کے متقاضی لگتے تھے۔ چنانچہ نہایت بہیمانہ اور بربری انداز میں تشدد ہونے لگا۔

مشتبہ افراد کو پانی اور آگ کی آزمائشوں سے گزارا جاتا، لیکن موخرالذکر آزمائش کو ترجیح دی جاتی تھی۔ KÖnig نے اپنی کتاب میں اس موضوع پر بات کی ہے:

پانی کے ذریعہ آزمائش

ہم ایک کیس کے بارے میں جانتے ہیں جس میں ملزم کامیابی کے ساتھ آگ کی آزمائش سے گزر گیا۔ 1485ء میں بلیک فاریسٹ کے مقام پر اینا نتی نامی عورت نے سرخ گرم لوہے کو ہاتھ میں لے کر خود کو بری الذمہ ثابت کر دیا تھا۔ پانی کی آزمائش بہت پرانی ہے۔ لڈوگ متقی نے اس کا خاتمہ کر دیا لیکن Rheims کے Hinkmai نے اس دستور کا دفاع کیا۔ کلیر واکس کے برنہارڈ کے دور میں مانویت پسندوں کے خلاف اس کا استعمال ہوا۔ پوپ انوسینٹ سوم نے 1215ء میں دوبارہ اسے ممنوع قرار دیا"۔ قانون کی مشہور کتاب "The Saxon Mirror" میں کہا گیا ہے (1230ء) کہ اگر دو افراد ایک ہی چیز کے دعویدار ہوں اور کوئی تیسرا گواہ موجود نہ ہو تو فیصلہ پانی کی آزمائش کے ذریعہ ہونا چاہئے۔

تیرھویں صدی کی ہی کتاب "Mirror of Swabians" میں بھی یہی خیال موجود ہے۔ سولہویں صدی میں یہ دستور تقریباً ہر جگہ موجود تھا۔ اس کی تہہ میں موجود تصور کے متعلق Konig ہمیں بتاتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"پانی کی آزمائش کے حوالے سے متضاد آراء پائی جاتی ہیں۔ ایک رائے کے مطابق یہ دیکھا جاتا تھا کہ ملزم کتنی دیر تک زیر آب رہ سکتا تھا؛ دوسری رائے کے مطابق اگر ملزم ڈوب جاتا تو اسے بے گناہ سمجھا جاتا، اور اگر وہ تیر کر اوپر آ جاتا تو اسے مجرم قرار دیا جاتا۔"

محتسبوں کے زیرِ استعمال تشدد کے آلات کی تفصیل سن کر ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں: انگوٹھے کو کسنے والا آلہ (تھمب سکریو)، عضو گیرہ، ناخن کھینچنے کے لئے زنبور، سرخ گرم سلاخیں، زنجیریں، شکنجے، کیلوں والے تختے...... اس کے علاوہ عورت کے جسم کے سائز کا ایک کھوکھلا تابوت نما آلہ جس کے اندر چاقو اس طرح لگے ہوتے تھے کہ اسے بند کرنے پر مجرم کا جسم چھلنی ہو جائے۔

تشدد کے ان آلات کی ایجاد میں زبردست اختراعی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا گیا۔

نیورمبرگ میں ایک تعذیب خانہ

جلاد اپنے پیشے پر فخر کرتے تھے' اور کسی مجرم سے اقبال جرم نہ کروا سکنے کو اپنی توہین سمجھتے تھے۔ یقیناً یہی چیز محتسبوں کو درکار بھی تھی۔ کوئی لادین، جادوگر یا چڑیل اپنے حوالے کئے جانے پر وہ عموماً یہ دھمکی دیا کرتے تھے: "تم پر تشدد کر کے تمہیں اتنا دبلا کر دیا جائے گا کہ سورج کی روشنی تمہارے آر پار نظر آنے گی۔" تعذیبی آلات بہت خوف ناک لگتے ہیں لیکن طریقہ کار ہمارے تصور سے بھی زیادہ خوف ناک تھا۔ تعذیب شروع ہونے سے پہلے ملزم کو ایک محلول پلایا جاتا جس میں سابقہ جلائی ہوئی چڑیلوں کی راکھ گھولی ہوتی تھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ تشدد کرنے والے اہل کار جادوگری کے اثر سے محفوظ رہیں۔ تہہ خانے کی گندگی قیدی کو بدحواس کرنے اور اقبال جرم پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مائل کرنے کے لئے کافی موثر تھی۔ اسے اکثر دیوار کے ساتھ باندھ دیا یا پھر بھاری بوجھ تلے لٹا دیا جاتا۔ اس طرح چوہے اور کیڑے مکوڑے اسے مسلسل اذیت میں مبتلا رکھتے۔

یہاں ہم 1631ء میں ایک عورت پر ہونے والے تشدد کی خوفناک تفصیل بیان کریں۔

(1) جلاد نے عورت کو (جو حاملہ تھی) شکنجے میں کس دیا۔

(2) شکنجے کو کسے جانے پر بھی اس نے اقبال جرم نہ کیا تو یہی عمل دوہرایا گیا۔ جلاد نے اس کے ہاتھ باندھ دیئے، اس کے بال کاٹے، اس کے سر پر برانڈی ڈالی اور آگ لگا دی۔

(3) جلاد نے عورت کی بغلوں میں سلفر ڈالی اور اسے آگ دکھائی۔

(4) عورت کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ اسے چھت تک بلند کر کے نیچے پھینکا گیا۔

(5) کچھ گھنٹوں تک یہی عمل بار بار دہرایا گیا۔ تب جلاد اور اس کے معاون کھانا کھانے چلے گئے۔

(6) واپس آنے پر سرکردہ جلاد نے ملزمہ کے ہاتھ پاؤں پشت پر باندھ دیئے۔

(7) اس کی کمر پر برانڈی چھڑک کر آگ لگائی۔

(8) پھر اس کی کمر پر بھاری بوجھ لاد دیا گیا۔

(9) اس کے بعد عورت کو دوبارہ شکنجے میں کسا گیا۔

(10) اس کی پشت پر ایک کیلوں والا تختہ رکھ کر اسے دوبارہ چھت تک اوپر اٹھایا گیا۔

(11) جلاد نے دوبارہ اس کے پاؤں باندھے اور ان کے ساتھ 50 پاؤنڈ کا وزن لٹکا دیا۔ عورت کو اپنے دل رکتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

(12) یہ بھی کافی ثابت نہ ہوا تو جلاد نے اس کے پیر کھولے اور اس کی ٹانگوں کو ایک شکنجے میں اتنا دبایا کہ اس کے پنجوں سے خون نکلنے لگا۔

(13) اس کے بعد عورت کے جسم کو مختلف سمتوں میں کھینچا اور نوچا گیا۔

(14) اب جلاد نے تیسرے درجے کا تشدد شروع کیا۔ اس نے اسے ایک بنچ پر لٹایا اور بولا: "میں تمہیں ایک، دو، تین، آٹھ روز یا چند ہفتے تک نہیں بلکہ آدھے سال، ساری زندگی تک تشدد کا نشانہ بناؤں گا حتیٰ کہ تم اعتراف جرم کر لوگی۔ میں تمہیں تشدد سے مار ڈالوں گا اور پھر آگ میں ڈال دوں گا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(15) جلاد کے معاون نے اسے ہاتھوں سے باندھ کر چھت سے لٹکا دیا۔

(16) تب جلاد نے ملزمہ کو گھوڑے کے چابک مارے۔

(17) عورت کو چھ گھنٹے تک شکنجے میں کسے رکھا گیا۔

یہ سب پہلے دن کے تشدد کی تفصیل ہے۔ یہ بربری یا بہیمانہ نہیں بلکہ شیطانی ہے۔ اور یہ تمام کام خدا کے نام پر، مسیح کے مذہب کی خاطر اور عیسائی کلیسیا کے اعلیٰ ترین حکام کے حکم پر کیے جاتے تھے!

جادوگروں کو اذیت دینے کی ہزاروں مثالیں پیش کرنے کے لئے کئی ضخیم جلدیں درکار ہیں۔ اور ہر مثال اس قدر روح فرسا ہے کہ ہم انہیں نظر انداز کر دینا بہتر سمجھتے ہیں۔

آگزبرگ کا فرشتہ

اپنے مقاصد پورے کرنے کی خاطر جادوگروں کی تعذیب صاحب اختیار لوگوں کے لئے ایک آسان ہتھیار تھا۔ ایک خوبصورت عورت Agnes کا کیس اس کی المناک مثال ہے۔ وہ ایک حجام کی بیٹی اور بواریا کے ڈیوک البریخت کی محبوبہ تھی۔ Agnes تقریباً 1410ء میں Biebrach کے مقام پر پیدا ہوئی۔ غالباً اس وقت وہ آگزبرگ میں ایک گھریلو ملازمہ کے طور پر کام کرتی تھی جب ڈیوک ارنسٹ کا بیٹا ڈیوک البریخت آف ورٹمبرگ اس کا آشنا بنا۔ وہ غیر معمولی حد تک خوب صورت، سنہری بالوں والی، نرم و نازک اور تیکھے نقوش کی حامل عورت تھی۔ حتیٰ کہ دشمن بھی اس کے حسن کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکے۔ ڈیوک البریخت اور اگنس کے تعلقات کے بارے میں ہماری معلومات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ بس ہم اتنا جانتے ہیں کہ وہ اسے اپنے ساتھ کاؤنٹی ووہمبرگ کی رہائش گاہ پر لے گیا۔

البریخت کے باپ ڈیوک ارنسٹ کو ووہمبرگ میں اگنس کی موجودگی کا علم تھا لیکن اس نے زیادہ توجہ نہ دی۔ آخر کار اسے اپنی ڈچی کا ایک قانونی وارث پیدا کرنے کی فکر ہوئی۔ تب اس نے اپنے بیٹے سے درخواست کی کہ وہ برونزوک کے ڈیوک ایرک کی بیٹی سے شادی کر لے لیکن البریخت نے انکار کر دیا کیونکہ وہ اگنس سے محبت کرتا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام منت سماجت بے سود جاتے دیکھ کر ڈیوک ارنسٹ نے اپنے بیٹے کو اس کم ذات دوشیزہ سے الگ کرنے کے دیگر طریقوں کے متعلق سوچنا شروع کر دیا۔ ایک عوامی ٹورنامنٹ کے موقع پر اس نے ججوں کو حکم دیا کہ وہ البریخت کو شمولیت نہ کرنے دیں کیونکہ وہ ایک طوائف کی خاطر اپنے فرزندانہ فرائض سے غافل ہو گیا تھا۔ البریخت بہت پریشان اور مایوس ہوا۔ اس نے وومبرگ واپس آتے ہی ایگنس کو اپنی بیوی بنانے کا اعلان کر دیا۔ وہ اپنے چچا ڈیوک ولیم کے مشورے پر Straubing قلعے میں چلا گیا۔ اس نے قلعے کو ایگنس کے لئے مخصوص کیا اور وہ ڈچس ایگنس کہلانے لگی۔

بیچاری عورت نے شان و شوکت کا حظ نہ اٹھایا۔ اسے بوڑھے ڈیوک کے غصے کا خوف تھا۔ اس نے اپنے افسوس ناک انجام کو محسوس کرتے ہوئے Straubing میں Carmelites کی خانقاہ میں اپنا مقبرہ بھی تعمیر کروالیا۔ اس کی خوشیوں کا دور بہت مختصر نکلا۔

البریخت کی عدم موجودگی میں ڈیوک ارنسٹ نے ایگنس کو پکڑ کر جیل میں ڈالا اور چڑیل قرار دے دیا۔ مقدمہ شروع ہونے سے پہلے ہی فیصلہ ہو چکا تھا۔ اعلان کیا گیا کہ اس نے ڈیوک البریخت پر جادو کر کے ڈیوک ارنسٹ کے خلاف ایک جرم کا ارتکاب کیا تھا، لہٰذا اسے دریا میں غرق کیا جائے گا۔ ڈیوک ارنسٹ نے حکم پر دستخط کیے۔

جلاد ایگنس کو Straubing میں پل پر لے گئے اور اسے ایک بہت بڑے ہجوم کی موجودگی میں نیچے پھینک دیا۔

ایگنس کو ڈیوک کے حکم پر چڑیل قرار دے کر پانی میں پھینکنے کا منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن پانی کا ریلا اسے کنارے پر لے آیا اور وہ اپنی گوری بازو اٹھا کر لوگوں سے مدد کی اپیل کرنے لگی۔ لوگوں کو ترس آیا، لیکن ایک جلاد نے بوڑھے ڈیوک کے غصے سے خوفزدہ ہو کر ایک لمبا سا ڈنڈا پکڑا اور اس کے سنہری بالوں میں پھنسا کر اسے ڈبو دیا، حتیٰ کہ وہ مر گئی۔ یہ سن 1435ء کا واقع ہے۔ ایگنس Straubing کے سینٹ پیٹرز قبرستان میں دفن ہوئی۔

ڈیوک البریخت کو واپسی پر جب اپنی محبوبہ ایگنس کی خوف ناک موت کا پتہ چلا تو اس نے انتقام لینے کی قسم کھائی اور اپنے کزن ڈیوک لڈوگ آف بواریا کی مدد سے اپنے باپ کے خلاف زبردست جنگ شروع کر دی۔ تاہم' شہنشاہ نے ثالث بن کر Basel کی مجلس میں دونوں باپ بیٹے میں مصالحت کروا دی۔

ڈیوک ارنسٹ نے معصوم مقتولہ کی قبر پر ایک گرجا خانہ تعمیر کروایا اور اس کی روح کو ایصال ثواب کے لئے ہفتہ وار دعائیں پڑھے جانے کا حکم دیا۔ تب ڈیوک البریخت نے برونزوک کی شہزادی اینا سے شادی کر لی اور دس بچوں کا باپ بنا، البتہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی ازدواجی زندگی باعث مسرت تھی۔

1447ء میں ڈیوک البریخت نے ایگنس کی لاش کو Carmelite خانقاہ میں منتقل کر لیا۔ ایگنس کے نام کو لافانی بنا دینے والے شاعروں اور اس کی یاد کو آج بھی عزیز رکھنے والے اہل بواریا نے اسے ''آگزبرگ کا فرشتہ'' کہا۔

ایک نہایت مضحکہ خیز واقع ایک شیطانی مرغے کے بارے میں ہے جس نے انڈہ دے دیا تھا۔ اس بے چارے مرغے پر مقدمہ چلایا گیا اور پھر سرعام آگ میں ڈال دیا گیا۔

ہم چڑیلوں اور جادوگروں کو اذیت دینے کے مزید واقعات بیان کرنے سے اجتناب کریں گے۔ بس اتنا بتاتے چلیں کہ یہ عمل بعد میں ایک باقاعدہ کاروبار کی صورت اختیار کر گیا جس میں جج، جلاد، محتسب، الزام عائد کرنے والے اور گواہ سب ملوث تھے۔ آج بھی نام نہاد مہذب نسلوں میں جادوگری پر یقین کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے مگر اس کا اظہار اب پہلے جیسی خام صورتوں میں نہیں ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 14

عہدِ اصلاح

''ری فارمیشن'' یا عہد اصلاح اگرچہ متعدد حوالوں سے ترقی کی جانب ایک بہت بڑا قدم تھا لیکن اس نے بھی شیطان پر اعتقاد میں کوئی اچانک تبدیلی پیدا نہ کی۔ بلکہ یہ رجحان زیادہ سے زیادہ واضح ہوتا گیا اور شیطان کی تعبیر نفسیاتی مفہوم میں کی جانے لگی۔ اب وہ فطرت کی خوفناکیوں یا اردگرد کی معروضی حقیقت میں نہیں بلکہ ہمارے اپنے دل کی خواہشات، امنگوں، تکبر، لالچ اور دنیاوی مسرتوں میں موجود تھا۔

عیسائیت دو حصوں میں بٹ گئی: ایک تو رجعت پسند جو روم کی روحانی بالادستی کے حامی رہے اور دوسرے پروٹسٹنٹ جنہوں نے کلیسیا کی روایتی حاکمیت کو مسترد کیا اور زندگی میں مختلف طریقوں سے اصلاح کے لئے جدوجہد کرنے لگے۔ اس قسم کے بے چینی والے ادوار ہجو نگاری کے لئے بہت سازگار ہوتے ہیں۔ لہٰذا دونوں دھڑوں کی رقابت میں شیطان نے ایک اہم کردار ادا کیا۔

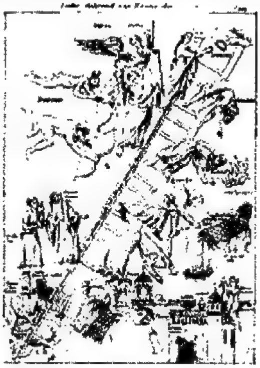

شیطانی تحریصات اور زندگی کی سیڑھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اصلاح" صرف اصلاح شدہ کلیساؤں تک ہی محدود نہ رہی بلکہ خود رومن چرچ بھی اس سے فیض یاب ہوا۔ رد اصلاح (جس کی روح رواں یسوعی تھے) ایک گہرے مذہبی جذبے سے جنم لینے والی ایک نہایت سنجیدہ اور کٹر تحریک تھی۔ لیکن توہم پرستی کی جانب مائل تصوف نے ابتدا میں ہی اسے تاریک کر دیا۔ اس میں آزادی، ترقی، سائنسی جستجو اور سچائی کی تلاش کرنے کے جذبے کا فقدان تھا۔ جبکہ یہ چیزیں پروٹسٹنٹ ازم میں موجود تھیں۔

تاہم یہ امر قابل غور ہے کہ اخلاقی عنصر کو اولیت دی گئی، اور دونوں دھڑے اس بارے میں اتفاق کرنے لگے کہ اخلاق ہی مذہب کی حتمی کسوٹی ہے۔

شیطان کو گناہ اور تحریص سمجھنے کا تصور نیا نہیں، لیکن گناہ اور تحریص کے تصور کو اب موضوعی حالتوں کی نفسیاتی صورت حال کے طور پر سمجھا جانے لگا۔

مارٹن لوتھر

مارٹن لوتھر کا نظریۂ شیطان اپنے عہد کی پیداوار تھا۔ اس نے ہر جگہ پر شیطان کو دیکھا اور متواتر اس کے ساتھ نبرد آزما رہا اور خدا پر ایمان کے ساتھ اسے شکست دی۔ اس نے پوپ کو مجسم شیطان یا اینٹی کرائسٹ (دجال)، جبکہ رومن کلیسا کو شیطان کی بادشاہت قرار دیا۔

لوتھر کی نظر میں شیطان ایک حقیقی طاقت، ایک ٹھوس شخصیت تھا اور وہ اسے خداوند کا جلاد قرار دیتا ہے۔ خدا کو ایک نوکر کے طور پر شیطان کی ضرورت ہے' وہ اس کی خباثت کے ذریعہ بھلائی کی ترغیب دیتا ہے۔

شیطان پر لوتھر کا یقین نہ صرف حقیقت پسندانہ بلکہ بچگانہ حد تک معصومانہ تھا۔ وہ کام کرنے کے دوران اس کی مسلسل مداخلت کے لئے تیار رہتا اور آرام کرتے وقت اسے توقع ہوتی کہ شیطان خلل انداز ہو گا۔ لوتھر شیطان سے خوف زدہ تو نہیں تھا لیکن شیطان پر فتح پانے کے لئے اس کی کوششیں، ں بات کا کافی ثبوت ہیں کہ وہ اسے بہت طاقتور سمجھتا تھا۔

آہستہ آہستہ لوتھر اور شیطان کے درمیان واقفیت بڑھتی چلی گئی۔ وہ ہمیں بتاتا ہے: "آج صبح سویرے جب میں جاگا تو وہ آ گیا اور میرے ساتھ جھگڑا کرنے لگا۔ اس نے کہا کہ میں ایک بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑا گناہگار ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ او شیطان! کیا تو مجھے کوئی نئی بات نہیں بتا سکتا؟"

لوتھر کا خیال تھا کہ شیطان جادوگروں اور جادوگرنیوں کو ان کے شیطانی مقاصد میں مدد دیتا ہے۔ اس نے کہا کہ چڑیلوں کو ہلاک کر دینا چاہئے۔ لیکن ایک حقیقی مقدمے میں جب اس سے رائے مانگی گئی تو اس نے گہری چھان بین پر زور دیا۔

اگرچہ یہ بات درست ہے کہ شیطان کے بارے میں لوتھر کے نظریات اپنے ہم عصروں جیسے ہی بیگانہ تھے، لیکن یہ قرار دینا ناانصافی ہوگی کہ عہد اصلاح نے شیطان پرستی کی بربری توہمات کو دبانے کے لئے کوئی اقدام نہ کیا۔

تحریص..... برائی کا پروٹسٹنٹ تصور

لوتھر نے مطالبہ کیا کہ مسیح کو نہ صرف انسانیت کا نجات دہندہ تصور کیا جائے، بلکہ ہر شخص کو یہ کہنے کے قابل ہونا چاہئے: "وہ مجھے بچانے کے لئے شخصی طور پر آیا۔" یوں اس نے انسانوں کے دلوں میں مذہبی زندگی کو جاگزیں کیا اور اعلان کیا کہ رسومات اور کفارے ادا کرنے سے نجات نہیں ملتی بلکہ نجات پانے کے لئے شیطان کی تحریصات کو کچلنا ہوگا۔ تقریبات کو باعث نجات سمجھنے والے لوگ اب بھی اس پاگان نظریے سے متاثر ہیں کہ قربانیوں اور جھاڑ پھونک کے ذریعہ برائیوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔

اگرچہ لوتھر نے جبلی طور پر ہر قسم کی تعذیب کو ناپسند کیا لیکن اس میں وہ اعتقادات بدستور موجود تھے جو جادوگروں کے خلاف کارروائیوں کی وجہ بنے۔ چنانچہ ہم پروٹسٹنٹ ممالک میں بھی عدالت احتساب کی پھیلائی ہوئی دہشتیں دیکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروٹسٹنٹ نظریہ شیطان کے بارے میں دلچسپ ترین کتاب "Theatrum Diabolorum" ہے جو سگمنڈ فیئر ابینڈ نے لکھی۔ اس میں شیطانوں کے وجود، اختیار، فطرت اور خباثتوں کے متعلق لوتھر کے پیروکاروں کے نکتہ ہائے نظر اکٹھے کیے گئے ہیں۔ شیطان پر لوتھر کا اعتقاد کافی خام سا تھا، لیکن اس نے مطالبہ کیا کہ ہر شخص کو ذاتی طور پر شیطانی قوتوں کے ساتھ لڑنا چاہیے، اور کسی کلیسیاء، اولیاء یا دعائیہ رسوم نجات دلانے کی قوت نہیں رکھتیں۔ لوتھر کے پیروکاروں نے یہ تمام خصوصیات بدستور قائم رکھیں۔

ناپاکی اور غیر متقی پن کا شیطان

فیئر ابینڈ کی کتاب میں کافی نمایاں آدمیوں کے بہت سے مضامین موجود ہیں۔ ریورنڈ ہو کر 48 ابواب میں شیطانوں کے حوالے سے تقریباً تمام ممکنہ مسائل کی وضاحت کرتا ہے۔ اس کے خیال میں شیطانوں کی تعداد کم از کم 26،65،86،67،76،664 ہے۔

دیگر نے خصوصی قسم کے شیطانوں کے متعلق بتایا مثلاً:

توہین مذہب کا شیطان	رقص کا شیطان
شکار کرنے والا شیطان	شراب کا شیطان
ناپاکی کا شیطان	جبر و استبداد کا شیطان
کاہلی کا شیطان	غرور کا شیطان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تقریباً سبھی مقالات ادبی اور الہیاتی حیثیت میں کمتر ہونے کے باوجود انسانی برائیوں میں سے شیطان کی دریافت کا منطقی رجحان دکھاتے ہیں، اور یہ طریقہ کار بعد میں زیادہ مضبوط ہوتا گیا، پروٹسٹنٹ ماہرین الہیات نے شیطان کو ایک مجرد تصور اور برائی کی شخصی صورت قرار دیا۔ تاہم یہ اقدام ایک دم ہی نہیں اٹھا لیا گیا، اور انسانیت نے اس معاملے میں بہت سے نشیب و فراز، اختلافات اور تنازعات کا سامنا کیا۔

شیکسپیئر

پروٹسٹنٹ شیطان کیتھولک شیطان کے مقابلہ میں کچھ مہذب ہو گیا، کیونکہ پروٹسٹنٹ ممالک میں تہذیب تیزی سے ترقی کر رہی تھی۔ اس ترقی پر غور کرنے کے لئے آیئے پندرھویں صدی کی ابتدا کے ایک مصنف Wyntoun اور شیکسپیئر کا موازنہ کرتے ہیں۔ Wyntoun کی چڑیلیں بدصورت اور بوڑھی ہیں۔ شیکسپیئر کی چڑیلیں بھی خوبصورت تو نہیں لیکن وہ دلچسپ اور شاعرانہ ضرور ہیں۔ یہ تحریص کی ایک شاعرانہ انداز میں پیش کش ہے۔ اور شیکسپیئر نے متعدد جگہوں پر لفظ شیطان کا استعمال بھی تحریص کے معنوں میں کیا۔ ہم ہیملٹ میں پڑھتے ہیں: ”شیطان ایک خوشگوار روپ اختیار کرنے پر قادر ہے۔“ اور اس جملے کا مفہوم واضح طور پر نفسیاتی ہے۔

میکبتھ چڑیلوں سے گفتگو کرتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملٹن

ایک شاعرانہ شخصیت کی حیثیت میں پروٹسٹنٹ شیطان کو ملٹن نے مزید سنوارا۔ اور ملٹن کے شیطان نے اخلاقی طاقت، خود مختاری اور مردانہ وجاہت حاصل کر لی جو اس کے آباؤ اجداد میں سے کسی کو بھی حاصل نہ تھی۔ ملٹن کے شیطان کی خصوصیات بہترین انداز میں Taine نے بیان کی ہیں۔ وہ آدم اور حوا کے بارے میں ملٹن کے بیان کا مضحکہ اڑاتا ہے جو اس کے عہد کے شادی شدہ جوڑے کے انداز میں باتیں کرتے ہیں۔ اس نے خدا کی تصویر کشی پر بھی تنقید کی۔ وہ کہتا ہے: "خدا اور شیطان کے درمیان کیسی زبردست تمیز کی گئی ہے۔ ملٹن کا یہوواہ ایک سنجیدہ قسم کا بادشاہ ہے۔" اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ ملٹن کا شیطان "گم گشتہ بہشت" کا ہیرو ہے، اور بلاشبہ وہ انگریزی زبان کی عظیم ترین مذہبی رزمیہ میں نہایت ہمدرد شخصیت نظر آتا ہے۔ ہم اس کے احساس خودی کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ شیطان کہتا ہے:

کیا تلافی کے لئے کوئی جگہ موجود نہیں؟

ہر جگہ صرف اور صرف اطاعت کے لئے ہے......

اور ملٹن کا شیطان کس قدر شریف ہے! اس نے شیطان کی صورت میں انگلش انقلاب کی روح کو مجسم کیا، ملٹن کا شیطان ایک نااہل حکومت کے سامنے ایک قوم کا اظہار آزادی ہے۔ آزادی سے محبت اس کے کردار کو نمایاں کرتی ہے۔ Taine اس کے بارے میں بتاتا ہے:

> "قرون وسطیٰ کا قابل نفرت شیطان ملٹن کے ہاں ایک دیو اور ہیرو کی صورت اختیار کر گیا۔ وہ طاقت میں کمتر ہونے کے باوجود پروقار ہے، کیونکہ وہ خوشی خوشی غلام بننے پر آزادی کی تکالیف کو ترجیح دیتا اور اپنی شکست اور اذیتوں کو ایک رفعت اور مسرت کے طور پر خوش آمدید کہتا ہے۔"

اگر پروٹسٹنٹ ازم نے صدیوں پہلے ہی شیطان کو ملعون قرار نہ دے دیا ہوتا تو شاید ملٹن کا شیطان خدا کی جگہ لے لیتا اور شیطان پرستوں کا ایک نیا فرقہ وجود میں آجاتا۔

پروٹسٹنٹ ممالک کے عام لوگ "گم گشتہ بہشت" کے طاقتور ہیرو کے بارے میں کچھ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے تھے: انہیں صرف عہد نامہ جدید کے ذریعہ سے شیطان کا علم ہوا تھا۔ اصولی طور پر متوسط

انسان کی فطری حالت (بائیں) اور روح القدس دل کو روشن کر رہا ہے (دائیں)

طبقات سابقہ وقتوں کی گمراہیوں کا شکار نہ ہوئے، انہوں نے جھاڑ پھونک نہ کیا اور نہ ہی چڑیلوں کو اذیت دینے میں دلچسپی دکھائی، بلکہ صرف اپنی روحوں کی نجات کی ہی جستجو میں رہے۔

عہد اصلاح میں جادوگروں کو مارنے کا رجحان کچھ دیر کے لئے ختم ہو گیا۔ اس کی جگہ ایک اور بدنما اور قابل مذمت جنون نے لے لی: یعنی تکفیر دین کرنے والوں کے خلاف کارروائی۔ رومن کیتھولک حکومتوں نے اپنی پروٹسٹنٹ رعایا کو جائیداد سے محروم کیا، ان کے پیچھے شکاری کتے لگائے، پورے پورے دیہات کو جلا وطن کیا اور ان کے رہنماؤں کو مار ڈالا۔ دوسری طرف پروٹسٹنٹ بھی رومن کیتھولکس کے ساتھ اسی قسم کا سلوک کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے تھے۔ لوتھر نے نہ خود کبھی ایسا کیا اور اپنے پیروکاروں کو تمام قسم کی ایذا رسانیوں سے روکنے میں بھی کامیاب رہا۔ تاہم کیلون نے سرویٹس کو زندہ جلانے کا حکم دیا تھا کیونکہ وہ تثلیث کے معاملے میں اس سے اختلاف رائے رکھتا تھا۔ یوں کچھ دیر کے لئے جادوگری کا خوف نظر انداز کر دیا گیا، لیکن شیطان کی طاقت پر خطرناک یقین کی چنگاریاں راکھ کے اندر دبی رہیں۔ مذاہب کی توہمات میں کوئی فرق نہ آیا، اور یہ وبا دوبارہ پھیلنا فطری امر تھا۔

حتیٰ کہ پروٹسٹنٹ ممالک (شمالی جرمنی، سویڈن، انگلینڈ، سکاٹ لینڈ اور شمالی امریکہ کی انگلش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آبادیاں) میں بھی یہ روحانی وباء پھوٹی اور عوامی ججوں نے کیتھولک ممالک میں ڈومینیکی محتسبوں جیسا ہی جوش وخروش ظاہر کیا۔

جادوگروں کو جلانے کا جوش ماند پڑنے پر جادوگری کا دفاع کرنے والوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ جرمن آثار قدیمہ کے قومی عجائب گھر (نیورمبرگ) میں ایک کافی بڑا پوسٹر موجود ہے جس میں تین عورتوں کو چڑیلیں قرار دے کر ایک ساتھ جلائے جانے کی تفصیل درج ہے۔ یہ واقعہ 1555ء میں ڈیرنبرگ کے مقام پر ہوا۔

سولہویں صدی کا پوسٹر

اگرچہ تینوں "چڑیلوں" کو ایک ہی روز نہیں جلایا گیا تھا، لیکن پوسٹر پر بنی تصویر میں انہیں ایک ساتھ شعلوں کے درمیان کھڑے دکھایا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جب آگ جلائی گئی تو شیطان ظاہر ہوا اور اپنی منظور نظر کو ساتھ لے اڑا۔

ڈیرنبرگ کا افسوس ناک واقعہ اسی نوعیت کے متعدد واقعات میں سے ایک ہے۔ سولہویں اور سترھویں صدی کے پروٹسٹنٹ اپنے مذہبی اعتقادات میں غالباً اس دور کے رومن کیتھولکس کی نسبت زیادہ سنجیدہ تھے۔ مثلاً 1588ء میں ایک فرانسیسی کسان لڑکی مارتھا نے بیان دیا کہ وہ آسیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زدہ ہے۔ لوگوں میں جوش بھر گیا اور چڑیلوں کو اذیت دے کر مارنے کے نعرے دوبارہ گونجنے لگے۔ لیکن Angers کے بشپ مائرن اور پیرس کے آرچ بشپ کارڈینل دی گونڈی نے تحمل سے کام لیا اور منطقی انداز میں تفتیش کر کے فیصلہ سنایا کہ لڑکی آسیب زدہ نہیں بلکہ خلل دماغی کا شکار تھی۔

پروٹسٹنٹ امریکہ کی آزاد دھرتی میں جادوگری پر یقین بھی یورپ جتنا ہی خوف ناک تھا۔ نیو انگلینڈ کالونیز قائم ہونے کے بعد متعدد مرتبہ جادوگروں کی تعذیب کے واقعات پیش آئے۔ آخر کار جب امریکہ میں یہ رجحان دم توڑنے لگا تو اس کا ایک زبردست حمایتی رابرٹ Calef بھی اپنی آخری سانسیں گن رہا تھا۔ اس نے اپنی آخری گھڑیوں میں کہا کہ جادوگری پر یقین نہ رکھنا خداوند کی شان و شوکت پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔

موجودہ نسل ان خام مذہبی نظریات پر مسکرا سکتی ہے لیکن جادوگری پر یقین کی اہمیت کا تصور منطقی طور پر درست ہے۔ اگر جادوگری ناممکن ہے تو کوئی جادوگر دیوتا موجود نہیں ہو سکتا جو عصا کو سانپ میں بدل دے، سورج کو راستے میں روک دے وغیرہ۔ جادوگری پر یقین کے خاتمے کا مطلب خدا کو ایک کرشمہ ساز تسلیم نہ کرنے کے مترادف تھا۔

شیطان پرستی کی دہشتیں، عدالتِ احتساب اور جادوگروں کی تعذیب کی دہشتیں شیطان کی نوعیت کے متعلق غلط تصورات کا قدرتی نتیجہ تھیں۔ یہ دہشتیں انسانی ذہن پر ایک ڈراؤنا خواب بن کر چھائی رہیں۔ آخر کار ایسے لوگ سامنے آئے جنہوں نے آسیب زدگی اور اسی قسم کی دیگر باتوں کو محض تصور کی پیداوار قرار دیا۔ مگر ان کی کسی نے نہ سنی۔ اس قسم کی باتوں کے لئے ابھی تک مٹی زرخیز نہیں ہوئی تھی۔ لوگ ابھی تک معجزوں، خوابوں، کرشمات اور بھوتوں پریتوں پر یقین رکھتے تھے۔

انیسویں صدی کے ابتدائی ربع کے دوران بھی سپین میں عدالت احتساب موجود تھی۔ یہ ملک اپنے کٹر رومن کیتھولک ازم کے لئے بالخصوص قابل ذکر ہے۔ راموسیرا کی جنگ کے بعد 1808ء میں جب فرانسیسی افواج نے جنرل لاسالے کی زیر قیادت تولیدو فتح کیا تو عدالتِ احتساب کی کال کوٹھڑیوں کو کھولا۔ یہ کوٹھڑیاں تاریک اور غلیظ سوراخ تھیں اور آدمی ان میں بمشکل ہی کھڑا ہو سکتا تھا۔ رہا کرائے جانے والے زیادہ تر قیدی تشدد کے نتیجے میں چلنے پھرنے کے قابل نہ رہے تھے۔ ہسپانویوں کے ایک ہجوم نے ان قیدیوں کو رہا کرا کے لے جانے والے دستے پر اچانک حملہ بول دیا۔ جنرل لاسالے فوراً ان کی مدد کو روانہ ہوا لیکن دیر ہو چکی تھی۔ اسے مقتولوں کی مسخ شدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاشیں ہی مل سکیں۔

نپولین نے 4 دسمبر 1808ء کو سپین اور اگلے سال روم میں عدالت احتساب کا خاتمہ کیا، لیکن شاہ سپین فرڈیننڈ VII نے 21 جون 1813ء کو اسے بحال کر دیا۔ اس کے آخری شکاروں میں سے ایک یہودی تھا جسے زندہ جلایا گیا اور ایک سکول ماسٹر کو 1826ء میں پھانسی دی گئی۔

اٹھارہویں صدی میں روشن خیالی کی تحریک اور فطرت کے بارے میں ایک بہتر سائنسی تصور نے نوع انسانی کو شیطان کے غیر ضروری خوف سے نجات دلائی' اور انیسویں صدی اس سوال پر تاریخی اور فلسفیانہ حوالے سے غیر جانبدارانہ انداز میں غور وخوض کے قابل ہو سکی۔

کانٹ نے برائی کے نظریہ کو اخلاقی نظام دنیا کے برخلاف پایا۔ وہ کہتا ہے کہ "مقدس صحائف نے اخلاقی تعلق کو تاریخ کی صورت میں پیش کیا اور انسان میں متضاد اصولوں کو ابدی حقائق یعنی جنت اور دوزخ کی صورت دی۔ اس مقبول عام تصور کی اہمیت یہ ہے کہ انسان کے لئے صرف ایک راہ نجات ہے جو اخلاقی اصولوں کو دل میں بسانے پر منحصر ہے۔"

ماہرین دینیات نے کانٹ کی مثال پر عمل کرتے ہوئے شیطان کی ایک منطقی وضاحت پیش کرنے کی کوشش کی۔ شیلنگ کے ایک شاگرد Daub نے اپنی کتاب "Judas Iscariot" میں شیطان کو فلسفیانہ رنگ میں پیش کرنا چاہا۔ وہ شیطان کو انارکسٹ، خدا کا دشمن اور تمام اچھی چیزوں کی ضد بیان کرتا ہے۔

انگلش اور امریکی پروٹسٹنٹس کے بنیاد پرست ماہرین الٰہیات نے دوزخ اور شیطان کے متعلق روایتی نظریات کو تحفظ دینے کی کوشش کی۔ وہ اب بھی شر کی شخصی حیثیت میں یقین رکھتے تھے۔ انیسویں صدی کے اواخر میں بھی بہت سے لوگ شخصی شیطان کو مانتے تھے، لیکن ان کا اثر زائل ہو چکا تھا۔ آج بھی رومن کیتھولک کلیسیا قرون وسطٰی والے نظریات کو ہی مانتا ہے' لیکن سیکولر حکام دوبارہ کبھی بھی انہیں قانون پر اثر انداز ہونے کی اجازت نہیں دیں گے۔ سائنس میں شخصی شیطان کی موت واقع ہو چکی ہے۔ لیکن پروٹسٹنٹ ممالک کے غیر تعلیم یافتہ لوگ اب بھی اس کو مانتے ہیں۔

مذہب دنیا کی طاقتور ترین تحریکی قوت ہے۔ لہٰذا غلط مذہبی عقائد سے زیادہ نقصان دہ چیز اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 15

خیر اور شر کا فلسفیانہ مسئلہ

شر کی فطرت کے بارے میں سوال فلسفہ، مذہب اور اخلاقیات کے حوالے سے نہایت اہم ہے۔ دنیا میں دکھ کی موجودگی نے زندگی کو توہمات کے ساتھ ساتھ کچھ بھلائیوں کی جانب بھی مائل کیا۔ دکھ ذہن کو سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔ اگر موت نہ ہوتی تو کسی مذہب کا وجود نہ ہوتا۔ اور یہ گناہ ہے جو نیکی کو قابل قدر بناتا ہے۔ اگر کجروی موجود نہ ہوتی تو کوئی درست راہ تلاش نہ کی جاتی۔

شیطانی اسطوریات

اساطیر ایک مقبول عام مابعد الطبیعیات ہے، لہذا سبھی اقوام میں تصور شر کو شخصی صورت دے دیا جانا یقینی امر ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں جس کے اپنے شیطان وعفریت نہ ہوں جو دکھ، اذیت اور بربادی کی نمائندگی کرتے ہیں۔

مصری شیطان

مصر میں تاریکی کی قوتوں سے خوف کھایا اور انہیں مختلف ناموں، مثلاً سیت، بیس یا ٹائی فون سے پوجا جاتا تھا۔ اگرچہ برہمن مت کے قدیم دیوتاؤں میں نیک اور بد دیوتاؤں کی تمیز نہیں کی گئی مگر ہم عظیم دیوتاؤں کے بادشاہ مہیش پر عظیم دیوی مہامایا کی فتح کے متعلق جانتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہش کو قتل کرنے والی مہامایا

بودھیوں نے شیطان کو ''مار'' کی شخصی صورت دی جو تحریص دلانے والا، شہوت اور گناہ کا باپ اور موت عطا کرنے والا ہے۔ کالدیوں نے تیامت کو بے ترتیبی اور انتشار کا شخصی نمائندہ بنایا۔ اہل فارس اسے انگرامینیو یا اہرمن (تاریکی کا شیطان) کہتے ہیں۔ عیسائیوں کا شیطان انسانیت کا دشمن ہے، جو انسان پر جھوٹے الزامات عائد کرتا ہے۔ قدیم ٹیوٹن اور Norsemen نے اسے Loki کا نام دیا۔

وسطی ادوار شیطانوں سے لبریز ہیں۔ اور شیطان کے بارے میں جاپانی و چینی تصورات شاید ہمارے تصورات سے زیادہ عمیق اور وسیع ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ''کیا برائی محض ایک فریب نظر، ایک واہمہ نہیں ہے؟ کیا یہ چیزوں کو صرف ایک ہی رخ سے دیکھنے کا نتیجہ نہیں؟ کیا شیطان کی موجودگی کی وجہ صرف یہ نہیں ہے کہ ہم زندگی کو اپنے داخلی اور موضوعی نکتۂ نظر سے دیکھتے ہیں اور دنیا کی معروضی حقیقت کا ادراک حاصل ہوتے ہی یہ تصور زائل نہیں ہو جاتا؟

شر یا برائی کو ایک خالصتاً منفی اصطلاح سمجھنے کا رجحان غالب ہے، کیونکہ یہ روح عصر کے ساتھ میل کھاتا اور مقبول عام تصورات میں سے ایک ہے۔

قدیم وقتوں میں انسان نے اپنی روح کی مختلف امنگوں اور تحریکات کو معروضی صورت دے دیا کرتا تھا۔ یونانی ذہن نے حسن کو سمجھنے کی خاطر افروڈائیٹ کا آئیڈیل رواج دیا اور یہودیوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راست بازی کی اخلاقی حاکمیت یہواہ کی صورت میں نظر آئی۔ کلیسیاء نے مذہبی جذبات کو رسومات کے ذریعہ سے واقعی صورت دی۔

"جدید" قرار دیئے جانے والے دور کی ابتداء میں چیزیں تبدیل ہونے لگیں۔ بارود، کمپاس اور پرنٹنگ کی ایجادات کے ذریعہ ایک نئے عہد کی تیاری ہوئی۔ نیا عہد پندرھویں صدی میں امریکہ کی دریافت اور "عہد اصلاح" کے ساتھ شروع ہوا۔ معلوم دنیا کے افق میں وسعت پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ انسان کو اپنی موضوعیت کی اہمیت کا ادراک ہونے لگا۔ ڈیکارٹ کے بعد فلسفہ اور لوتھر کے بعد مذہب کا رجحان ہر چیز کو انسان کے انفرادی شعور میں مرکوز کرنے کی جانب رہا ہے۔ انسان کا شعور ہی اس کی دنیا بن گیا۔ لہٰذا مذہب میں ضمیر کو طرز عمل کی مطلق بنیاد تصور کیا جانے لگا۔ انسانوں نے محسوس کیا کہ مذہب کو ایک خارجی کی بجائے داخلی عامل ہونا چاہئے۔ رواداری ایک ہمہ گیر تقاضا بن گئی اور موضوعیت کو عوامی و نجی زندگی کا سنگ بنیاد بنایا گیا۔ چنانچہ "عہد اصلاح" نے خود کو ایک انقلابی تحریک کے طور پر ظاہر کیا جس نے انفرادیت پسندی کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے ایک خارجی معروضیت کی روایتی بالاتری کو ختم کر دیا۔

نوع انسانی اب کبھی رسوماتی عقائد کی جانب واپس نہیں جائے گی کہ جو انسانی شعور کو انسان کی بنائی ہوئی زنجیروں میں ہی جکڑ دے۔ لیکن یہ حقیقت تسلیم کرنا ہوگی کہ سچائی محض ایک موضوعی تصور نہیں ہے۔ یہ غور کرنا چاہئے کہ سچائی حقیقتوں (Facts) کا ایک بیان ہے، لہٰذا اس میں ایک معروضی پہلو موجود ہے۔

معروضیت کے پرانے دور میں عظیم آدمیوں، پیغمبروں، مصلحین اور مذہبی پیشواؤں کو مطلق حاکمیت دی گئی۔ نئی معروضیت تمام انسانی حاکمیت کو مسترد کرتی ہے۔ اس کا حتمی انحصار سائنس پر ہے جو حقائق کو تسلیم کرتی ہے۔ اب سچائی صرف کلیسیاء یا مذہبی ادارے کی مرہون منت نہیں، اور نہ ہی یہ عقل مند لوگوں تک محدود ہے۔ نہ ہی وہ سچائی ہے جو ہمیں انفرادی طور پر درست معلوم ہو۔ بلکہ سچائی وہ ہے جو باقاعدہ تنقیدی عمل سے گزر کر معروضی طور پر درست ثابت کی گئی ہو...... یعنی تحقیق کرنے والا کوئی بھی شخص ایک ہی نتیجے تک پہنچے۔

معروضی سچائی، یعنی سائنس خدا کا سب سے قابل قدر اور مستند ترین مکاشفہ ہے۔ خدا خود کو زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حقائق میں آشکار کرتا ہے، خدا ہمارے شعور میں جلوہ فگن ہے۔ خدا کے یہ تمام جلوے اہم ہیں اوران سے صرف نظر نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن ان سب سے اوپر سچائی کی معروضیت ہے جو سائنس کے توسط سے ہمارے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

تمام انسانوں کا سائنسدان بن جانا ناممکن ہے۔ لیکن یہ بھی لازمی نہیں کہ تمام انسانوں کے دل ودماغ اندھے ایمان کے غلام بنے رہیں۔ ہر انسان کے ایمان کی بنیاد قصے کہانیوں پر نہیں بلکہ صداقت پر ہونی چاہیے۔

کیا نیکی/اچھائی کا کوئی معروضی معیار موجود ہے؟

اگر ہم تصور کر لیں کہ اچھی یا باعث خیر چیز وہ ہے جو مسرت بخشتی یا زندگی کو فروغ دیتی ہے، اور بری یا باعث شر چیز دکھ پیدا کرتی یا زندگی کو تباہ کرتی ہے۔ اس صورت میں نیکی اور بدی دونوں کے معیار قطعی موضوعی ہوں گے۔ Tylor نے ایک وحشی سردار کا یہ بیان نقل کیا تھا: ''اگر کسی کی اپنی بیوی اغواء ہو جائے تو یہ بری بات ہے، اور اگر کوئی کسی اور کی بیوی اٹھا لائے تو یہ اچھی بات ہے۔''
نیکی یا اچھائی معروضی حیثیت میں کوئی وجود نہیں رکھتی کیونکہ اس کا انحصار میرے لئے صرف اس بات پر ہے کہ یہ مجھے مسرت دیتی ہے۔ کوئی چیز میرے، آپ کے اور کچھ دیگر لوگوں کے لئے اچھی ہو گی، لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو میرے لئے اچھا ہے وہ دوسرے کے لئے برا ہو۔ اچھائی اور برائی کسی معروضی قدر و قیمت کے بغیر خالصتاً موضوعی خصوصیات کا نام ہے۔ مسرت اور دکھ کو اخلاقیات کی بنیاد بنانے والا نظریہ، اور صرف مسرت کو اچھائی اور خیر کا واحد معیار سمجھنا لذت پرستی (Hedonism) کہلاتا ہے۔ لذت پرستی کی خام ترین صورت انفرادی مسرت کو اعلیٰ ترین حیثیت دیتی ہے۔ یہ اخلاقیات کی بنیاد خود غرضی اور انا پرستی پر رکھتی ہے۔

فطرت کو ہمارے جذبات و احساسات کی کوئی پروا نہیں، چاہے وہ جذبات مسرت کے ہوں یا دکھ کے۔ مسرور شخص وہ ہے جو قوانین فطرت کے مطابق عمل کر کے خوش ہوتا ہے۔ لیکن دیگر مسرتیں تلاش کرنے والوں کو مایوسی اور دکھ ہوتا ہے۔ چاہے آپ کوئی بھی نکتۂ نگاہ اختیار کر لیں، درست اور غلط، خیر اور شر کی پرکھ کا معیار ہماری عزت یا دکھ میں مضمر نہیں ہے، بلکہ اس کا تعلق کائناتی نظام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہمارے افعال کی ہم آہنگی سے ہے۔ اخلاقیات وہ ہے جو قانون ارتقاء کے ساتھ مطابقت رکھتی ہو۔ اخلاقیات ہمیں ایسا کام برضا کرنے کی تعلیم دیتی ہے جو ہمیں بہرصورت کرنا ہے...... چاہے وہ مسرت دے یا نہ دے۔

مختصر الفاظ میں یوں کہہ لیں کہ احساس فرض کے بغیر اخلاقیات کا تصور نہیں کیا جا سکتا، اور فرض کا ایک بنیادی عنصر اس کی معروضی حقیقت ہے۔ ہم کسی لذت پرست سے کہتے ہیں کہ کوئی اچھا فعل صرف مسرت بخش ہونے کی بنیاد پر نہیں، بلکہ فرض کے عین مطابق ہونے کی وجہ سے اخلاقی ہے؛ اور ہمیں صرف مسرت بخش چیزوں کی جستجو میں رہنے کی بجائے اس فعل میں اعلیٰ ترین مسرت تلاش کرنی چاہیے جس کا کائناتی قانون (یا خدا) ہم سے تقاضا کرتا ہے۔

کائنات میں درست اور صحیح کے معروضی اصول کی موجودگی سے انکار کرنے والے لوگ ہکسلے کی طرح کہتے ہیں کہ انسانی بقاء اخلاقی پن کی وجہ سے نہیں بلکہ غیر اخلاقی پن کی وجہ سے ممکن ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ انسان درندوں سے زیادہ غصیلا، مغرور اور غیر اخلاقی ہے۔ اگرچہ ایک غیر اخلاقی آدمی کچھ مواقع پر کسی درندے سے زیادہ درندہ صفت ظاہر ہوتا ہے، لیکن ہم یہ نہیں دیکھتے کہ انسان درندوں جتنا، یا ان سے زیادہ غیر اخلاقی ہے۔

ایسوپ (Aesop) کے قصے میں بھیڑیا کہتا ہے، "تمہارے لئے بھیڑ کھانا درست اور میرے لئے بھیڑ کھانا غلط کیوں ہے؟" کیا انسان بھی اس بھیڑیے والی پریشان کن صورت حال سے دوچار نہیں، اور کیا نوع انسانی نے اس سے کہیں زیادہ جانوروں کو ذبح نہیں کیا جتنے کہ آج تک کے ساری دنیا کے بھیڑیوں نے کھائے ہیں؟

اگر بھیڑیے کی عذر خواہی کو درست مان لیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ انسان زندہ رہا ہے لیکن بھیڑیے ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ چیز انسان کے کائناتی قوانین کے ساتھ بہتر طور پر ہم آہنگ ہونے کی گواہی ہے۔ پھر بھی بھیڑیے اور انسان کے افعال ایک جیسے لگتے ہیں؛ بلکہ اگر جرم کی سنگینی کی بنیاد مقدار کو بنایا جائے تو ہمیں بھیڑیوں کے حق میں فیصلہ دینا پڑے گا کیونکہ موجودہ دور میں انسان ایک ماہ میں جتنے سور، بھیڑیں اور دیگر جانور ہلاک کرتا ہے، بھیڑیوں کو اتنی ہی مقدار میں جانور مارنے میں ایک صدی لگ سکتی ہے۔ تاہم، انسان بھیڑیے کو غلط قرار دیتا ہے اور جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی وہ انسان جیسا طرزِ عمل اپنانے کی کوشش کرے تو اسے گلوں سے دور بھگا دیتا ہے۔ ایک طرف جانوروں کو ذبح کرنے اور دوسری طرف انہیں بچانے کی کیا توجیہہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں ہمیں یہ دلیل نہیں دینی چاہیے کہ انسان اپنی ساتھی مخلوقات کے گوشت پر زندہ رہتا ہے۔ کیونکہ ایک اخلاقی نکتہ نظر سے بھیڑوں' بچھڑوں' پرندوں اور مچھلیوں کو ہلاک کیے بغیر زندہ رہنا بہتر ہوگا۔ ہمیں بس انسان اور بھیڑیے کے طرزِ عمل کا موازنہ کرنا چاہیے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ انسان جتنی زیادہ بھیڑیں کھاتا ہے اتنی ہی مزید پیدا کر دیتا ہے۔ بھیڑیا انہیں مارتا ہے لیکن ان کی افزائش نہیں کرتا۔ بھیڑیا بھیڑوں کا قاتل ہے۔ تاہم انسان کے ہاتھوں بھیڑ کا ذبح ہونا قتل نہیں کیونکہ اس سے انسانی نفوس میں اضافہ ہوتا ہے۔ انسان اور بھیڑیے کے افعال میں فرق تبھی ظاہر ہوتا ہے جب ہم انسانی برتری کے معروضی حالات کو سامنے رکھتے ہیں۔

یہاں ہمیں اصرار کرنا پڑے گا کہ اعلیٰ زندگی کا حصول اخلاقیات کے نہایت بنیادی تقاضوں میں سے ایک ہے۔ اخلاقیات ایک منفی خصوصیت نہیں۔ ہمیں منفیت کا یہ پرانا نکتہ نظر ترک کرنا ہوگا کہ مخصوص ممنوع کام نہ کرنا نیکی ہے۔ حقیقی نیکی غلط چیزوں سے اجتناب کرنا نہیں بلکہ درست کام کرنے میں ہے۔

تصورِ خدا

خدا ایک مذہبی اصطلاح ہے' اور اکثر کہا جاتا ہے کہ خدا کی معرفت سائنس کے دائرہ کار میں نہیں آتی۔ تصور خدا اور دیگر تمام مذہبی اصطلاحات کو ماورائے سائنس سمجھا جاتا ہے۔ خدا دنیا کی وہ خصوصیت ہے جو استدلال پیدا کرتی ہے' اور استدلال محض دنیاوی نظام کا ایک عکس ہے۔ ہستی کا کائناتی نظام' اس کے قوانین کی ہم آہنگی' اس کی منظم با قاعدگی ذہانت کو ممکن بناتی ہے۔ خدا وہ ہے جو افراد کو اشخاص میں تبدیل کرتا ہے' کیونکہ منطق اور منطقی ارادہ شخصیت کا لازمی وصف ہے۔

جس طرح علم نجوم کی جگہ علم فلکیات نے لی' اس طرح معجزاتی مذہب کی جگہ سائنس کا مذہب لے رہا ہے۔ اکثر خدا کو خیر کی صورت میں بیان کیا جاتا ہے لیکن خدا محض نیکی اور خیر سے بڑھ کر ہے۔ وہ نیکی کا معیار ہے' وہ بذات خود نہ خیر ہے اور نہ شر۔ مختصراً یوں کہہ لیں کہ "خدا اخلاقیات کا حتمی معیار اور طرزِ عمل کی مطلق اتھارٹی ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا تمام چیزوں میں سرایت کئے ہوئے ہے' لیکن اس کا اعلیٰ ترین اظہار انسان ہے...... بالخصوص اخلاقی لحاظ سے برتر انسان۔ ہر انسان کا تصور خدا اس کی اپنی سوچ کی پیداوار ہے۔ وہ خدا کو اپنی فہم کے مطابق دیکھتا ہے' اور ہر انسان کا نظریہ خدا مختلف ہونا فطری بات ہے۔ تہذیب کے ابتدائی مراحل پر شیطان اور دیوتا تقریباً نا قابل امتیاز ہیں۔ لیکن نوع انسانی کے ترقی کرنے پر جب ان میں فرق کر دیا گیا تب بھی ہم خدا اور شیطان کے درمیان مشابہت دیکھ سکتے ہیں۔ وحشیوں کا دیوتا ایک خون کا پیاسا سردار ہے؛ توہم پرستوں کا خدا ایک ساحر اور کرتب ساز ہے؛ غلام کا دیوتا ایک ظالم آقا ہے؛ دانا منصف' آزاد اور باہمت لوگوں کے دیوتا عقل' انصاف' آزادی اور ہمت ہیں۔ ان تمام مراحل میں تصور شر ہمیشہ نیکی کی آئیڈیل تجسیم کے برخلاف ہے۔

شیطان بیک وقت ایک باغی بھی ہے اور ظالم بھی۔ وہ خود مختاری کا دعویدار ہے لیکن اس کی حکومت جبر اور غلامی سے عبارت ہے۔ شیطان اپنی ہی حاصل کردہ کامیابی کا اسیر ہے۔ چنانچہ اس سے تعلق رکھنے والی تمام ہستیاں اس کی قیدی ہیں۔

استبدادی اور بادشاہی یورپ نے بالعموم شیطان کو کائنات میں ایک باغی کی صورت میں پیش کیا' اور ایک لحاظ سے وہ باغی ہے بھی۔ لیکن وہ آزادی حاصل کرنے کے لیے انقلاب کی محض گمراہ کن کوشش کی نمائندگی کرتا ہے۔

تصور شیطان کا ارتقاء مذہب کی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ انسان شیطان کا جو تصور اختیار کرتا ہے وہ اس کی ذہنی و اخلاقی حالت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ بائبل کہتی ہے کہ انسان کو خدا کی شبیہہ پر تخلیق کیا گیا لیکن ماہرین بشریات کے مطابق انسان دیوتاؤں کو اپنی شبیہہ کے مطابق تشکیل دیتے ہیں۔ اور بات یہ ہے کہ ہر شخص کا تصور خدا محض اس کے اپنے ذہن کی پیداوار اور اس کی اپنی شخصیت کا ہی عکاس ہے۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ "تم مجھے اپنا تصور خدا بتاؤ اور میں بتادوں گا کہ تم کون ہو۔"

لیکن یہ خیال شیطان کے تصور پر بھی صادق آتا ہے۔ اچھائی اور برائی کے تصورات کے درمیان مشابہت پائی جاتی ہے جو کہ محض ایک اتفاقی امر نہیں۔ آپ کا تصور شیطان اصل میں آپ کے تصور خدا کی تفسیر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 16

اسلام کا ابلیس اور جن

دیگر مذاہب کی طرح اسلام کا تصور شیطان بھی اس مذہب کے پیروکاروں کے تصور شیطان سے مختلف ہے۔ نیز تصور خدا کے ساتھ ساتھ شیطان کے بارے میں تصورات بھی تبدیل ہوئے۔ درحقیقت شیطان نیکی، اچھائی، مخصوص قوم یا دور کی انسانیت پسندی اور خدا کا "تاریک پہلو" ہے۔ جو کچھ خدا نہیں ہے' مگر اس پر قادر ہے، وہ شیطان ہے۔ اسلام میں خدا قہار، جبار، سزا دینے والا، آزمائشوں اور ابتلاؤں سے نجات دلانے والا بھی ہے۔ جبکہ شیطان انسان کو بھٹکانے کا اہل اور خواہش مند تو ہے مگر راہ راست پر لانے کا نہیں۔

رسول اللہ کی زندگی' خاص طور پر نزول وحی کے بعد کی زندگی اور ظہور اسلام آپس میں قریبی طور پر گندھے ہوئے ہیں۔ دونوں کو الگ الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔ جس طرح دیگر مذاہب کے پیغمبروں کے تصورات اپنے گردوپیش سے متاثر تھے اسی طرح اسلام کے تصور شیطان میں بھی عرب کے مروج تصورات کی جھلک پائی جاتی ہے (علمائے اسلام کہیں گے کہ چونکہ اسلام بطور مثال ایک مخصوص خطہ کے لوگوں پر آیا اس لئے یہ انہی کے مطابق اور اُن کی زبان میں تھا)

اسلام یا رسول اللہ کی زندگی میں ہمیں شیطان کا ذکر آپ کی پیدائش اور اس کے بعد نزول وحی کے موقع پر ملتا ہے۔ ابن کثیر "البدایہ والنہایہ" کی جلد دوم میں آپ کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس وقت جنات کی چیخ و پکار، بتوں کا بلی کی طرح میاؤں میاؤں کر کے اوندھے منہ زمین پر گر جانے کا ذکر ملتا ہے۔ ابلیس چار بار بلند آواز سے رویا: پہلی مرتبہ جب اللہ نے اسے لعین ٹھہرا کر اس پر لعنت کی، دوسری مرتبہ جب اسے آسمان سے زمین پر پھینکا گیا، تیسری بار آنحضرت کی ولادت کے وقت اور چوتھی مرتبہ سورۃ فاتحہ نزول ہونے پر۔ اس موقع پر رجم شیاطین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر بھی ملتا ہے۔ بلاشبہ یہ واقعات تاریخ نہیں بلکہ اعتقادات کے زمرے میں آتے ہیں اور تصور شیطان کا تعلق تاریخ سے زیادہ اعتقادات کے ساتھ ہے۔ شیطان کے چار مرتبہ رونے اور جنات کی چیخ وپکار کو علامتی رنگ میں ہی لینا چاہئے نہ کہ واقعاتی صورت میں۔ یعنی رسول اللہ کی دنیا میں آمد نے بُری قوتوں اور شرانگیز خیالات اور جاہلیت کو ہراساں اور خوفزدہ کر دیا تھا۔ مگر آہستہ آہستہ یہ علامتی تفاصیل حقیقی واقعے کا سا انداز اختیار کر گئیں، جیسا کہ مذہب میں اکثر ہوا کرتا ہے۔

سیرت مبارکہ میں شیطان کا دوسری مرتبہ ذکر نزول وحی کے موقع پر ملتا ہے۔ ابن طبری، ابن خلدون، ابن کثیر اور ابن سعد سبھی نے تھوڑے بہت فرق کے ساتھ یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ یہاں ہم ان کی تفاصیل کا لب لباب ہی پیش کریں گے۔ جب رسول اللہ کے پاس حضرت جبرئیل آئے اور انہیں اپنے ساتھ بھینچ کر کلام خدا پڑھنے کو کہا تو آپ پر ہیبت طاری ہوگئی۔ آپ کلام خدا کے جلال کے باعث لرزتے ہوئے سیدھے حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے اور کہا کہ ضرور میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے۔ حضرت خدیجہؓ آپ کو ساتھ لے کر اپنے کزن ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں جس نے کہا کہ یہ آپؐ کے نبی ہونے کی نشانی ہے۔ پھر حضرت جبرئیل کچھ روز تک دوبارہ نہ آئے۔

حضرت خدیجہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ کے اطمینان قلب کے لئے ان سے کہا کہ جب فرشتہ تمہارے پاس آئے تو اس کی اطلاع مجھے کر دیں۔ اگلی مرتبہ جب جبرئیل وحی لے کر آئے تو آپؐ نے حضرت خدیجہؓ کو بتایا۔ حضرت خدیجہؓ نے کہا کہ آپؐ ان کی بائیں ران پر بیٹھ جائیں اور پھر پوچھا کہ کیا اب بھی وہ نظر آ رہے ہیں۔ آپؐ نے کہا، ہاں۔ پھر آپ ان کی دائیں ران پر بیٹھ گئے، مگر فرشتہ بدستور نظر آتا رہا۔ اس کے بعد حضرت خدیجہؓ نے آپ کو اپنی گود میں بٹھایا اور اپنے سر سے چادر اتار کر الگ رکھ دی۔ اب آپؐ سے پوچھا کہ کیا وہ نظر آ رہے ہیں۔ رسولؐ اللہ نے کہا نہیں۔ تب محترم بیوی نے آپ کو بشارت دیتے ہوئے کہا کہ بخدا یہ فرشتہ ہے۔ شیطان نہیں ہو سکتا۔

حضرت خدیجہؓ کا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ کو نظر آنے والی ہستی شیطان کی ہے تو وہ سر سے چادر اترنے اور آپ کو گود میں بٹھا لئے جانے پر غائب نہیں ہوگی۔ جبکہ اگر وہ جبرئیل ہوئے تو حیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شرم کے باعث وہاں سے چلے جائیں گے۔ اس واقعہ کی مختلف تفاسیر کی گئیں۔

قرآن میں شیاطین کا ذکر کافی جگہوں پر آیا ہے۔ ذیل میں ہم کچھ اقتباسات دے رہے ہیں:

☆ شیطین کا ذکر "ہر حد سے تجاوز کرنے والا اور سرکش" کے طور پر آیا ہے۔ یعنی منافقوں کے وہ سردار اور لیڈر جو راہ راست سے دور ہو چکے ہیں اور دوسروں کو بہکا رہے ہیں۔ (البقرہ:۱۵)

☆ سرکشی اور حدود سے تجاوز کرنے والے شیطان کا ذکر البقرہ آیت ۱۰۳ میں بھی آیا ہے۔ "وہ لوگوں کو دھوکہ بازی سکھاتے ہیں۔"

☆ فرشتوں نے تو آدم کی اطاعت کی مگر ابلیس اطاعت گذار نہ ہوا۔" (الاعراف:۱۲) اس نے جواب دیا کہ میں آدم سے بہتر ہوں۔ تو نے میری فطرت میں آگ رکھی ہے اور اس کی فطرت میں گیلی مٹی کی صفت رکھی ہے۔ اللہ نے اسے جنت سے نکل جانے کا حکم دیا کیونکہ اس نے تکبر کیا اور ذلیل لوگوں میں شمار ہوا۔ اس نے کہا اے میرے رب مجھے اس دن تک کی مہلت دے جبکہ وہ اٹھائے جائیں۔ شیطان نے عزم ظاہر کیا کہ وہ انسانوں کو سیدھے راستے سے بھٹکائے گا، ورغلائے گا۔ اللہ نے فرمایا: "اس جگہ سے نکل جا، تیری ہمیشہ مذمت کی جائے گی اور تو راندۂ درگاہ رہے گا۔ جو بھی تیری اتباع کریں گے میں ان سب کو جہنم میں ڈالوں گا اور اے آدم میں تجھ سے کہتا ہوں کہ تو اور تیرا ساتھی جنت میں رہو۔ پس تم جہاں سے چاہو کھاؤ اور اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم ظالم ہو جاؤ گے۔ اس پر شیطان نے ان دونوں (آدم وحوا) کے دل میں وسوسہ ڈالا تا کہ جو کچھ ان کے ننگ میں ان سے چھپایا گیا تھا اس کو ظاہر کر دے اور کہا اس درخت سے تمہارے رب نے تمہیں صرف اس لئے منع کیا ہے کہ کہیں تم دونوں فرشتے نہ بن جاؤ یا تم دونوں حیات ابدی نہ پالو۔ (الاعراف ۱۱تا۲۱)

☆ "اور تو میرے بندوں سے کہہ کہ وہی بات کہا کریں جو زیادہ اچھی ہو۔ شیطان یقیناً ان کے درمیان فساد ڈالتا رہتا ہے۔ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔" (بنی اسرائیل:۵۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان جو وعدے بھی کرتا ہے، فریب کی نیت سے ہی کرتا ہے۔

اور شیطان آخر انسان کو اکیلا چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

☆ شیطان تمہارا یقیناً دشمن ہے۔ پس اس کو دشمن ہی سمجھو۔ وہ اپنے ساتھیوں کو صرف اس لئے بلاتا ہے کہ وہ دوزخی بن جائیں۔ (فاطر:۷)

☆ ''اور وہ (شیاطین) ان کو کامل راستہ سے روکتے ہیں، مگر باوجود اس کے وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ سچے راستہ پر چل رہے ہیں۔ جب ایسا انسان ہمارے پاس آ جاتا ہے تو کہنے لگتا ہے اے کاش مجھ میں اور تجھ (شیطان) میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا۔ پس وہ بہت بُرا ساتھی ہے۔'' (الزخرف:۳۹،۴۰)

☆ ''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اسی طرح کھڑے ہوتے ہیں جس طرح وہ دشمن کھڑا ہوتا ہے جس پر شیطان کا سخت حملہ ہوا ہو۔''

☆ اے لوگو! جو کچھ زمین میں ہے اس میں سے جو کچھ حلال اور پاکیزہ ہے کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ وہ یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (البقرہ:۲)

''ہم نے آسمان کو ستاروں کے ساتھ زینت دی ہے اور ہم نے اس کو ہر سرکش شیطان سے محفوظ کیا ہے۔'' (الصفت:۷،۸)

☆ ''ہم نے تجھ سے پہلے نہ کوئی رسول بھیجا نہ نبی مگر جب بھی اس نے کوئی خواہش کی شیطان نے اس کی خواہش کے رستہ میں مشکلات ڈال دیں۔ پھر اللہ اس کو جو شیطان ڈالتا ہے مٹا دیتا ہے۔ (الحج:۵۳)

شیطان کے علاوہ قرآن جنوں کے حوالے سے بھی بتاتا ہے۔ جن نہ صرف ''اچھے شیطان'' ہیں بلکہ چھپی ہوئی خیر خواہ ہستیاں بھی جن کہلاتی ہیں۔ آگے چل کر ہم ابلیس، شیطان اور جن میں فرق بیان کریں گے۔ ذیل میں قرآن کریم کی کچھ آیات کے حوالے دیئے جا رہے ہیں جن میں جنات کا ذکر ملتا ہے:

www.KitaboSunnat.com

☆ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ نہ میں ان سے کوئی رزق مانگتا ہوں اور نہ میں ان سے یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الذریٰت:۵۸)

☆ اے جن وانس کے گروہ! اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل بھاگو تو نکل کر دکھا دو۔(الرحمٰن:۳۴)

☆ (میں اس کی پناہ طلب کرتا ہوں) ہر وسوسہ ڈالنے والے کی شرارت سے جو پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ جو انسانوں کے دلوں میں شبہات پیدا کرتا ہے۔ خواہ وہ مخفی رہنے والی ہستیوں میں سے ہو خواہ عام انسانوں میں سے ہو۔(الناس:۵تا۷)

☆ اور جب ہم جنوں میں سے کچھ لوگوں کو تیری طرف لے آئے جو قرآن سننے کی خواہش رکھتے تھے۔ پس وہ حاضر ہوئے۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا چپ ہو جاؤ۔ پھر جب قرآن کی تلاوت ختم ہو گئی تو وہ اپنی قوم کی طرف واپس چلے گئے اور ان میں جا کر اسلام کی نشر و اشاعت شروع کر دی۔(الاحقاف:۳۰،۳۱)

☆ یقیناً جنوں کے ایک گروہ نے سنا سو انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔(الجن:۲)

علامہ قاضی بدرالدین شبلی حنفی (متوفی ۷۶۹ھ) کی عربی کتاب ''آکام المرجان فی غرائب الاخبار والجان'' کا اردو ترجمہ ''جنات کے حالات واحکام'' کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس کتاب میں جنوں، ابلیس اور شیطان کی تعریف پیش کی گئی، جو ہم یہاں نقل کریں گے۔

جن

امام لغت ابن درید کے مطابق جن کا مفہوم انس (انسان) کے مفہوم کے متضاد ہے۔ ''جنة اللیل''، ''اجنة'' اور ''جن علیه'' جیسے کلمات ''غطاه'' یعنی چھپانے کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں اور ہر وہ شئے جو نظر نہ آئے اس کو جن کہا جا سکتا ہے اور جنوں کو یہ نام اسی لئے دیا گیا کیونکہ وہ نظر نہیں آتے۔ زمانۂ جاہلیت میں ملائکہ کو بھی جن کہا کرتے تھے کیونکہ وہ بھی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں۔ ''جِنّ'' اور ''جِنة'' ایک ہی ہیں اور ''جُنة'' ڈھال اور زرہ کو کہتے ہیں۔

کیونکہ اس سے انسان اپنی حفاظت کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عقیل کے مطابق جن کو جن اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ نظر نہیں آتا اور اسی لئے ماں کے پیٹ میں موجود بچے کو جنین کہا گیا۔

جنوں کی پیدائش کے حوالے سے مختلف روایات ملتی ہیں۔ مثلاً حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اللہ نے جنات کو آدمؑ سے دو ہزار قبل پیدا فرمایا۔ جنات زمین پر رہتے تھے اور فرشتے آسمان پر۔ اور زمین و آسمان انہی سے آباد تھے۔ ہر آسمان کے الگ فرشتے ہیں اور ہر آسمان والوں کی الگ الگ تسبیح ہے۔ اللہ نے ابوالجن کو بھڑکتے ہوئے شعلے سے پیدا کیا اور پھر اس سے پوچھا کہ تیری تمنا کیا ہے۔ اس نے کہا ہماری تمنا یہ ہے کہ ہم سب کو دیکھ لیں اور خود کسی کو نظر نہ آئیں اور مرنے کے بعد ہم تحت الثریٰ میں چلے جائیں۔ ان کی یہ تمنا پوری کر دی گئی۔ کچھ روایات میں یہ بھی ذکر ہے کہ اللہ نے جنوں کی طرف اپنے رسول مبعوث کئے تھے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیا اور آپس میں خوں ریزی سے ڈرایا۔ پس جنات نے خدا کی نافرمانی کی اور شرک کیا، نیز آپس میں خونریزی شروع کر دی۔ نتیجتاً خدا نے انہیں تباہ کر دیا۔

علامہ زمخشری نے اپنی کتاب ”ربیع الابرار“ میں تحریر کیا ہے کہ ابو ہریرہؓ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے چار قسم کی مخلوق پیدا کی: ملائکہ، شیاطین، جنات اور انسان۔ پھر ان کے دس حصے کئے: نو حصے ملائکہ اور ایک حصہ شیاطین، جنات اور انسان۔ پھر ان تینوں کے دس حصے کئے: نو حصے شیاطین اور ایک حصہ جنات اور انسان۔ اس کے بعد جنات اور انسان کے دس حصے کئے: نو حصے جنات اور ایک حصہ انسان۔ یوں انسان کو تمام مخلوق سے ایسی نسبت ہے جیسے کہ ایک کو ہزار سے اور جنات کو ایسی نسبت ہے جیسے کہ نو کو ہزار سے اور شیاطین کو ایسی نسبت ہے جیسے کہ نو کو ہزار سے۔ یہ تفصیل محض باطنی اور نادیدہ مافوق الفطرت قوتوں کے سامنے انسانی بے بسی کا ہی اظہار کرتی ہے۔ سائنس سے ناواقف معاشرے میں ساری کائنات کی نقصان دہ قوتیں ایک طرف اور انسان ایک طرف۔

قاضی ابویعلیٰ حنبلی کے مطابق جنات کے اعضاء انسانوں کی طرح مرکب ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے اجسام کثیف ہوں۔ اسلام کے اوّلین فلسفیانہ مکاتب فکر میں سے ایک معتزلیوں کا کہنا ہے کہ جنوں کے جسم لطیف ہیں اسی لئے وہ انسانوں کو نظر نہیں آتے۔ جنوں کے نظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ آنے کے تصور کی ایک توجیہہ قاضی عبدالجبار ہمدانی نے یہ پیش کی کہ اس کی وجہ ہمارا ضعف بصارت ہے۔ لہٰذا اگر خدا تعالیٰ ہمارے ادراک کو قوی کر دے یا جنوں کے اجسام کو کثیف بنا دے تو ہم یقیناً انہیں دیکھنے لگیں۔ یہی وجہ ہے کہ قریب المرگ آدمی جنوں اور فرشتوں کو دیکھتا ہے اور وہ حاضرین میں سے کسی اور کو نظر نہیں آتے۔ اسی طرح انبیاء بھی ملائکہ اور جنات کو دیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

ابوقاسم سہیلی نے جنات کی تین اقسام بیان کی ہیں: ایک قسم سانپوں کی شکل کی ہے، دوسری کالے کتوں کی شکل کی اور تیسری ہوا جیسی۔ ان کے پر ہوتے ہیں۔ بعض حضرات نے ایک چوتھی قسم بھی بتائی جو چلتی پھرتی رہتی ہے اور اسے بھوت کہتے ہیں۔ علامہ قاضی بدرالدین شبلی نے ترمذی اور نسائی شریف کا حوالہ دے کر یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں کچھ مسلمان جن بھی رہتے ہیں۔ اگر تم کو کوئی سانپ، بچھو نظر پڑے تو پہلے اس کو تین بار ڈراؤ، مگر وہ اس کے باوجود نہ جائے تو اس کو مار ڈالو۔

جنوں کے مسلمان ہونے یا اسلام قبول کرنے کا ذکر الف لیلیٰ میں بھی ملتا ہے۔ مثلاً انیسویں رات کی کہانی میں ایک مسلمان دیونی "السلام علیکم اے خدا کے جانشین" کہتی ہے۔ یہ دیونی ایک لڑکی کے احسان کی وجہ سے مسلمان ہو گئی تھی۔ اسی طرح اکیسویں رات کی کہانی میں ہمیں بتایا جاتا ہے کہ "اس مقبرے میں مسلمان جن رہتے تھے۔"

جنات مختلف صورتیں اختیار کر لیتے ہیں، مثلاً سانپ، بچھو، اونٹ، گائے، بکری، گدھا، گھوڑا، خچر۔ مسلمانوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرت سلیمانؑ جنوں پر اختیار رکھتے تھے۔ ان کے دور میں جنوں کے اجسام کثیف کر دیئے گئے تھے۔ جنوں نے ہی حضرت سلیمانؑ کے لئے بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کیں۔ آپ سرکش جنوں کو بیڑیوں میں بندھوا کر دریا میں ڈال دیا کرتے تھے۔

مسلمانوں کے جنات بستیوں میں اور مشرک جنات پہاڑوں کی وادیوں اور جزیروں میں رہتے ہیں۔ اسی لئے روایت ہے کہ بستیوں کے جنات اگر لپٹ جائیں تو زیادہ پریشان نہیں کرتے جبکہ پہاڑوں کے جنات بہت پریشان کن ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ گھروں کی چھتیں، مختلف سوراخ اور بیت الخلاء کو جنات کے مساکن بتایا جاتا ہے۔ نیز وہ کھانا کھاتے وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو جاتا ہے، اس لئے کھانے سے پہلے اللہ کا نام لینا ضروری ہے۔

جنات کے حوالے سے متعدد دلچسپ موضوعات بھی زیر بحث لائے گئے۔ مثلاً کافر جنات کا جہنم اور مسلمان جنات کا بہشت میں جانا، جنات کا انسانوں کے ساتھ مل کر عبادت کرنا، جنات کا مسلک، جنات کا نکاح، جنات کا انسانی عورتوں سے تعرض کرنا، اگر جن کسی عورت سے جماع کرے تو اس پر غسل واجب ہوگا یا نہیں، کیا مخنث اولاد جن ہوتی ہے، جنات کا روایت حدیث کرنا، جنات کا انسان کو طب سکھلانا، جنات کا انسان سے تمسخر کرنا، طاعون جنات کے نیزہ چبھونے کا اثر ہے، ہرن جنات کے چوپایہ ہیں، جنات کے قصے کہانی کا ذکر کرنا اور اس کا جائز ہونا...... وغیرہ وغیرہ۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ان مذہبی و نیم مذہبی عقائد نے مسلمانوں کو کافی حد تک متاثر کیا۔ اس کی سب سے بہتر مثال الف لیلیٰ کی کہانیاں ہیں جو سینکڑوں برس کے دوران وجود میں آئیں اور اب ایک لحاظ سے ہمارے اجتماعی لاشعور کا حصہ بن چکی ہیں۔ سندباد جہازی اور الٰہ دین کی کہانیاں تو اکیسویں صدی میں بھی اتنی مشہور و مقبول ہیں کہ پہلے کبھی نہ تھیں۔

شیاطین

شیاطین نافرمان جنوں کو کہتے ہیں اور انہیں ابلیس کی اولاد بتایا جاتا ہے۔ شیطان ابلیس کے معاون اور اس کی نگرانی میں انسانوں کو گمراہ کرنے کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ جوہریؒ کے مطابق ہر سرکش نافرمان چاہے انسان ہو یا جن یا چوپایہ، وہ شیطان ہے۔ اہل عرب سانپ کو بھی شیطان کہتے تھے۔ کسی شاعر نے اپنی اونٹنی کی تعریف ان الفاظ میں کی:

> میری اونٹنی بار بار اس طرح اچھلتی ہے جیسا کہ سانپ چٹیل میدان میں پیچ و تاب کھاتا ہوا جاتا ہے۔

شاعر نے یہاں سانپ کے لئے لفظ شیطٰن استعمال کیا ہے۔

ابوالبقاء نے شیطان کا مادہ شطن یشطن بتایا جس کا مطلب دور ہونا ہے۔ اس کا ایک مطلب نافرمان اور سرکش بھی بنتا ہے۔ شیطان کے تصور کی تفصیل ہم نے نیچے ابلیس کے ضمن میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کی ہے۔

ابلیس

کچھ اہل لغت کی رائے میں ابلیس لفظ ابلاس سے نکلا ہے جس کے معنی مایوس ہونے کے ہیں۔ شیطان اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔ شیطان کو اس وقت ابلیس کہا گیا ہے جب وہ اللہ کے دربار سے مردود ہو چکا تھا۔ جب تک وہ ملائکہ کے ساتھ رہا اس وقت تک اس کا نام عزازیل تھا۔ ایک اور وضاحت کے مطابق تلبیس کا مطلب جال ہے اور ابلیس اسی سے مشتق ہے۔ بہر حال ابلیس کے نام کے معنی کی نسبت اس کا تصور زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔

علامہ ابن جوزی (متوفی ۵۰۹ھ) کے مطابق انسان میں خواہش نفسانی و شہوات مرکب ہیں جن کی وجہ سے وہ ایسی چیزیں تلاش کرتا ہے جو اسے آرام اور نفع پہنچانے والی معلوم ہوتی ہیں۔ انسان میں غضب (غصہ) بھی رکھا گیا ہے جس سے وہ ایذا رساں چیزیں دفع کرتا ہے۔ انسان کی عقل اسے بتاتی ہے کہ کون سی چیزیں حاصل کرے اور کون سی چیزوں سے گریز کرے۔ شیطان انسان کا دشمن ہے جو گمراہ کو ابھارتا ہے کہ حاصل کرنے اور دفع کرنے میں حد سے بڑھ جائے۔ شیطان یہ چاہتا ہے کہ انسان کو بھٹکا دے۔ وہ اپنے ہم جنس مخلوقات کو تلبیس وشبہ میں ڈالتا ہے۔ سب سے پہلے وہ خود شبہ میں پڑا اور امر الٰہی سے مشتبہ ہو کر آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ ابلیس متکبر، مغرور اور نافرمان تھا، اس لئے بارگاہ الٰہی سے مردود قرار پایا۔ قرآن پاک میں ابلیس اور شیطان کے حوالے سے ملنے والی کچھ آیات ہم نے باب کی ابتدا میں دی ہیں۔

نویں صدی عیسوی کے بعد سے مسلمانوں نے احادیث کے ذریعہ شیطان کے بارے میں اپنے تصورات کو ترقی دی۔ لہٰذا ہمیں کچھ بڑی دلچسپ روایات ملتی ہیں:

☆ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ ابلیس لعین اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے۔ پھر اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے۔ ان لشکروں میں سے شیطان کے نزدیک زیادہ مقرب وہ ہوتا ہے جو بڑے سے بڑا فتنہ برپا کر دے۔

☆ جابرؓ نے ہی رسولؐ اللہ کا یہ قول روایت کیا ہے کہ شیطان اس بات سے ناامید ہو گیا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازی لوگ اس کی پرستش کریں لیکن وہ ان کے درمیان جھگڑا ڈالنے کے ذریعہ ان پر قابو پائے گا۔

☆ حضرت انسؓ کے مطابق آنحضرتؐ نے فرمایا کہ شیطان اپنی سونڈ کو فرزند آدم کے دل پر رکھے ہوئے ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان سونڈ پیچھے ہٹا لیتا ہے اور اگر وہ خدا کو بھول جاتا ہے تو اس کے دل کو نگل جاتا ہے۔

☆ قتادہؓ سے روایت ہے کہ ابلیس کے پاس ایک شیطان قبقب نامی ہے۔ اس کے منہ پر چالیس برس سے لگام چڑھا رکھی ہے۔ جب لڑکا اس کے رستے میں آتا ہے تو ابلیس اس شیطان سے کہتا ہے کہ لڑکے کو پکڑ لے، اسی لئے میں نے تیرے منہ پر لگام چڑھائی تھی۔ اس پر غلبہ کر اور اس کو فتنہ میں ڈال دے۔

☆ حارث بن قیسؓ سے روایت ہے کہ جب نماز پڑھنے کے دوران شیطان تیرے پاس آئے اور کہے کہ تو ریا کر رہا ہے تو نماز کو خوب طویل کر دے۔

اس کے علاوہ حضرت نوحؑ، حضرت یحییٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ کے حوالے سے بھی شیطانوں کے قصے اختراع کر لئے گئے یا دیگر اقوام سے مستعار لے کر ان کی شکل بدل دی گئی۔ مثلاً سالم بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت نوحؑ کشتی میں سوار ہوئے تو اس میں ایک انجان بڈھے کو بھی دیکھا۔ حضرت نوحؑ نے اس سے پوچھا کہ وہ یہاں کیوں آیا ہے تو اس نے جواب دیا: "میں تمہارے یاروں کے دلوں کو قابو کرنے آیا ہوں تا کہ ان کے دل میرے ساتھ ہوں اور جسم تمہارے ساتھ"۔ حضرت نوحؑ نے فرمایا کہ اے خدا کے دشمن نکل جا۔ ابلیس بولا: "پانچ چیزیں ایسی ہیں جن سے میں لوگوں کو ہلاک کرتا ہوں۔ ان میں سے تین تمہیں بتاؤں گا اور دو تم سے نہ کہوں گا۔" حضرت نوحؑ کو وحی ہوئی کہ اس سے کہو کہ تین کی مجھے حاجت نہیں لیکن باقی دو بیان کر دے۔ ابلیس نے کہا کہ انہی دو سے میں آدمیوں کو ہلاک کرتا ہوں اور ان کو کوئی جھوٹ نہیں کہہ سکتا۔ ایک چیز تو حسد ہے جس کی وجہ سے میں خود بھی ملعون ہوا اور شیطان مردود کہلایا۔ دوسری چیز حرص ہے۔ میں نے حرص کی بدولت آدم کو جنت سے نکلوا دیا۔

عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ شیطان سب سے نیچے والی زمین (پاتال؟) میں جکڑا ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ پھر جب وہ جنبش کرتا ہے تو زمین پر شر و فساد جو کہ دو یا زائد افراد کے درمیان پیدا ہوتا ہے وہ اسی کی حرکت سے ہوتا ہے۔

سالمؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا قرین مؤکل ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا، ہاں میرے ساتھ بھی ہے‘ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس پر غالب کر دیا۔ لہٰذا وہ اسلام لے آیا تو اب مجھے نیک کام کے سوا کچھ نہیں بتاتا۔

شیطان کی ایک بہت بڑی نشانی یہ بیان کی جاتی ہے کہ وہ انسان کو بھٹکاتا اور اس کے ذہن میں وسوسے پیدا کرتا ہے۔

شیطانی وسوسوں کے چھ درجے ہیں

سبرہ ابن فاکعہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شیطان انسان کو ہر طریقہ سے بہکاتا ہے۔ جب انسان اسلام لانا چاہتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تو اسلام لا کر اپنے آباء و اجداد کے دین کو چھوڑ رہا ہے۔ پس بندہ اس کی نافرمانی کرتے ہوئے اسلام لے آتا ہے اور جب کوئی ہجرت کا ارادہ کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تو اپنے علاقہ کو چھوڑ کر جا رہا ہے۔ بندہ اس کی نافرمانی کرتا ہوا ہجرت کر لیتا ہے۔ جب کوئی بندہ جہاد کا ارادہ کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تو اپنے جان و مال کو ضائع کرنے جا رہا ہے‘ تیرے بچے یتیم ہو جائیں گے اور تیری بیوی دوسرے سے نکاح کر لے گی۔ پس بندہ اس کی نافرمانی کرتے ہوئے جہاد کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جو بھی شخص اس طرح کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور وہ چھ درجے یہ ہیں۔

اوّل:۔ شیطان کوشش کرتا ہے کہ انسان کو کفر و شرک میں مبتلا کر دے اور اللہ و رسول سے عناد پیدا کرا دے۔ جب وہ کامیاب ہو جاتا ہے تو شیطان کو سکون ملتا ہے اور اس کو چین نصیب ہوتی ہے اور سب سے پہلے وہ اسی کی کوشش کرتا ہے۔

دوم:۔ بدعت شیطان کو فسق و فجور سے بھی زیادہ پسند ہے‘ کیونکہ بدعت کا ضرر دین پر پڑتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ بدعت ابلیس کو معصیت سے زیادہ پسند ہے' کیونکہ معاصی سے توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے بدعت سے نہیں ہوتی۔

سوم:۔ کبائر یعنی جب بندہ کو بدعت میں مبتلا کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے تو پھر اس کو مختلف قسم کے گناہ کبیرہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔

چہارم:۔ صغائر جب کبائر میں مبتلا کرنے کا بس نہیں چلتا تو صغائر (گناہ صغیرہ) میں مبتلا کر دیتا ہے اور صغائر جب بہت زیادہ ہو جاتی ہیں تو بندہ کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچتے رہو چونکہ ان کی ایسی مثال ہے جیسا کہ کچھ جنگل میں جا کر ایک ایک لکڑی چن کر لائیں اور ان کو اکٹھا کر کے آگ جلا کر اپنا کھانا تیار کر لیں۔ یہی حال صغائر کا ہے کہ وہ بندہ کو ہلاک کر دیتی ہیں۔

پنجم:۔ مباحات یعنی جب صغائر میں مبتلا کرنے پر بس نہیں چلتا تو مباحات میں مبتلا کر دیتا ہے یعنی وہ چیزیں جن کے ارتکاب پر نہ ثواب نہ عتاب' مگر یہ نقصان ضرور ہوتا ہے کہ جتنا وقت ان میں صرف ہوتا ہے اگر اتنا نیک کام میں کیا جاتا تو ثواب ہوتا۔ مباحات میں مشغول ہونے سے نیک اعمال سے رہ جاتا ہے جو ایک درجہ میں نقصان ہے۔

ششم:۔ مفضول میں مشغول کرنا یعنی جب اس پر بھی بس نہیں چلتا تو افضل کو ترک کرا کے مفضول میں مشغول کر دیتا ہے اور بندہ سے افضلیت و ثواب چھڑوا کر کچھ راحت اس کو مل جاتی ہے۔

ابو موسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ جب صبح ہوتی ہے تو ابلیس اپنے گمراہ کن لشکر کو پھیلا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کسی مسلمان کو گمراہ کر دے میں اس کو تاج پہناؤں گا۔ پھر کوئی شیطان خبر دیتا ہے کہ میں فلاں کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ ابلیس کہتا ہے کہ ممکن ہے وہ دوبارہ نکاح کر لے۔ دوسرا کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو والدین کا نافرمان بنا کر چھوڑا۔ ابلیس کہتا ہے کہ ممکن ہے حسن سلوک سے وہ اس کی مکافات کر دے۔ تیسرا کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو شراب نوشی میں مبتلا کر کے چھوڑا، ابلیس کہتا ہے کہ تو نے عمدہ کام کیا۔ چوتھا کہتا ہے میں نے فلاں کو زناء میں مبتلا کر کے چھوڑا۔ ابلیس کہتا ہے تو نے بھی عمدہ کام کیا۔ پانچواں آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں کے ہاتھ سے فلاں کو قتل کرا کے چھوڑا، ابلیس کہتا ہے کہ واہ واہ تو نے تو سب سے عمدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا گیا۔

مسلم شریف میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھا کر اپنے چیلوں کو گمراہ کرنے کے واسطے بھیجتا ہے۔ایک آ کر کہتا ہے کہ میں نے ایسا ایسا کیا۔وہ کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔دوسرا کہتا ہے کہ میں نے فلاں کے درمیان اور اس کی بیوی کے درمیان نزاع کرا دیا۔ابلیس اس کو اپنے پاس بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ تو نے اچھا کیا۔

امام احمد بن حنبل نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک عفریت (جن) سے پوچھا کہ ابلیس کہاں ہے۔اس نے کہا کہ آپ اس کے بارے میں کچھ حکم فرمائیں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں صرف دیکھنا چاہتا ہوں۔اس نے کہا کہ آپ میرے ساتھ آیئے۔پس وہ جن آگے آگے چل دیا یہاں تک کہ ایک دریا پر پہنچ گئے۔دیکھا کہ ابلیس پانی پر فرش بچھائے اس پر بیٹھا ہوا ہے۔سلیمان علیہ السلام اس سے سہا گئے اور واپس چل دیئے۔ابلیس خود آپ کے پاس آیا اور پوچھا کہ میرے بارے میں آپ کو کوئی حکم ملا ہے؟ آپ نے کہا کہ نہیں لیکن میں تو یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کون سی چیز تیرے نزدیک سب سے اچھی ہے اور کون سی چیز خدا کے نزدیک سب سے بُری ہے؟ اس نے کہا کہ اگر آپ میرے پاس نہ آئے تو میں ہرگز نہ بتلاتا۔خدا کے نزدیک سب سے بُری چیز یہ ہے کہ مرد، مرد کے ساتھ بدکاری کرے اور عورت عورت کے ساتھ' اور مجھ کو یہ سب سے زیادہ پسند ہے۔

شیطان کے فریب

شیطان مختلف طریقوں سے انسان کو گمراہ کرتا ہے۔مثلاً عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت پردہ کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو اچک لیتا ہے۔جب تک وہ اپنے گھر میں رہے گی خدا کے نزدیک مقرب رہے گی۔حسین بن صالح فرماتے ہیں کہ شیطان نے عورت سے کہا کہ تو میرا آدھا لشکر ہے اور تو میرا وہ تیر ہے جس سے میرا نشانہ کبھی خطا نہیں ہوتا اور میں تجھے سرگوشی کرتا ہوں اور تو میرا قاصد ہے۔مالک ابن دینار سے مروی ہے کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے اور عورت شیطان کا پھندا ہے۔مالک ابن دینار سے یہ بھی مروی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ دنیا کے مقابلے میں کوئی بھی شئے ابلیس کے نزدیک زیادہ معتبر نہیں ہے۔ سعید ابن مسیب فرماتے ہیں کہ اللہ نے جو بھی نبی مبعوث کیا شیطان اس کو عورت کے ذریعے سے گمراہ کرنے سے مایوس ہوا ہے۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ شیطان مرد کے تین مقاموں میں رہتا ہے: آنکھوں میں، دل میں اور شرمگاہ میں۔ اور عورت کے بھی تین مقاموں میں رہتا ہے: آنکھوں میں، دل میں اور سرین میں۔ مراد یہ ہے کہ ان دونوں کو ان تینوں اعضاء کے ذریعہ گمراہ کرتا ہے۔ حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ جب ابلیس زمین پر اتار دیا گیا تو اس نے کہا کہ اے رب تو نے مجھے ملعون کر دیا۔ میرا عمل کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جادو۔ اس نے کہا کہ میرا پڑھنا کیا ہوگا؟ اللہ نے فرمایا کہ شعر۔ اس نے کہا کہ میری کتابت کیا ہوگی؟ اللہ نے فرمایا کہ نقش وغیرہ۔ اس نے کہا کہ میرا کھانا کیا ہوگا؟ اللہ نے فرمایا کہ مردار اور غیر مذبوح جانور۔ اس نے کہا کہ میرا پینا کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نشہ آور اشیاء شراب وغیرہ۔ اس نے کہا کہ میرا مسکن کہاں ہوگا؟ اللہ نے فرمایا کہ حمام وغیرہ۔ اس نے کہا کہ میری مجلس کہاں ہوگی؟ اللہ نے فرمایا کہ بازار میں۔ اس نے کہا کہ میرا موذن کیا ہوگا؟ اللہ نے فرمایا کہ باجے۔ اس نے کہا کہ میرے جال کیا ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عورتیں۔

خالد ابن صفوان فرماتے ہیں کہ شیطان اپنے مکر کے پھندے ڈالتا ہے' شبہات پیدا کر کے عبادت میں خلل ڈالتا ہے اور شہوت کے ذریعہ ظلم کرتا ہے۔ جب خلل پیدا کرنے سے عاجز آ جاتا ہے تو دوبارہ شہوت کے ذریعہ حملہ کرتا ہے۔

وہب ابن منبہ فرماتے ہیں کہ شیطان نے ایک عابد کو گمراہ کرنا چاہا مگر اس کا بس نہ چل سکا۔ شیطان نے اس سے کہا کہ تو مجھ سے معلوم کر کہ میں انسان کو کس چیز کے ذریعہ اغوا کرتا ہوں۔ اس نے کہا کہ بتا کس چیز سے تو انسان کو جلدی گمراہ کرتا ہے؟ شیطان نے کہا کہ بخل شدت اور نشہ سے۔ جب انسان بخیل بن جاتا ہے تو اس کا مال اس کی نظروں میں کم دکھائی دیتا ہے جس سے وہ دوسروں کے اموال میں راغب ہو جاتا ہے اور جب وہ سختی کرتا ہے تو ہم گیند کی طرح اس کو گھماتے ہیں۔ اگر اس کی دعا سے مردے زندہ ہونے لگیں تب بھی ہم اس سے مایوس نہیں ہوتے مطلب یہ ہے کہ شدت اور ظلم اس قدر بری چیزیں ہیں۔ اور جب وہ نشہ میں مبتلا ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے تو ہم اسے ہر قسم کی شہوات کی طرف کھینچتے ہیں جیسا کہ اونٹ وغیرہ کو کھینچا جاتا ہے۔ مراد مکمل تابعداری ہے۔

ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ شیطان ذاکرین کی مجلس کے پاس گھومتا ہے مگر قابو نہیں پاتا' پھر دنیا والوں کی مجلس میں آتا ہے' ان میں فساد کراتا ہے یہاں تک کہ قتل کی نوبت آ جاتی ہے۔ پھر جب ذاکرین ان کے درمیان آتے ہیں تب وہ منتشر ہوتے ہیں۔

عبیداللہ ابن موجب فرماتے ہیں کہ ابلیس سے کسی نبی نے پوچھا کہ اے ابلیس کس چیز سے انسان کو تو قابو میں کرتا ہے؟ اس نے کہا کہ غضب وہواء نفسانی کے وقت انسان پر میرا مکمل قابو ہوتا ہے۔ خیثمہ فرماتے ہیں کہ لوگ کہا کرتے تھے کہ شیطان کہتا ہے کہ انسان مجھے کس طرح قابو میں کر سکتا ہے۔ جب وہ مجھ سے راضی ہوتا ہے تو میں اس کے قلب میں ہوتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ناراض ہوتا ہے تو میں اس کے سر پر ہوتا ہوں۔ اس کی تائید بخاری شریف کی ایک روایت سے ہوتی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے وصیت فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ غصہ مت کرنا۔ اس نے چند بار اس طرح کہا' آپ نے اس کو بار بار یہی جواب دیا کہ غصہ مت کرنا۔ ایک حدیث میں ہے کہ دو آدمیوں نے حضور کی مجلس میں آپس میں گالم گلوچ شروع کی۔ اُن میں سے ایک کا چہرہ غصہ کی وجہ سے سرخ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ اس کو کہہ دے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے۔ وہ کلمہ "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ غصہ شیطان کی جانب سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے۔ آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے۔ جب تم کو غصہ آئے تو وضو کر لو۔

حضرت عمرؓ ابن الخطاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے جنت کا خواہاں ہو اس کو جماعت مسلمین کے ساتھ رہنا چاہیے کیونکہ شیطان تنہا آدمی کے ساتھ رہتا ہے اور جب دو ہو جاتے ہیں تو الگ ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، مسند احمد ابن حنبل)

اسامہ ابن شریک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے جب کوئی شخص جماعت سے الگ ہو جاتا ہے تو شیاطین اس کو اس طرح اچک لیتے ہیں جس طرح ریوڑ سے الگ ہونے والی بکری کو بھیڑیا اٹھا لے جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ایک خط کھینچا اور فرمایا کہ یہ سیدھا راستہ اللہ کا ہے۔ پھر آپ نے دائیں بائیں بہت سے خطوط بنائے اور فرمایا کہ یہ سب شیاطین کے راستے ہیں۔ ہر راستہ پر شیطان مقرر ہے جو لوگوں کو اس کی طرف بلاتا ہے۔

ترمذی شریف میں ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک ایک فقیہہ شیطان پر ہزار عابدوں سے بھی بھاری ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک عابد اور ایک عالم کی آپس میں دوستی تھی۔ شیاطین نے ابلیس سے کہا کہ ہم ان میں تفریق نہیں ڈال سکتے۔ پس ابلیس نے کہا کہ میں ان کو بہکاؤں گا۔ وہ عابد کے راستے پر بیٹھ گیا۔ جب عابد وہاں سے گزرا تو شیطان ایک دیندار بوڑھے کی شکل میں چہرہ پر سجدہ کا نشان بنائے ہوئے آیا اور عابد سے کہا کہ میرے دل میں ایک وسوسہ پیدا ہو رہا ہے' میں آپ سے اس کا علاج چاہتا ہوں۔ عابد نے کہا کہ پوچھ' اگر مجھے علم ہوگا تو بتادوں گا۔ ابلیس نے کہا کیا اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہیں کہ تمام آسمان وزمین دریا و پہاڑ ان سب کو ایک انڈے میں جمع کردیں اور نہ انڈے کو بڑا بنادیں اور نہ آسمان وزمین کو چھوٹا بنادیں؟ یعنی دونوں چیزیں اپنی اصلی ہیئت پر رہیں۔ عابد تعجب میں وہیں ٹھہر گیا۔ جب کافی دیر تک کوئی جواب نہ بن سکا تو ابلیس نے کہا' اچھا جائیے۔ پھر ابلیس اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ عابد کو تو میں نے ہلاک کردیا کہ وہ قدرت خداوندی پر شک میں مبتلا ہو گیا۔ پھر ابلیس عالم کے راستہ پر بیٹھ گیا اور اس عالم سے بھی یہی سوال کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو ایک انڈے میں جمع کرسکتا ہے' بغیر ان میں کمی زیادتی کیے؟ اس عالم نے کہا کہ بیشک کرسکتا ہے' وہ ہر چیز پر قادر ہے ابلیس نے پھر دوبارہ بطور انکار کہا کہ بغیر کمی زیادتی کیے۔ اس عالم نے جھڑک کر بلند آواز کے ساتھ کہا کہ ہاں ہاں بغیر زیادتی و کمی کیے۔ پھر اس کو یہ آیت سنائی "انما امرہ اذا اراد شیأ ان یقول لہ کن فیکون." ابلیس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اس پر بس نہ چل سکا یہ تو بہت ہوشیار ہے۔

صفوان فرماتے ہیں کہ جب مومن مرجاتا ہے تو شیطان اس کے گھر والوں سے بھی زیادہ زور سے اس پر گریہ وزاری کرتا ہے کیونکہ اس کو بہکانے کا موقع نکل جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صالح ابن احمد ابن حنبل فرماتے ہیں کہ جب میرے والد کے انتقال کا وقت آیا تو میں ان کے پاس تھا۔ وہ بار بار یہ کہہ رہے تھے کہ ابھی نہیں ابھی نہیں۔ میں نے کہا' ابا جان یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ شیطان میرے سرہانے کھڑا ہوا ہے اور کہہ رہا ہے کہ تو میرے ہاتھ سے نکل گیا۔ میں کہہ رہا ہوں کہ ابھی نہیں۔ جب تک جان نہ نکل جائے یعنی جب تک ایمان پر خاتمہ نہ ہو جائے۔

ابوداؤد میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ ''اعوذ بك ان يتخبطني الشيطن عندالموت'' یعنی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ شیطان موت کے وقت مجھ کو گمراہ نہ کر دے۔

شیطان نے سب سے پہلے کون سے افعال کئے

علامہ ابن سیرین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ابلیس نے قیاس کیا اور قیاس ہی کے نتیجے میں لوگوں نے چاند سورج پوجنے شروع کئے۔ حسن بصری نے بھی یہی فرمایا ہے کہ سب سے پہلے ابلیس نے قیاس کیا۔ مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنے اور آدم کے درمیان غور کیا اور اپنے آپ کو آدم سے افضل سمجھ کر حکم خداوندی کے باوجود سجدہ سے انکار کر دیا حالانکہ حکم خداوندی کے سامنے قیاس نہیں چلتا اور اس کا قیاس کرنا فی نفسہٖ بھی باطل تھا۔ علامہ بغوی فرماتے ہیں کہ نوحہ سب سے پہلے شیطان نے شروع کیا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ گانا سب سے پہلے شیطان نے گایا۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ابلیس کے پانچ لڑکے ہیں' ان میں سے ہر ایک کو ایک کام پر مقرر کر رکھا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں: ثبور، اعور، مسوط، داسم، زلنبور۔ ثبور کا کام یہ ہے کہ وہ مصیبتوں کے وقت گریبان چاک کرنے اور منہ پیٹنے اور خلاف شرع باتیں زبان سے نکالنے پر انسان کو اکساتا ہے۔ اعور زنا کرانے پر مامور ہے اور لوگوں کو اس میں مبتلا کرتا ہے۔ مسوط جھوٹ پر مؤکل ہے۔ وہ کوئی بات سن کر کسی سے جھوٹ بیان کرتا ہے۔ وہ شخص سن کر اپنے خاندان والوں سے کہتا ہے کہ میں نے فلاں آدمی سے ایسا ایسا سنا ہے۔ داسم زوجین میں بدگمانیاں پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے اور آپس میں ناراضگی پیدا کراتا ہے۔ زلنبور بازار میں جاتا ہے اور وہاں اپنا جھنڈا گاڑ دیتا ہے۔

مسلم شریف و ترمذی شریف کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تمہارے ہر ایک کام' یہاں تک کہ کھانے پینے میں بھی شریک رہتا ہے۔ پس اگر کھاتے وقت تمہارا لقمہ گر جائے تو اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا چاہئے۔ شیطان کے لئے مت چھوڑو۔ اور جب تم کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو اپنی انگلیاں چاٹ لیا کرو کہ معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

شیطان کا بیوی سے جماع کرتے وقت حاضر ہونا

حضرت انس ابن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے ہمبستری کرے اور یہ دعا پڑھ لے "اللھم جنبنا الشیطان و جنب الشیطان مارزقتنا" اگر اللہ نے کوئی بچہ عطا کیا تو اس دعا کی برکت سے شیطان اس کو کبھی گمراہ نہ کر سکے گا۔ (صحیحین)

حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ جب آدمی بغیر بسم اللہ کے اپنی بیوی سے ہمبستری کرتا ہے تو شیطان اس کے قضیب ذکر پر چمٹ کر اس کے ساتھ شریک جماع ہو جاتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ رسول اللہ نے حالت حیض میں جماع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اگر کوئی اس حال میں جماع کرتا ہے تو شیطان اس سے جماع کرنے میں سبقت کرتا ہے۔ اگر اس کا نطفہ قرار پا جاتا ہے تو بچہ مخنث پیدا ہوتا ہے۔ علامہ طرطوشی نے تحریم الفواحش میں اس کا ذکر کیا ہے۔

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ مریم علیہا السلام کے تمام اولاد آدم کی ولادت کے وقت شیطان مولود ہونے والے بچے کو دباتا ہے جس کی وجہ سے بچہ روتا ہے۔

بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ شیطان ہر بچہ کو اس کی آنکھ میں ولادت کے وقت انگلی چبھوتا ہے' ماسوائے علاوہ عیسیٰ علیہ السلام کے۔ ایک روایت میں ہے کہ بچہ کا چینخنا شیطان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرکت کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان بھی انسان کے اندر اثر کرتا ہے اور فرشتہ بھی انسان کے اندر اثر کرتا ہے۔ شیطان برائی اور جھوٹ کا حکم کرتا ہے اور فرشتہ اچھائی اور سچائی کا حکم کرتا ہے۔ پس اگر اچھائی کا خیال پیدا ہو تو سمجھو کہ یہ خدا کی جانب سے ہے اور خدا کی تعریف کرو۔ اگر برائی کا وسوسہ پیدا ہو تو سمجھو کہ شیطان کی طرف سے ہے' خدا سے پناہ مانگو۔

صحیحین میں حضرت جابر سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب رات شروع ہو تو اپنے بچوں کو روک لو کیونکہ اس وقت میں شیاطین منتشر ہو جاتے ہیں۔ جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر دروازہ بند کر لو اور اللہ کا نام لے کر برتنوں کو ڈھک دو اور سوتے وقت چراغ بجھا دیا کرو۔

حضرت حسن سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبوتروں کو پنجرے میں بند کر کے گھر میں رکھا کرو اس سے شیطان تمہارے بچوں کو نہیں چھیڑ سکتا۔ حضرت امام احمد ابن حنبل فرماتے ہیں کہ پالتو کبوتر و پرندے اپنے گھر میں رکھنے اس میں کوئی حرج نہیں ہے' مگر کھیل کی نیت سے پالنا ناپسندیدہ ہے۔ ابن ابو حازم فرماتے ہیں کہ جس گھر میں کوئی بستر لگا ہوتا ہے اور اس پر کوئی نہیں سوتا تو شیطان اس پر سوتا ہے۔

شیطان کا سونے والے کے سر پر گرہ لگانا

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کے آخری حصہ میں تین گرہ لگا دیتا ہے اور گرہ لگاتے وقت کہتا کہ لمبی نیند سو جا۔ جب آدمی بیدار ہوتا ہے اور اللہ کا نام لیتا ہے تو ایک گرہ خود بخود کھل جاتی ہے پھر جب اگر وضو کرتا ہے تو دوسری کھل جاتی ہے' جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری بھی کھل جاتی ہے اور آدمی خوش وخرم ہو کر صبح کرتا ہے۔ اگر ایسا نہیں کرتا تو پریشان حال رہتا ہے اور سستی چھا جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگوں نے ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ سوتا رہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یہاں تک کہ اس کی نماز نکل جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔ اچھا خواب خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے۔ جب تم میں سے کوئی خواب بُرا دیکھے تو اپنی بائیں جانب تھتکار دو اور اعوذ باللہ پڑھو اس کے شر سے محفوظ رہو گے۔

بخاری شریف میں حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو خدا کی حمد بیان کرنی چاہئے کیونکہ وہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور دوسروں سے اس کا ذکر کرنا چاہئے اور جب ناپسند خواب دیکھے تو اعوذ باللہ پڑھنا چاہئے کیونکہ وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

شیطان سے بچاؤ

شیطان کے مکر و فریب سے بچنے کے لئے بیان میں ابن جوزی فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا تو اس کے اندر خواہشات بھی پیدا فرما دیں تا کہ وہ اپنے نفع کی چیزیں حاصل کرے اور غصہ پیدا فرما دیا تا کہ وہ نقصان دینے والی چیزوں کو دفع کرتا رہے اور انسان کو عقل دی جو اس کو آداب سکھائے' نفع و نقصان سے آگاہ کرتی رہے۔ اور شیطان کو پیدا کیا تا کہ وہ انسان کو اصراف پر اکساتا رہے۔ پس سمجھدار انسان وہ ہے جس نے اپنے اس دشمن سے اپنا بچاؤ کر لیا۔ یہ ایسا دشمن ہے جو آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر اب تک اپنی تمام تر جدوجہد انسان کو گمراہ کرنے میں صرف کر رہا ہے۔

امام احمد ابن حنبل نے ایک روایت میں بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، ایک روز خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو وہ باتیں بتا دوں جو تم نہیں جانتے۔ مجھے میرے رب نے وہ باتیں آج ہی بتائی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس مال کو میرے بندے کماتے ہیں وہ ان کے لئے حلال ہے اور میں نے اپنے سب بندوں کو دین فطری پر پیدا فرمایا ہے اور شیطان ان کے پاس آ کر ان کو دین سے گمراہ کر دے گا اور جو چیزیں میں نے حلال کی ہیں ان کو حرام بتائے گا اور میرے ساتھ شرک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا ان کو حکم دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس قسم کے سب لوگوں سے ناراض ہو جائیں گے مگر وہ لوگ جو صحیح دین اسلام کو اپنائے ہوئے ہیں۔

گذشتہ صفحات میں ہم نے تصور شیطان کے حوالے سے جو مختلف مسلمانوں کی روایات بیان کی ہیں ان کا خلاصہ یوں کیا جا سکتا ہے: انسان کے ذہن میں آنے والی ہر ایک برائی شیطان ہے۔ وہ اللہ کا نافرمان ہونے کے ناطے اس کی مخلوق کو بھی سرکشی پر مسائل کرتا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے وہ رشک و حسد، غصے، تکبر، جنسی بے راہروی (جس کی بنیاد عورت اور حتیٰ کہ جوان لڑکا بھی ہے)، دین سے دوری، فساد اور قتل و غارت جیسے ہتھیار استعمال کرتا ہے۔ نوع انسانی میں موجود ان تمام برائیوں کی وجہ شیطان کی کارروائیاں ہی ہیں۔ یا یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ برائیاں اختیار کر کے انسان ابلیس کے منصوبے کو عملی جامہ پہناتا ہے۔ یوں شیطان انسان سے باہر وجود رکھنے کی بجائے اس کے اندر چھپا بیٹھا ہے۔

صوفیاء کا جہاد بالنفس

صوفیاء نے بالخصوص ''نفس'' کے خلاف جہاد کا طریقہ اپنایا جو انسان کو دنیا کا خواہشمند اور اس کی چیزوں میں مسرت ڈھونڈنے والا بناتا ہے۔ ان کے نزدیک جہاد بالنفس جہاد بالسیف سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ یہ انسان کو اندر سے تبدیل کر کے اور راہ خداوندی پر چلا کر کاملیت سے ہم کنار کرتا ہے۔ لہٰذا ہمیں صوفیاء کے تذکروں میں جا بجا نفس سے لڑنے کے واقعات ملتے ہیں اور ان کی تعلیمات میں بھی یہ عنصر بہت واضح حیثیت رکھتا ہے۔ ان کے نزدیک پیٹ بھر کر کھانا بھی ابلیس کے جال میں پھنسنے کے مترادف ہے۔ یہاں ہم مختصراً چند ایک مثالیں پیش کریں گے۔

حضرت سہل بن عبداللہ کے مطابق جو شخص بھوک و ذلت اور قناعت کو اپنا لیتا ہے اسی کو عبادت میں لذت ملتی ہے اور فاقہ کش کو ابلیس بھی فریب نہیں دے سکتا۔ خدا کے سوا کسی بھی طمانیت کا حصول حرام ہے۔ جو اوامر و نواہی کی پابندی نہیں کرتا وہ معرفت الٰہی سے محروم رہتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جنید بغدادی کے پاس ایک بزرگ آدمی آیا جس نے ابلیس کو فرار ہوتے دیکھا تھا۔ بزرگ نے جنید بغدادیؒ کو سخت غصے کی حالت میں پایا اور کہا کہ غصہ تھوک دیجئے کیونکہ غصہ کی حالت میں شیطان غالب آ جاتا ہے۔ جنید بغدادیؒ نے کہا کہ ابلیس میرے غصے سے بھاگتا ہے کیونکہ دوسرے لوگ تو اپنے نفس کی خاطر غصہ کرتے ہیں جبکہ میں ایسا نہیں کرتا۔ پھر کہا کہ اگر خدا نے ابلیس سے پناہ مانگنے کا حکم نہ دیا ہوتا تو میں کبھی بھی اس سے پناہ طلب نہ کرتا۔ (یعنی آپ کو اپنے نفس پر اس حد تک اعتماد تھا)۔

حضرت ذوالنون مصریؒ کے تائب ہونے کا واقعہ عجیب و غریب ہے۔ کسی شخص نے آپ کو اطلاع دی کہ فلاں مقام پر ایک نوجوان عابد ہے۔ جب آپ اس سے ملاقات کرنے پہنچے تو دیکھا کہ وہ ایک درخت پر الٹا لٹکا ہوا اپنے نفس سے مسلسل یہ کہہ رہا ہے: ''جب تک تو عبادت الٰہی میں میری ہم نوائی نہیں کرے گا میں تجھے یوں ہی اذیت دیتا رہوں گا، حتیٰ کہ تیری موت واقع ہو جائے''۔ ذوالنونؒ مصری پر بہت اثر ہوا۔ اس نوجوان زاہد نے گفتگو کے دوران ایک اور بزرگ زاہد کے بارے میں بتایا۔ ذوالنون مصریؒ اس بزرگ زاہد سے ملنے گئے تو اس کا ایک پیر کٹا ہوا پڑا تھا۔ پوچھنے پر اس زاہد نے بتایا کہ ایک روز وہ اسی جگہ مصروف عبادت تھا کہ ایک خوبصورت عورت سامنے سے گزری جس کو دیکھ کر وہ ''فریب شیطان'' میں مبتلا ہوا اور اس کے نزدیک پہنچ گیا۔ اس وقت ندا آئی کہ اے بے غیرت! تیس سال خدا کی عبادت و اطاعت میں گزار کر آج شیطان کی عبادت کرنے چلا ہے۔ لہٰذا اس نے اسی وقت اپنا ایک پاؤں کاٹ دیا کہ گناہ کی جانب پہلا قدم اسی پاؤں نے بڑھایا تھا۔

حضرت سفیان ثوریؒ کے حوالے سے بتایا جاتا ہے کہ ایک روز آپ حمام میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک نوعمر حسین لڑکا وہاں موجود ہے۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اس کو فوراً یہاں سے نکال دو کیونکہ عورت کے ہمراہ تو صرف ایک شیطان لیکن نوخیز و حسین لڑکے کے ہمراہ اٹھارہ شیطان ہوتے ہیں جو اسے خوبصورت بنا کر پیش کرتے ہیں۔

حضرت ابو وراقؒ کا قول ہے کہ نفس سے محبت کرنے والوں پر غرور و حسد اور ذلت مسلط ہو جاتے ہیں۔ شیطان کا کہنا ہے کہ میں مومن کو ایک لمحہ میں کافر بنا سکتا ہوں کیونکہ پہلے اس کو حرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشیاء کا حریص بناتا ہوں، پھر خواہشات کا غلبہ کرتا ہوں اور جب وہ ارتکاب معصیت کا عادی بن جاتا ہے تو کفر کے وسوسے پیدا کر دیتا ہوں۔ ابو وراق نے یہ بھی فرمایا کہ جو خدا کو اور نفس وابلیس کو اور مخلوق ودنیا کو پہچان لیتا ہے وہ نجات پاتا ہے اور نہ پہچاننے والا ہلاک ہوتا ہے۔ مخلوق سے محبت کرنے والوں کو خدا کی محبت حاصل نہیں ہوسکتی۔

حضرت داؤد طائی کئی کئی دن کے روزے رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ روزہ سے تھے اور موسم گرما کی دھوپ میں بیٹھ کر عبادت میں مشغول تھے کہ آپ کی والدہ نے سایہ میں آ جانے کا کہا۔ آپ نے کہا کہ مجھ کو اس چیز سے ندامت ہوتی ہے کہ خواہش نفس کے لئے کوئی کام کروں۔

ایسی بے شمار مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ یہاں بس یہ واضح کرنا مقصود تھا کہ وحدت الوجود کے ماننے والوں کی نظر میں نیکی اور بدی، خدا اور شیطان انسان ہی کی ذات میں سمائے ہوئے ہیں۔ اس سے باہر کچھ بھی نہیں۔ اپنی ذات کو خدا کی نظر میں پسندیدہ باتوں سے روکنا ہی معرفت الٰہی کی جانب پہلا قدم ہے۔ البتہ وحدت الشہود والوں کی نظر میں شیطان انسان کی ذات سے باہر ایک جداگانہ ہستی کے طور پر وجود رکھتا ہے۔ وہ انسان کو بہلاتا، پھسلاتا اور بدی کی جانب مائل کرتا ہے۔ لہٰذا مخصوص دعاؤں کے ذریعہ اس کی کوششوں کو ناکام بنایا جا سکتا ہے۔ حیرت انگیز طور پر یہ تصور آج کی اکیسویں صدی میں بھی جاری وساری ہے۔ اب ٹیلی ویژن، وی سی آر، کیبل، انڈیا کی فلمیں، امریکہ وغیرہ بھی شیطان ہیں جو مسلمانوں کو گمراہ اور ہلاکت سے دوچار کرتے ہیں۔ موجودہ دور کے تصور شیطان کی ایک واضح مثال مختلف اداروں کے فی سبیل اللہ شائع کردہ کتابچے ہیں جو شیطان کے ساتھ فرضی انٹرویو یا گفتگو پیش کرتے ہیں۔

شیطان سے انٹرویو

یہاں ہم ایک فرضی انٹرویو میں سے کچھ اقتباسات پیش کر رہے ہیں۔ شیطان مختلف سوالوں کے جواب میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کرتا ہے۔ یہ خیالات مصنف کے اپنے ہی ہیں لیکن ان سے پتہ چلتا ہے کہ آج کے مسلمان کی نظر میں شیطان کیا ہے اور وہ انسانوں کو کن حربوں سے بھٹکاتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ آج تم سے وعدہ کرتا ہوں جو کہوں گا سچ کہوں گا، سچ کے سوا کچھ نہیں کہوں گا اور یہ جملہ پہلی دفعہ میری زبان سے ادا ہو رہا ہے، ورنہ عدالتوں میں اکثر میرے ساتھی ہاتھوں میں قرآن پکڑ کر روزانہ اس جملے کا ورد کرتے ہیں۔ مگر تمہاری یہ بات سن کر حیران ہو رہا ہوں کہ پورا واقعہ سچ سنانا، شکل وصورت سے تم پڑھے لکھے نظر آتے ہو مگر لگتا ہے میری ہی کسی برانچ کے تعلیم یافتہ ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ جب میں اسے بنا دوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو سب اس کو سجدہ کرنا۔ سب نے سجدہ کیا سوائے میرے، میں نے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کیوں تو نے سجدہ نہیں کیا؟ جبکہ میں نے تجھے حکم دیا۔ میں نے کہا میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا' نکل جا یہاں سے بے شک تو مردود ہے اور قیامت تک تجھ پر لعنت ہے۔ میں نے کہا مجھے بھی قیامت تک مہلت چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا جا تجھے مہلت دی جاتی ہے۔ میں نے کہا میں بھی لوگوں کو تیرے سیدھے راستے سے گمراہ کرنے کے لئے ضرور ان کی تاک میں بیٹھوں گا اور انہیں بہکانے کے لئے ان کے پاس آؤں گا، ان کے آگے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا' جس کسی نے تیری پیروی کی تو یقیناً تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

☆ کبھی اپنے کرتوتوں پر غور کیا تم نے؟ میں نے تو اللہ کے حکم پر ایک سجدہ نہ کیا تو مجھے شیطان اور لعنتی قرار دے دیا گیا مگر تمہیں تو اللہ ہر روز پانچ مرتبہ سجدے کے لئے بلاتا ہے مگر تم روزانہ پانچوں مرتبہ انکار کر دیتے ہو، کیا تم مجھ سے بڑے شیطان نہ ہوئے؟

☆ عقل کے اندھو! میں نے اللہ کو چیلنج کیا کہ تمہیں چھوڑوں گا نہیں اور اپنے ساتھ جہنم میں لے کر جاؤں گا۔ یہ قدر کی تم نے اللہ کی کہ اس چیلنج میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا اور مجھے سچا ثابت کرنے میں ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہے ہو۔ تمہاری زبان تو گواہی نہیں دیتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر تمہاری منافقانہ حرکتیں بتاتی ہیں کہ اس وقت میں حق پر تھا۔

☆ اس میں شک نہیں کہ رمضان میں واقعی مجھے قید کر دیا جاتا ہے مگر (ہنستے ہوئے) تم لوگ تو قید نہیں ہوتے۔ تم جیسے مہربانوں کے آزاد پھرنے سے رمضان میں بھی میرا کاروبار چلتا رہتا ہے اور اگر بالکل بند بھی ہو جائے تو کوئی پرواہ نہیں، بس عید کا چاند نظر آنے کی دیر ہوتی ہے، پورے رمضان کی کسر صرف ایک رات میں نکال لیتا ہوں۔ مثال کے طور پر پورا رمضان روزے رکھنے والی ''نیک پروین'' جب چاند رات شوخ میک اپ، کھلے سینے اور لہراتے ہوئے بالوں کے ساتھ بازار جا کر چوڑی گر (اصل میں وہ چوڑی گر کے دوست ہوتے ہیں جو پورا سال اس موقع کی تاڑ میں رہتے ہیں) کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتی ہے تو تمہارے گمان میں بھی نہ ہوگا کہ اللہ اس وقت کتنا غضبناک ہوتا ہے اور میں، میں اس وقت خوشی سے جھوم رہا ہوتا ہوں۔ واہ، کیا عجب سماں ہوتا ہے اس وقت، آنکھوں سے زنا۔ ہاتھوں سے زنا، کانوں سے زنا، زبان سے زنا اور پاس ہی ان عورتوں کے شوہر، باپ یا بھائی، کھڑے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

☆ پھر چاند رات ہر گھر، گلی، محلے اور بازار میں انڈین گانوں کی گونج، کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ گلیوں اور بازاروں میں نوجوان لڑکے لڑکیوں کی گہما گہمی دیکھ کر بے اختیار مجھے ہنسی آ جاتی ہے کہ دیکھو ان قرآن و حدیث کے جھوٹے دعویداروں کو۔ کیا قرآن نہیں کہتا کہ میں تمہارا کھلم کھلا دشمن ہوں؟ کیا حدیث میں تمہارے نبی ﷺ کا فرمان نہیں کہ رمضان میں مجھے قید کر دیا جاتا ہے؟ پھر چاند رات تمہارا اس طرح جشن منانا۔ احمقو! جب دشمن قید سے آزاد ہوتا ہے تو اس طرح گانے لگا کر خوشیاں مناتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ تم نے مجھے دشمن سمجھا ہی کب تھا؟ میری رہائی پر تمہاری خوشی اور استقبال، یہ سب کچھ ثابت کرتا ہے کہ تم مجھ سے کتنی والہانہ عقیدت رکھتے ہو۔ بہر حال تم لوگوں نے اب تک میرا بہت ساتھ دیا اور اللہ نے چاہا تو ہمارا یہ ساتھ جہنم میں بھی برقرار رہے گا۔

☆ ابراہیمی سنت کے طور پر تم لوگ اتنے مہنگے اور کئی جانور قربان کرتے ہو۔ مگر میں اچھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح جانتا ہوں کہ تمہارا ان قربانیوں کے پیچھے کیا جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔ پرلے درجے کے ریاکار ہو تم لوگ، اگر نہیں تو رشوت لینا، گالیاں بکنا، جھوٹ بولنا، گانے سننا، ڈرامے اور فلمیں دیکھنا، چغلی کھانا، سگریٹ پینا، سارا سارا دن تاش اور شطرنج کھیلنا کیا ہے؟

☆ شب معراج اور شب برات کے موقع پر جب اپنے بچوں کو سینکڑوں کے حساب سے پھلجڑیاں، ہوائیاں اور پٹاخے لا کر دیتے ہو، بسنت کے موقع پر ہزاروں کی ڈور اور پتنگیں، شادی کے موقع پر بینڈ باجے، آتش بازی، چراغاں، مہندی کی رسم اور ویڈیو فلم وغیرہ۔ جاؤ جا کر سورت بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۲۷ دیکھ لو اللہ خود تمہیں میرا بھائی قرار دیتا ہے۔

☆ میرا تو صرف اتنا ہی کام ہوتا ہے کہ تمہیں اشارہ کروں کہ فلاں سینما میں بڑے فحش مناظر دکھائے جاتے ہیں، ضرور چلنا چاہئے۔ سجنو! تم وہاں مجھ سے پہلے موجود ہوتے ہو۔ پھر پانچ سات سو افراد اندر اور دروازے بند۔

☆ گناہ چھوٹا ہو یا بڑا، میں تو کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ البتہ شرک ایک ایسا گناہ ہے کہ جس کے بعد میں اس شخص سے مطمئن ہو جاتا ہوں کہ اب میری محنت ضائع جانے کا کوئی امکان نہیں کیونکہ باقی گناہوں پر محنت رائیگاں جانے کا اندیشہ ہوتا ہے کہ اللہ جس کے چاہے جتنے چاہے گناہ معاف کر دے، مگر شرک ایک ایسا گناہ ہے جو معاف نہیں ہوگا اور یہی تو میری اصل کمائی ہے۔ ایک دلچسپ بات بتاؤں، شرک تو بہت بڑی بات ہے۔ جب تمہارے بچے سکول میں کورس کی شکل میں پڑھتے ہیں، سن ڈے، مون ڈے، ٹیوز ڈے یا مئی، جون، جولائی۔ میرا کلیجہ تو اسی سے ہی ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ سن ڈے (سورج دیوتا کا دن) مون ڈے (چاند دیوتا کا دن) ٹیوز ڈے (جنگ کے دیوتا ٹیو کا دن) تھارس ڈے (بادلوں کی گرج کے دیوتا تھار کا دن) فرائی ڈے (محبت کی دیوی فرائیگا کا دن) یا جیسے مئی (رومن دیوتا میا) جون (شادی کی دیوی جونو) جولائی (رومی شہنشاہ جولیس)۔ یہ تمام دنوں اور مہینوں کے نام دیوی اور دیوتاؤں کے نام پر ہیں اور یہ وہ دن اور مہینے ہیں کہ جن میں ان کی پوجا ہوتی تھی۔ اب بتاؤ، میرے لئے خوشی کا مقام ہے یا نہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ پہلے لوگ قالینوں پر میز کرسوں پر بیٹھ کر تاش کھیلتے تھے، مگر بعض نادان دوستوں نے بازاروں میں بیٹھ کر کھیلنا شروع کر دیا۔ جسے ہر کوئی معیوب سمجھنے لگا اور عام آدمی میرے قابو سے باہر ہونے لگا۔ اب میں نے بہت جدید اور محفوظ طریقہ استعمال کیا ہے۔ جناب! یہ کیا ہو رہا ہے؟ جی یہ کرکٹ میچ ہو رہا ہے۔ ایک لاکھ کے قریب مجمع اور شاید ہی کوئی "بے وقوف" ایسا ہو جس نے جوئے پر رقم نہ لگا رکھی ہو۔

☆ ویسے تو ہر جگہ یکساں محنت کرتا ہوں مگر چند مواقع ایسے ہیں کہ کوئی کوئی مائی کا لال بچتا ہے۔

☆ جب کوئی غیر محرم مرد اور عورت اکیلے ہوں تو اس وقت تیسرا میں ہوتا ہوں، اس وقت میرے شکنجے سے بچنا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ پہلے ایسے مواقع پیدا کرنے کے لئے بہت محنت کرنا پڑتی تھی مگر اب تو ماشاء اللہ......

☆ جب کوئی غصے میں ہو تو اس کی رگوں میں خون کی جگہ میں دوڑ رہا ہوتا ہوں۔ پانچ دس روپے کی خاطر قتل جیسا گھناؤنا جرم کروا دیتا ہوں۔ غصہ دلانے کے لئے بھی پہلے بہت محنت کرنا پڑتی تھی، لوگ ٹھنڈے تھے مگر اب جسے دیکھو کاٹنے کو دوڑتا ہے اور جو جتنا زیادہ گرم ہو، اتنا ہی زیادہ "پہنچا ہوا" مشہور ہوتا ہے۔ اس گناہ میں بڑے بڑے صاحب علم میرے قابو آ جاتے ہیں۔ جن پر لوگ تنقید کرنے کی بجائے ہنس کر کہہ دیتے ہیں، دراصل علم بڑا گرم ہوتا ہے۔ پھر تم میں سے کئی ایسے بھی ہیں جو غصے میں پاگل ہونے کی بجائے "سیانے" ہو جاتے ہیں۔ انہیں جب بھی غصہ آ جاتا ہے کمزور پر ہی آتا ہے۔

☆ جب کوئی اللہ کی راہ میں دینے لگے تو پیار سے کہتا ہوں کہ اچھے بھلے سیانے آدمی ہو، تمہیں خود پیسوں کی سخت ضرورت ہے۔ کاروبار سے پیسے نکالو گے تو کاروبار کے پلے کیا رہ جائے گا؟ پہلے ہی کام ٹھپ ہیں۔ انہی پیسوں سے بیوی کے لئے کوئی لاکٹ خرید کر لے جاؤ، خوش ہو جائے گی، رنگین ٹی وی، وی سی آر، ڈش، پہلے گھر کے یہ لوازمات تو پورے کر لو، دوسروں کے بچے گاڑیوں میں سکول جاتے ہیں اور تمہارے سائیکل پر۔ پھر بھی اگر باز نہ آئے تو میں کہتا ہوں، اچھا! نماز ختم ہو گی تو سب کے سامنے امام صاحب کو دینا۔

☆ جونہی کسی نے جہاد پر جانے کا ارادہ کیا، میں فوراً افسوس کرنے پہنچ جاتا ہوں کہ نیکیاں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم پہلے بھی کرتے ہو، اتنا مشکل ثواب حاصل کرنے کی کیا ضرورت کہ جان چلی جائے؟ اتنا وسیع کاروبار کون سنبھالے گا، بیوی بیوہ ہو جائے گی، بچے یتیم ہو جائیں گے، گرمی بہت ہے، سردی بہت ہے، کاروباری سیزن ہے، ابھی تم نے دیکھا ہی کیا ہے؟

☆ جب کوئی داڑھی رکھنے کی نیت کرے تو فوراً ہمدردی جتانے پہنچ جاتا ہوں۔ یہ کیا، بھلا کوئی عمر ہے داڑھی رکھنے کی۔ کیا شادی کروانے کا موڈ نہیں؟ تمہیں تو کوئی لڑکی دینا پسند نہیں کرے گا۔

گویا معاشرے میں موجود ایسی تمام چیزیں شیطان کے آلہ ہائے کار ہیں جو مسلمان کو قدیم عرب معاشرے والا طرزِ عمل اپنانے سے روکتی ہیں۔

شیطان کا تصور کافی حد تک ہمارے نظریۂ دنیا کا تعین بھی کرتا ہے۔ یوں سمجھ لیں کہ ہم انفرادی اور اجتماعی گمراہیوں اور برائیوں کی ذمہ داری شیطان کے سر ڈال دیتے اور پھر مختلف دعائیں اور آیات پڑھ کر اس سے بچتے رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ شیطان سے انٹرویو کرنے والے حضرات بھی آخر میں یہی کرتے ہیں۔ وہ دعا پڑھتے ہیں اور شیطان بھاگ جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 17

جدید شیطان .... ایلینز

جادوگرنیوں کو جلا کر مار دینا، مغربی تہذیب کی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ یہ سرگرمی سولھویں صدی میں زوال کا شکار ہوئی۔ انگلستان میں 'جادوگری' کے حوالے سے آخری مقدمے میں ایک عورت اور اس کی نو سالہ بچی کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ ان پر الزام تھا کہ انھوں نے اپنی جرابیں اتار کر تیز بارش برسا دی تھی۔ ہمارے دور میں جادوگرنیاں اور جن بچوں کی تفریحی کتابوں میں شامل ہیں۔ لیکن آج بھی رومن کیتھولک اور دوسرے گرجا گھروں میں آسیب اتارنے کا عمل کیا جاتا ہے۔ جبکہ آج بھی ایک مذہبی فرقے کے لوگ دوسرے فرقے کو سراسر دھوکہ ثابت کرنے کی کوشش میں جتے دکھائی دیتے ہیں۔ آج بھی ایک خبطی اور جنونی آدمی کو شیطانی یا شیطان صفت کہا جاتا ہے۔ اٹھارھویں صدی تک ذہنی بیماریوں کو ماورائے فطرت عناصر کی کارستانیاں قرار دیا جاتا تھا۔ آج بھی لوگوں کی بڑی تعداد شیطانی قوتوں کی موجودگی پر اعتقاد رکھتی ہیں۔ بہت سے تو ایسے بھی ہیں جو دعوے سے کہتے ہیں کہ ان کا شیطانی قوتوں سے رابطہ ہے۔

۱۹۹۲ء میں ربیکا براؤن کی کتاب ''جنگ کے لئے تیار رہو'' شائع ہوئی جس میں اس طرح کے دعوے کئے گئے تھے کہ شادی کے بغیر کی جانے والی ہم بستری اور اسقاط حمل سے ہمیشہ شیطانی قوتوں کو تقویت حاصل ہوتی ہے؛ یوگا، غور و فکر اور مارشل آرٹس، ایسی سرگرمیاں ہیں جن کا مقصد انسان کو خدا سے غافل کر کے شیطانی قوتوں کی عبادت پر مائل کرنا ہے اور یہ کہ راک میوزک ایک دم سے معرض وجود میں نہیں آیا' یہ ایک منصوبہ ہے جسے خود شیطان نے نہایت احتیاط کے ساتھ لوگوں کو اپنا مطیع بنانے کے لئے تیار کیا ہے۔ آج بھی بہت سے مذاہب میں شیطانی قوتوں کا عقیدہ موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شیاطین آخر کرتے کیا تھے؟ اپنی کتاب 'Malleαn' میں کریمر اور سپرنگر انکشاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''شیاطین انسان کی ہم بستری کے عمل میں شامل ہو جاتے ہیں۔ وہ انسانی مادہ منویہ اپنے قبضے میں لے لیتے اور خود ہی عورتوں کو منتقل کرتے ہیں۔'' شیاطین کی مادہ منویہ کو مصنوعی طور پر عورتوں کو منتقل کرنے کی سرگرمی کے بارے میں ازمنہ وسطی میں سینٹ ٹامس نے اپنی کتاب ''تثلیث'' میں یہ نظریہ پیش کیا تھا۔ وہ لکھتا ہے ''شیاطین مختلف مردوں سے حاصل کئے گئے مادہ منویہ کو دوسری عورتوں کے جسموں میں داخل کر دیتے ہیں۔''

اسی دور میں سینٹ بوناوین چورا نے اسی بات کو ذرا زیادہ تفصیل کے ساتھ یوں بیان کیا ہے: ''شیطانی عورتیں مردوں کو پھانستی ہیں۔ پھر ان کا مادہ منویہ چرا لیتی ہیں۔ نہایت مہارت سے شیطان اس مادہ کو محفوظ کر لیتا ہے اور پھر خود مردوں کا روپ دھار کر دوسری عورتوں میں اسے منتقل کر دیتا ہے۔''

اس طلاپ سے پیدا ہونے والے بچوں سے شیاطین کا رابطہ رہتا ہے۔ یوں ایک دوغلی نسل پروان چڑھتی ہے۔ شیاطین ہوا میں اڑ سکتے ہیں اور یہ بھی سچ ہے کہ ان کا مسکن زمین کی بالائی فضا میں ہوتا ہے۔ لہٰذا جدید سائنسی عہد میں یہ شیاطین ایلینز کی صورت اختیار کر گئے۔

ان روایات میں کسی خلائی جہاز کا ذکر نہیں ہے' لیکن ایلینز کا انسانوں کو اغوا کر لینے کا مکمل مسالہ موجود ہے۔ جنسی طور پر گمراہ مخلوق کا بھی ذکر ہے جو آسمانوں میں رہتی ہے، دیواروں پر چل سکتی اور ذہنی لہروں کے ذریعے بات چیت کرتی ہے اور یہ کہ انسانوں پر تولیدی تجربات بھی کرتی ہے۔ جب تک کہ شیاطین کی موجودگی کے نظریے کو نہیں سمجھ لیا جاتا، ہم اس پورے نظام کو سمجھ ہی نہیں سکتے جس نے یورپی دنیا کو اپنی گرفت میں لئے رکھا اور ایسے لوگوں کو بھی اپنا مطیع کر لیا جنہیں ہم انسانوں میں دانا ترین افراد تصور کرتے ہیں۔ ہر اگلی نسل نے اپنے ذاتی تجربات کی بناء پر اس نظام پر اپنا اعتقاد اور پختہ کیا۔ اس نظام کو کلیسیا اور ریاست کی مکمل پشت پناہی حاصل تھی۔

۱۶۴۵ء میں ایک نوجوان لڑکی این جیفریز کا واقعہ عام ہوا۔ واقعہ یوں تھا کہ ایک دن وہ اپنے کمرے کے فرش پر سکڑی ہوئی پڑی ملی۔ بعدازاں اس نے بتایا کہ چھوٹے قد کے چھ سات لوگوں نے اس پر حملہ کیا اور اسے اغوا کر کے ہوا میں موجود ایک قلعے میں لے گئے جہاں اس کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنسی زیادتی کی گئی۔ پھر وہ اسے واپس یہاں چھوڑ گئے۔ اس کے خیال میں یہ چھوٹے لوگ پری زاد تھے۔ نیک عیسائیوں کی ایک بڑی تعداد پریوں اور پریزادوں کو شیطانی مخلوق ہی قرار دیتی ہے۔ یہ ٹھگنے لوگ اسے تنگ کرنے اور ستانے کے لئے پھر سے آئے۔ اس سے اگلے برس وہ 'جادوگری' کے الزام میں گرفتار کر لی گئی۔ پریوں کے بارے میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ یہ جادوئی قوتوں کی حامل ہوتی ہیں اور محض چھو کر ہی انسان کو بے حس کر دیتی ہیں۔ پرستان میں وقت گزرنے کی رفتار بھی مدھم ہوتی ہے۔ پری زاد خود تولیدی عمل جاری نہیں رکھ سکتے' اسی لئے وہ انسانوں سے اختلاط کرتے ہیں یا ان کے بچے اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات بچے کی جگہ کوئی پری زاد ہی تبادلے میں چھوڑ جاتے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر این سترھویں صدی کی بجائے موجودہ دور میں پیدا ہوئی ہوتی۔ پریوں کی بجائے ایلینز کی کہانیاں سنی ہوتیں اور ہوا میں موجود قلعوں کی بجائے اسے اڑن تشتریوں کے قصے سننے کو ملتے اور وہ موجودہ دور کے مطابق اپنی کہانی میں ترمیم کر لیتی تو کیا یہ کہانی ایلینز کی زیادتی کا شکار ہونے والوں کے قصوں سے مختلف ہوتی؟

ڈیوڈ ہیوفورڈ نے ۱۹۸۲ء میں شائع ہونے والی اپنی کتاب ''رات کو نازل ہونے والی دہشت ناک ماورائے فطرت مخلوقات کے حملوں سے متعلق روایات کا تجزیہ'' میں یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہونے والی ایک جوان شخص کا قصہ لکھا ہے جو اپنی نوجوانی کے دنوں میں ایک سال گرمیوں کی چھٹیوں میں اپنی خالہ کے گھر رہنے گیا تھا۔ ایک رات اس نے مکان سے باہر کچھ پراسرار روشنیاں منڈلاتے ہوئے دیکھیں۔ پھر وہ سو گیا۔ بستر میں لیٹے ہوئے اس نے ایک سفید اور چمکدار شے کو سیڑھیاں چڑھتے دیکھا۔ وہ ایک عورت تھی جو اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ کچھ ٹھٹھکی اور بولی: ''یہ تو لینولیئم کا فرشی موم جامہ ہے۔'' اگلی کچھ راتوں میں وہ شے بوڑھی عورت ہی رہی۔ پھر ہاتھی بن گئی۔ کبھی تو جوان محسوس کرتا کہ یہ سب کچھ سوائے خواب کے اور کچھ نہیں ہے لیکن کبھی اسے پورا یقین ہو جاتا کہ واقعی وہ بیداری میں یہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ اس شے نے اسے بستر میں دبا دیا۔ اس کے جسم کو بے حس کر دیا۔ نہ وہ ہل جل سکتا تھا، نہ چیخ سکتا تھا۔ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا' سانس رکنے لگا۔ طویل عرصے تک رات کو ہونے والا یہ کھیل جاری رہا۔ آخر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان واقعات کی کیا توجیہہ پیش کی جا سکتی ہے؟ یہ واقعات ایک شخص کو اس دور میں پیش آئے جب ایلینز کے قصے عام نہیں ہوئے تھے۔ اگر اس نوجوان کو ایلینز کے بارے میں علم ہوتا تو کیا اسے دکھائی دینے والی عورت کا سر بڑا اور آنکھیں پھیلی ہوئی نہ ہوتیں؟

غیر مرئی مخلوق کے زمینی دوروں پر یقین رکھنے والوں کی اس بات سے انکار نہیں کہ ان تاریخی واقعات کی دوسری توضیحات بھی پیش کی جا سکتی ہیں۔ ان کے مطابق ایلینز ہمیشہ سے دنیا کے دورے کر رہے ہیں۔ وہ انسانوں کو اغوا کرتے اور ان کا مادہ منویہ چرا لیتے ہیں۔

قدیم زمانوں میں ہم انہیں دیوتاؤں، شیطانوں، پریوں اور روحوں وغیرہ کے نام سے یاد کرتے تھے لیکن اب ہم یہ نکتہ سمجھ پائے ہیں کہ وہ ایلینز ہی تھے جو قدیم زمانوں سے ہم پر تجربات کر رہے ہیں۔ ایلینز کے وجود کو ماننے والے ایک مصنف جیکوئس ویلی نے یہ دلائل پیش کئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیوں ۱۹۴۷ء سے پہلے اڑن طشتریوں کا ذکر کبھی نہیں ہوا؟ نہ ہی کسی بھی بڑے مذہب نے اڑن طشتری کا لفظ کسی الہامی استعارے کے طور پر ہی استعمال کیا؟ تب ایلینز نے سائنسی آلودگی سے متعلق کوئی تنبیہہ کرنے کی ضرورت کیوں محسوس نہیں کی؟ اگر ایلینز واقعی بہت ترقی یافتہ مخلوق ہیں تو وہ صدیوں سے انسانی مادۂ منویہ پر تجربات سے کوئی نتائج حاصل کیوں نہیں کر سکے؟ اور کیوں اس عمل کو ہنوز رکھے ہوئے ہیں؟ اگر یہ تولیدی تجربات ہماری بہتری کے لئے ہیں تو ان کے خوشگوار اثرات ہماری زندگیوں پر کیوں ظاہر نہیں ہوئے؟

ان سوالات کی روشنی میں ہم اس عقیدے کو ماننے والے قدیم لوگوں پر بات کر سکتے ہیں جو ایلینز کو دیوتا، پری زاد یا شیاطین تصور کرتے تھے۔ موجودہ دور میں متعدد مذہبی فرقے موجود ہیں۔ مثلاً ایک فرقہ ایسا ہے جس کے عقیدے کے مطابق دیوتا یا خدا اڑن طشتریوں میں بیٹھ کر زمین پر اترتے ہیں۔ ایلینز کے ہاتھوں اغوا ہونے والے کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ ایلینز فرشتوں یا خدائی پیغام بروں کی طرح ہیں۔ جبکہ اسی گروہ کے بہت سے لوگ ایلینز کو شیاطین سے تعبیر کرتے ہیں۔

وائٹ لے سٹریبر اپنی کتاب 'کمیونین' میں ایلینز کے ہاتھوں اغوا ہو جانے کا واقعہ یوں بیان کرتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ جو کوئی بھی تھے، نہایت بدصورت، غلیظ، پاجی اور وحشی تھے۔ وہ ضرور شیاطین ہی تھے۔ یقیناً ایسا ہی ہوگا۔ مجھے اب بھی یاد ہے وہ شے، جو وہاں رینگ رہی تھی، نہایت بدنما تھی۔ اس کے بڑے بڑے بازو اور ٹانگیں تھیں۔ جیسے عظیم الجثہ کیڑا ہوتا ہے۔ اس کی آنکھیں مجھ پر ٹکی ہوئی تھیں۔''

۱۹۹۳ء میں ''کائناتی آگاہی کے بارے میں مکالمہ'' نامی ایک رسالے میں یہ بتایا گیا کہ اڑن طشتریوں میں سوار مخلوق انسانوں کو لیبارٹری میں پڑے جانوروں سے زیادہ اہمیت نہیں دیتی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ انسان انہیں پوجیں لیکن خدائے بزرگ و برتر کا نام لینے سے وہ بدکتی ہے۔''

ڈیومنٹ نے اپنی کتاب 'مذہبی فرقوں کا پھیلاؤ' میں لکھا ہے۔ ''اڑن طشتریاں کوئی مادی شئے نہیں ہیں' گو یہ ایسی دکھائی دیتی ہیں۔ دراصل ان کا مقصد انسانی سوچ کو تبدیل کرنا ہے۔ یہ اڑن طشتریاں انسانوں کو وہی چار جھوٹ سکھانے کی کوشش کرتی ہیں جو سانپ نے اماں حوا کو سکھائے تھے۔ یہ مخلوق شیطانی ہے اور اس کا ہدف عیسائیت کے خلاف کام کرنا ہے۔''

اگر اڑن طشتریاں واقعی کسی دوسرے سیارے سے آئی ہیں تو کیا یہ اسی خدا کے حکم سے زمین پر اترتی ہیں جس کے بارے میں دنیا کے عظیم مذاہب نے ہمیں سبق دیا ہے؟ اڑن طشتریوں کے معتقدین خود بھی یہ بات مانتے ہیں کہ اس مظہر کو ماننے سے ایک خدا کے تصور کا جواز باقی نہیں رہتا ہے۔ رالف ریتھ اپنی کتاب 'نیا دور۔ مسیحی نکتہ' نظر سے ایک تجزیہ' میں اڑن طشتریوں سے متعلق چھپنے والے لٹریچر پر سیر حاصل بحث کرتا ہے۔ وہ انہیں حقیقی تسلیم کرتا اور شیطان کے آلہ کار قرار دیتا ہے۔ وہ ان پر اعتقاد کو عیسائیت کی تنسیخ سمجھتا ہے۔ ایسا ہی ایک کٹر مسیحی ہال لنڈ سے اپنی ریکارڈ بزنس کرنے والی کتاب ''سیارہ زمین۔ مسیح کی وفات کے دو ہزار سال بعد' میں رقم طراز ہے:

''میرا اس بات پر کامل یقین ہے کہ اڑن طشتریاں حقیقی ہیں۔ انہیں اعلیٰ ذہانت اور عظیم قوتوں کے حامل ایلینز نے تیار کیا ہے۔ میرا یقین ہے کہ یہ مخلوق نہ صرف غیر زمینی ہے بلکہ اپنی اصل میں ماوراء الفطرت بھی۔ بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ شیاطین ہیں۔ شیطان کی سازش کا ایک حصہ ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی اس دلیل کے حق میں بھلا یہ کیا جواز فراہم کرتے ہیں: لوقا، کی انجیل کے باب نمبر 21 میں گیارھویں اور بارھویں آیات جن میں عیسیٰ مسیح ''آسمانوں سے نازل ہونے والی عظیم نشانیوں'' کا ذکر کرتے ہیں لیکن اڑن طشتریوں کا ذکر یہاں بھی نہیں کیا گیا۔'لنڈسے' آیت نمبر 32 نظرانداز کر دیتا ہے جس میں عیسیٰ مسیح کی یہ بات بالکل واضح انداز میں سمجھ میں آتی ہے کہ وہ بیسویں نہیں بلکہ پہلی صدی عیسوی میں پیش آنے والے واقعات کی بات کر رہے تھے۔

اڑن طشتریوں سے متعلق کہانیاں بنیادی طور پر لوگوں نے اپنی مذہبی خواہشات کی آسودگی کے لئے اختراع کی ہیں۔ ایسے وقت میں جبکہ قدیم مذاہب کے ساتھ سائنس کا رویہ نہایت متشککانہ ہے، خدا کے ایک متبادل تصور کی ضرورت پیدا ہوتی ہے جو سائنس کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہو اور جس کی عظیم قوتوں کو سائنسی اصطلاحوں کی مدد سے ثابت اور بیان کیا جا سکے۔ قدیم زمانوں میں دیوتا اور شیاطین آسمانوں سے زمین پر ہمیں اپنا اسیر بنانے آتے تھے تاکہ ہمیں آنے والے وقتوں کے بارے میں بتا سکیں اور ایک زیادہ پُرامید مستقبل کی راہ دکھا سکیں۔

کیا یہ ممکن ہے کہ مختلف ادوار اور جگہوں پر موجود لوگ ایسے واضح اور حقیقت کے قریب تر دکھائی دینے والے واہموں کا تجربہ کریں جن کا تعلق کسی غیر زمینی مخلوق کے ہاتھوں اغوا ہو جانے سے ہو۔ ایسی مخلوق جو دیواروں کے آر پار گزر سکے۔ جبکہ دوسرے لوگ جن کو خود تو یہ تجربہ نہیں ہوا لیکن وہ اس سے اتنا دہل جائیں اور یہ انہیں اتنا جانا پہچانا معلوم ہو کہ وہ اسے دوسروں تک پہنچانے کی ضرورت محسوس کریں۔ ایسے تجربات پر مبنی کہانی سفر کرتی ہوئی اپنا الگ وجود حاصل کر لے جس میں بہت سے دوسرے لوگ اپنے مبہم واہموں کے درست معانی حاصل کر لیں۔

جب کسی کو معلوم ہو جائے کہ دیوتا زمین پر اترتے ہیں، تو وہ یہ سمجھ جائے گا کہ اس نے دیوتاؤں کو دیکھا ہے۔ اسی طرح اگر ہم شیاطین کے وجود کو تسلیم کر لیں تو ضرور یہ بھی مان لیں گے کہ ہم نے شیطانی مردوں اور عورتوں کو دیکھا ہے۔ یونہی اگر پری زادوں کا تصور عام ہو جائے تو پھر لوگ ضرور جان لیں گے کہ انہوں نے پری زادوں کو دیکھا ہے۔ اسی طرح روحانیت کی طرف مائل زمانے میں ہم انہیں ارواح سے تعبیر کریں گے۔ اسی طرح جب کہ قدیم دیومالائیں اپنا اثر کھو رہی ہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے یہ سوچنا شروع کر دیا ہے کہ غیر زمینی مخلوقات کا وجود ممکن ہے تو پھر ایلینز کا تصور عام ہوگا۔

مختلف گانوں کے ٹکڑے، زمانوں کے الفاظ، واقعات جو ہم نے بچپن میں سنے یا دیکھے، ہمارے لاشعور میں رہتے اور سالہا سال بعد ہمارے شعور میں در آتے ہیں اور ہمیں کبھی نہیں یاد آتا کہ کب پہلی بار یہ ہماری یادداشت کا حصہ بنے تھے۔ عظیم ناول ''موبی ڈک'' میں ہرمن میلول لکھتا ہے: ''شدید بخار کی حالت میں تمام تر جہالت کے باوجود انسان قدیم زبانوں کے الفاظ بولنے لگتا ہے۔ تب غور کرنے پر ہمیشہ یہ بھید کھلتا ہے کہ فراموش شدہ بچپن میں اس نے یہ الفاظ کہیں سنے تھے۔''

شیزوفرینیا کے مریضوں کو بھی کچھ ایسے ہی واہمے دکھائی دیتے ہیں۔ انہیں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی الوہی یا دیومالائی ہستی انہیں کچھ کرنے کا حکم دے رہی ہے۔ مثلاً انہیں کچھ ایسا حکم مل سکتا ہے کہ کسی سیاسی رہنما یا عوامی لیڈر کو قتل کر دیں یا برطانوی فوجوں کو شکست فاش دیں یا خود کو ضرر پہنچائیں کیونکہ یہی خدا، عیسیٰ مسیح، شیطان، فرشتوں یا اب ایلینز کی منشاء ہے۔ شیزوفرینیا کے مریض کو یہ ہدایات ایک ایسی آواز کے ذریعے حاصل ہوتی ہیں جو کسی دوسرے کو سنائی نہیں دیتی۔ آخر کیوں کوئی ایسا حکم جاری کرے گا؟ کون ہمارے ذہنوں کے اندر بولنے کی اہلیت رکھتا ہے؟ جس طرح کی روایات اور تہذیبی اقدار کے ساتھ ہم پلے بڑھے ہیں وہی ہمیں ان سوالات کے جوابات بھی فراہم کر سکتی ہے۔

ذرا اشتہارات کی اثر انگیزی کی قوت پر غور فرمائیں کہ ایک ہی بات کو بار بار دہرا کر وہ دیکھنے اور سننے والے کی سوچ اور پسند ناپسند کو اپنے مطابق تبدیل کر لیتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اشتہارات چاہیں تو ہمیں کسی بھی شے پر یقین کرنے پر آمادہ کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس بات پر بھی کہ سگریٹ پینے سے ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے۔ ہمارے زمانے میں ایلینز بے شمار سائنس فکشن کہانیوں، ناولوں، ٹی وی ڈراموں اور فلموں کا موضوع بنے ہیں۔ سائنس فکشن کو پراسرار اور غلط انداز میں پیش کرنے کے ٹھیکیدار ہفتہ وار رسالوں میں اڑن طشتریاں ایک مستقل موضوع کی حیثیت اختیار کر چکی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۷۵ء تک ایلینز کے ہاتھوں اغوا ہونے کے واقعات شاذ ہی سننے کو ملتے تھے لیکن پھر اسی زمانے میں ہل کے بیان کردہ تجربات کو بنیاد بنا کر ٹی وی ڈراموں سیریل تیار کی گئی جس نے اس موضوع کو مقبول عام بنایا۔ ایسی ہی دوسری بڑی تبدیلی 1987ء میں رونما ہوئی جب سٹریبر کی ایلینز سے متعلق تجربات پر مبنی کتاب شائع ہوئی جس کے سرورق پر ایک بڑی آنکھ والے ایلین کی تصویر تھی۔ یہ کتاب مارکیٹ میں ہاتھوں ہاتھ بکی۔ اس کے بعد کے زمانے میں شیطانی مردوں اور عورتوں، پریوں اور ایسی ہی دوسری مخلوقات کا ذکر بہت کم رہ گیا۔ آخر یہ تمام مخلوقات کہاں روپوش ہوگئیں؟

ایلینز کی زیادتیوں سے متعلق کہانیاں کافی حد تک علاقائی نوعیت کی تھیں۔ بیشتر کا تعلق شمالی امریکہ سے تھا۔ ان میں موجود لوازمات ہمیشہ امریکی ہی ہوتے تھے۔ دوسرے ملکوں میں لوگوں کو ایسے ایلینز دکھائی دیتے تھے جن کے سر پرندوں یا کیڑوں کے ہوتے تھے جن کے بال سنہری ہوتے تھے۔ جن کی آنکھیں نیلی ہوتی تھیں۔ مختلف ممالک میں دکھائی دینے والے ایلینز کا رویہ ایک دوسرے مختلف ہوتا تھا۔ علاقائی کلچر ان کہانیوں کی تزئین کرتا تھا۔

''اڑن طشتری'' اور UFOs جیسی اصطلاحات عام ہونے سے بہت پہلے سائنس فکشن میں چھوٹے سبز آدمیوں اور نیلی آنکھوں والی بلاؤں کا بکثرت ذکر ملتا ہے۔ بہر حال بالوں سے پاک بڑے سروں اور بڑی آنکھوں والے ایلینز جن کے جسموں پر بال نہیں ہوتے تھے، طویل عرصہ تک ہمارے سائنسی رسالوں کی زینت بنتے رہے ہیں۔ اسی اور نوے کی دہائیوں میں جس قسم کے ایلینز کا چرچا رہا، وہ چھوٹے قد، مگر بڑی آنکھوں اور بڑی سر والی مخلوق تھے جن کے چہرے کے نقوش بگڑے ہوئے تھے۔ ابرو اور جنسی اعضاء غائب تھے اور جلد بھورے رنگ کی تھی۔ یہ سراپا ماں کے پیٹ میں موجود ایک بارہ ہفتے کے بچے جیسا لگتا ہے۔ یہ بڑی دلچسپ بات ہے کہ ہمیں ایک نحیف و لاغر بچے جیسی شکل وصورت کی مخلوق سے خوف آتا کہ وہ ہم پر حملہ کرتی اور ہمارا جنسی استحصال کرتی ہے۔

ایلینز کی قسموں میں اس ظاہری تنوع کے باوجود یہی لگتا ہے کہ یہ بہت عام نوعیت کے ہیں۔ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایلینز کو تصور کرتے ہیں اور انسان کا تخیل بھی اس کی اپنی ذہنی اور جسمانی حدود سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایلینز کا سراپا بیان کرتے ہوئے لوگوں کو جیسی بھی معلومات فراہم کی گئی ہیں، ان میں سے کوئی ایک بھی اتنی انوکھی اور چونکا دینے والی نہیں ہے، جتنا انوکھا ایک پرندہ 'کوکیٹو' ہوسکتا ہے۔ ہوسکتا ہے ایک ایسے شخص کے لئے، جو پہلی بار حیوانات اور جراثیم وغیرہ سے متعلق کتابیں دیکھے تو اسے ایسی حیرتوں کا سامنا ہو جن کے آگے ایلینز سے متعلق حیرتیں ہیچ معلوم ہوں۔ ایلینز کا سراپا بیان کرتے ہوئے، انہیں ماننے والے لوگ اپنے روزمرہ مشاہدے سے تفصیلات حاصل کرتے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کا تعلق ان کے اپنے ماحول سے ہرگز کچھ نہیں ہے۔ ذرا سوچئے یہ کیسا تضاد ہے؟

المکتبۃ الرحمانیۃ
99۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر.....14259.....

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

THE SOURCE OF KNOWLEDGE

24 مزنگ روڈ، لاہور۔ پاکستان
فون نمبر : 092-42-7322892 - 7354205
E-mail: nigarshat@wol.net.pk
E-mail: nigarshat@yahoo.com